تیرے عشق میں
ملیشا رانا

تیرے عشق میں

تحریر

ملیشہ رانا

زینیہ شبیر ولد شبیر احمد آپ کا نکاح ملک عوذان ولد ملک معیز سے سکہ رائج الوقت 50لاکھ روپے کیا جارھا ھے

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ھے

اس نے کبھی زندگی میں نہیں سوچا تھا کہ اس کی شادی ایک ایسے شخص سے کر دی جاے گی جس سے وہ سب سے زیادہ نفرت کرتی ھے

Urdu Novels Ghar

لیکن اب وہ اسی شخص سے شادی کرنے کے لئے مجبور تھی کیونکہ اگر وہ یہ شادی کرنے سے انکار کر دیتی تو وہ شخص اس کی ماں اور بہن دونوں کو جان سے مار دیتا

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ ایسا کر سکتا ھے آخر تھا تو ایک گنڈا ہی نا

جی قبول ھے

اپنی خوشیوں کو ایک طرف رکھ کر وہ اپنی فیملی کے بارے میں سوچتے ھوئے آج ہمیشہ کے لئے اس شخص کے نام ھو گئی

ھیلو

ھاں بول کیا ھوا

عوزان جو اس وقت ناشتہ کر رھا تھا کہ اس کے موبائل پر عاطف (عوزان کے لئے کام کرنے والا لڑکا) کی کال آئی

تو عوزان جلدی سے کال پک کر کے بولا

بھائی جاوید ہمارے پیسے نہیں دے رہا

اور جب میں نے اسے جا کر پیسے دینے کا کہا تو وہ میرے ساتھ لڑائی کرنے لگا

آپ پلیز جلدی آئیں یہاں پر

ورنہ میں نے شوٹ کر دینا ھے اسے پھر آپ مجھے ڈانٹیں گے

عاطف غصے سے بولا جبکہ عوزان نے ایک زور کا قہقہہ لگایا اور پھر کہا

ٹھیک ھے آ رھا ھوں ابھی

بس تو شوٹ مت کرنا اسے

عوزان نے مسکرا کر عاطف کا مزاق اڑایا کیونکہ یہ صرف عاطف کی دھمکیاں ہی تھیں ورنہ ہمت تو اس میں ذرہ بھی نہیں تھی

پھر عوزان نے کال کاٹی اور تیار ھونے کے لیے اپنے روم میں چلا گیا

اس بات سے انجان کہ آج اس کی زندگی ہی بدلے والی ھے یا جینے کی وجہ ملنے والی ھے

Urdu Novels Ghar

بابا میں نے آپ سے کتنی بار کہا ھے کہ میں خود بس کے ذریعے گھر چلی جایا کروں گی

آپ مجھے لینے مت آیا کریں

ذینیہ عرف ذینی یونی سے نکلتے ہی شبیر صاحب سے بولی جبکہ شبیر صاحب نے مسکرا کر ذینی کی طرف دیکھا اور اسے موٹر سائیکل پر بیٹھنے کا اشارہ کیا

بابا آپ اپنا لنچ ٹایم مجھے گھر چھوڑنے میں ضایع کر دیتے ھیں اور خود بھوکے رہتے ھیں

یہ تو کوئی بات نہ ھوئی بابا

مجھے بہت گلٹ فیل ھوتا ھے

شبیر صاحب نے موٹر سائیکل سٹارٹ کی تو ذینی دوبارہ بولی

ذینی بیٹے آپ کو پتہ تو ھے کہ میں آپ کو کبھی بھی بس میں جانے کی اجازت نہیں دوں گا

مجھے بہت برا لگتا ھے جب لڑکیاں بسوں میں سوار ھو کر جاتی ھیں اور لڑکے اس بات کا فائیدہ اٹھاتے ھوئے ان پر فقرے کستے ھیں تو کبھی انھیں چھونے کی کوشش

مجھے تو ایسے باپ اور بھائیوں پر حیرانگی ھوتی ھے جو اپنی زمہ داری بھی پوری نہیں کر سکتے بلکہ اپنی عزتوں کو سر عام اکیلے باہر بھیج دیتے ھیں

اور ویسے بھی آپ میری زمہ داری ھو بیٹے

جو مجھے ہر حال میں پوری کرنی ھے تو آپ اس بات کو فیل مت کیا کرو

اور رہ گئی میرے لنچ کی بات تو آپ فکر نہیں کرو آپ کے بابا اتنے کمزور نہیں ھیں کہ کچھ دیر تک بھوکے نہیں رہ سکتے

اور 4 بجے گھر آتو جاتا

کیا ھوا بابا

شبیر صاحب جو ذینی سے بات کرتے ھوئے ڈرائیو کر رھے تھے اچانک انہوں نے موٹر سائیکل کو بریک لگائی جس پر ذہنی نے فوراً شبیر صاحب سے بریک لگانے کی وجہ پوچھی

کچھ نہیں بچے شاید کوئی لڑائی ھو رہی ھے

اس لئے لوگ اکھٹے ھو گئے ھیں تو رش کی وجہ سے ہم ادھر سے نہیں جا پائیں گے

ذینی بیٹے آپ ادھر رکو میں جا کر صلح وغیرہ کروانے کی کوشش کرتا ھوں

شاید اس طرح یہ بھیڑ ختم ھو جائے

شبیر صاحب نے ذینی کو دیکھتے ھوئے کہا

بابا میں بھی چلو

ذینی نے فوراً شبیر صاحب سے کہا

نہیں بیٹے آپ ادھر نہیں جاؤ گے آپ کو نہیں پتہ کہ لڑائی جھگڑے میں کسی طرح کی لینگو یج یوز ھوتی ھے

تو آپ کا ادھر جانا مناسب نہیں ہے اس لئے آپ بس تھوڑی سی دیر ادھر رکو میں ابھی آتا ھوں

اوکے بابا مگر دھیان سے

ذینی نے فکر مندی سے کہا تو شبیر صاحب اسے دیکھ کر مسکرائے اور وہاں موجود لوگوں کے رش کی طرف چل پڑے

جبکہ ذینی کی نظریں شبیر صاحب پر ہی تھیں

ارے بیٹا کیا ھوا کیوں لڑائی کر رھے ھو

لڑائی کرنا بری بات ھے

مت کرو بیٹے

اور ویسے بھی آپ لوگوں کے لڑنے کی وجہ سے رش جمع ھو گیا ھے کسی کو ایمر جنسی بھی ھو سکتی ھے

اس لئے صلح کر لو بیٹے تا کہ یہ رش ختم ھو

شبیر صاحب جو ابھی وہاں موجود بھیڑ میں گئے تھے

جاوید اور عاطف کو لڑتے ھوئے دیکھ کر بولے

انکل جی آپ نا اپنا لیکچر بند کرو

اور نکلو یہاں سے

مجھے آپ کے مشورے کی ضرورت نہیں ھے

اور اس کو تو نا میں جان سے ہی مار دوں گا

عاطف نے بد تمیزی سے شبیر صاحب کو کہا اور پھر اپنی پاکٹ سے چھوٹی سے گن نکال کر جاوید کی طرف کی

جبکہ شبیر صاحب گن دیکھ کر عاطف کو روکنے لگے جس سے تنگ آکر عاطف نے شبیر صاحب کو دھکا دیا مگر اس سے پہلے کہ شبیر صاحب زمین پر گرتے ذینی نے جلدی سے انھیں پکڑ کر گرنے سے سنبھالا

بابا آپ ٹھیک ھیں نا

چوٹ تو نہیں لگی آپ کو

ذینی نے پریشانی میں شبیر صاحب سے پوچھا

ذینی جو تب سے شبیر صاحب کو ہی دیکھ کر رہی اور پھر عاطف کی شبیر صاحب سے بد تمیزی کرنے پر غصے میں اسی طرف آرہی تھی تا کہ اسے اس بد تمیزی کا جواب دے سکے کہ اچانک عاطف

نے شبیر صاحب کو دھکا دیا مگر ذینی نے بر وقت شبیر صاحب کو گرنے سے تو بچا لیا مگر اب خود شبیر صاحب کو سائیڈ پر کھڑا کر کے غصے میں عاطف کے پاس گئ اور پھر زور سے ایک تھپڑ عاطف کے منہ پر مارا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بابا کو دھکا دینے کی

اگر آج میرے بابا کو ایک کھروچ بھی آگئ ھوتی نا

تو جان سے مار دیتی میں تمہیں

مجھے یہ تو پتہ تھا کہ تم جیسے گنڈے بد معاش لوگوں میں اتنی سینس نہیں ھوتی کہ بڑوں کی عزت بھی کی جاتی ہے مگر یہ آج پتہ چلا کہ تم لوگ بے ضمیر بھی ھوتے ھو

سوچو زرہ اگر آج میرے بابا کو کچھ ھو جاتا

تو کس طرح اس بوجھ کے ساتھ زندگی گزارتے تم کہ تم نے ایک معصوم بے گناہ شخص کی جان لی ھے

معاف کر پاتے کبھی خود کو

ھاں بولو جواب دو

مگر نہیں تم لوگ تو ھو ہی بے ضمیر تمہیں کیا فرق پڑنا تھا اس بات سے

مگر تمہیں زندہ رہنے کے لئے تو میں نے بھی نہیں چھوڑنا تھا پھر چاھے مجھے پھانسی ہی کیوں نہ ھو جاتی

دفع ہو جاؤ یہاں سے

گن آرہی ہے مجھے تمہارے وجود سے

نفرت ھے مجھے تم جیسے بدتمیز آوارہ گنڈے بدماشوں سے

ذینی جو نان سٹاپ بولے جا رہی تھی اس بات سے انجان کہ عوذان جو ابھی وہاں پہنچا تھا اس کو کن نظروں سے دیکھ تھا ھے

ذینی بیٹے بس کرو چلو یہاں سے

اس سے پہلے کہ ذینی کچھ اور بولتی شبیر صاحب جلدی سے ذینی کے پاس آکر بولے

جی بابا

Urdu Novels Ghar

چلیں ویسے بھی میرا دم گھٹ رھا ھے یہاں پر

ذینی نے ایک غصیلی نگاہ عاطف پر ڈالی اور پلٹ کر جانے لگی کہ اسے کسی کی آواز نے روکا

ایکسکیوز می انکل

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ھے

عوذان نے جلدی سے شبیر صاحب کو مخاطب کیا تو وہ پلٹ کر عوذان کو دیکھنے لگے جبکہ ذینی نے ترچھی نظروں سے عوذان کی طرف دیکھا

ایکچلولی انکل یہ عاطف میرے چھوٹے بھائی جیسا ھے

ماں باپ نہیں ھیں تو اس لئے اسے تمیز نہیں ھے بڑوں سے بات کرنے کی

اور ویسے بھی ہم جس ماحول میں پلے ھیں نا انکل اس ماحول نے ہمیں ایسا ہی بنا دیا ھے

بد تمیز گنڈا موالی

اب کیا کریں انکل آپ اتنا تو جانتے ہی ھوں گے کہ ماحول کا انسان پر کتنا اثر پڑتا ھے

اس لئے میں آپ سے معذرت چاھوں گا عاطف کی طرف سے بھی

میں سمجھادوں گا اسے دوبارہ ایسی حرکت کبھی نہیں کرے گا بلکہ ایک سیکنڈ عاطف ادھر آؤ

معافی مانگو انکل سے

عوذان نے عاطف کو آواز دی تو وہ منہ بناتا ھوا عوذان کے پاس آگیا اور پھر عوزان کے ہی کہنے پر شبیر صاحب سے معافی مانگی

جیسے شبیر صاحب نے دل سے قبول کر کے اسے معاف کر دیا جبکہ ذینی بے تاثر چہرے کے ساتھ بقول اس کے یہ سب ڈرامہ دیکھ رہی تھی اور پھر شبیر صاحب نے مسکرا کر عوذان اور عاطف کے سر پر شفقت سے ھاتھ پھیرا اور ذینی کی طرف مڑ کر اسے چلنے کا کہا جبکہ ذینی نے عوذان کی طرف غصے سے دیکھا جو کہ اسے ہی دیکھ تھا اور پھر عوزان پر سے نظریں ہٹا کر شبیر صاحب کے ساتھ چل پڑی

اس بات سے انجان کے کسی کے دل میں وہ اپنے لئے کتنی محبت پیدا کر چکی ھے

عوذان کو ہمیشہ سے کسی ایسی لڑکی کی تلاش تھی جو ہمت والی ھو جو اللہ کے علاوہ اور کسی سے نہ ڈرے جو اپنی فیملی سے شدید محبت کرتی ھو

اور ذینی کو دیکھ کر عوذان کو ایسا لگا جیسے اس کی تلاش مکمل ھو گئی ھو

عاطف اس لڑکی کا پتہ لگاؤ

کہاں رہتی ھے کیا کرتی ھے سب کچھ

رات تک مجھے پتہ کر کے بتا دینا

عوذان نے کہتے ھوئے ایک نظر عاطف پر ڈالی اور پھر اپنی گاڑی کی طرف چل پڑا

□❤ □❤ □❤ □❤ □❤ □❤ □❤ □❤ □❤ □❤ □❤ □
❤ □❤ □❤ □❤ □❤

ھاں بولو عاطف

پتہ چلا اس کے بارے میں

عوذان جو اب بھی ذینی کے بارے میں ہی سوچ رھا تھا کی اچانک اپنے موبائل پر عاطف کی کال کو آتا دیکھ کر اٹھ کر بیٹھ گیا اور پھر جلدی سے کال پک کر کے بولا

Urdu Novels Ghar

جی بھائی

شبیر احمد نام ھے اس کے باپ کا

کر رہی BSC ایک سکول میں ماسٹر ھے اور دو بیٹیاں ھیں بڑی بیٹی ذینیہ 21 سال کی ھے اور

ھے جبکہ چھوٹی بیٹی آمنہ ابھی میٹرک میں پڑھ رہی ھے

عاطف نے ایک ایک بات عوذان کو بتائی جبکہ عوذان نے اپنی سائیڈ ٹیبل کے دراز سے چاکلیٹ

نکالی اور کھاتے ھوئے عاطف کی بات سنتا رھا

عوذان چاکلیٹ کا دیوانہ تھا اور اب تو ذینی کا بھی ھو چکا تھا

تو ذینیہ عوذان اب آپ سے صبح ہی ملاقات ھو گی عوذان نے چاکلیٹ کا لاسٹ بائیٹ کھا کر کہا اور

پھر خود ہی اپنی بات پر ھنسنے لگا

□❤ □❤ □❤ □❤ □❤ □❤ □❤ □❤ □❤ □❤ □❤ □

❤ □❤ □❤ □❤ □❤

Urdu Novels Ghar

السلام علیکم انکل

کیا حال ھے آپ کا

عوذان نے مسکرا کر شبیر صاحب سے کہا مگر نظریں وہاں کھڑی ذینی پر تھیں جبکہ ذینی بغیر عوذان کی طرف دیکھے بھی اس کی لودیتی نظروں کو محسوس کر رھی تھی

اور وہ سمجھ بھی رہی تھی کہ عوذان صبح ہی صبح اس کے گھر کے پاس کیا کر رھا ھے

اس لئے اب ذینی کو عوذان پر غصہ آرھا تھا عجیب شخص تھا پیچھے ہی پڑ گیا

جبکہ شبیر صاحب جو اپنی موٹر سائیکل سٹارٹ کر رھے تھے تھے مڑ کر عوذان کو دیکھا اور پھر مسکرا کر بولے

وعلیکم السلام

الحمداللہ بیٹے بلکل ٹھیک

آپ بتاؤ یہاں کیا کر رھے ھو

Urdu Novels Ghar

کچھ نہیں انکل میں تو روزانہ ہی یہاں جوگنگ کے لئے آتا ھوں مگر پتہ مجھے اب آپ چلا کہ آپ

یہاں پر رہتے ھو خیر کافی پر سکون جگہ ھے یہ

ایک عجیب سا سکون ھے یہاں پر

اس لئے مجھے یہ جگہ پسند ھے

چلیں پھر اللہ حافظ

آپ لیٹ ھو رہے ھوں گے

انشاللہ بعد میں تفصیل سے ملاقات ھو گی

عوذان مسکرا کر بولا جبکہ آخری فقرہ اس نے ذینی کو دیکھ کر کہا جیسے اسے ہی سنا رھا ھو

جی بیٹے ضرور اور اگر ھو سکے تو گھر میں بھی آنا تمہاری آنٹ کو خوشی ھو گی تم سے مل کر

شبیر صاحب نے خوش اخلاقی سے عوذان کو گھر آنے کی دعوت دی جبکہ ذینی کا دل کیا کہ وہ اپنا

سر پھوڑ لے یا کسی گاڑی کے نیچے آ کر مر جائے

کہ آخر کیا ضرورت تھی شبیر صاحب کو اس گنڈے کو گھر بلانے کی

کل دیکھ بھی چکے تھے کہ وہ ایک گنڈا ھے پھر بھی

بابا کیوں کرتے ھیں آپ ایسا

ہر شخص اتنی اہمیت کے قابل نہیں ھوتا ھے بابا مگر پتہ نہیں آپ یہ بات کب سمجھیں گے

ذینی نے شبیر صاحب کو دیکھ کر دل میں سوچا جو اس وقت عوذان سے گپیں لگا رھے تھے جیسے پتہ نہیں کتنا پرانا تعلق ھو

بابا پلیز چلیں مجھے یونی سے لیٹ ھو رھا ھے

ذینی بے تاثر چہرے کے ساتھ بولی جبکہ عوذان کو ذینی کا اس طرح بولنا ہنسی دلا گیا

ذینی نے ھنستے ھوئے عوذان کو گھور کر دیکھا تو عوذان نے فوراً اپنے چہرے پر ھاتھ رکھ کر خود کو مزید ھنسنے سے روکا

اچھا پھر بیٹے اب ہم چلتے ھیں مگر تم یاد سے اپنی آنٹی سے ملنے گھر آنا ٹھیک ھے

جی ضرور انکل

اب تو بلکہ تعلقات کو گہرا کرنا ھے جس کے لئے آنا جانا تو لگا ہی رھے گا

عوذان نے ذینی کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا آخر مقصد ذینی کو ہی تو یہ واضح کرنا تھا کہ وہ اس کے لئے کتنی خاص ھو گئی ھے

جی ضرور بیٹے

شبیر صاحب نے مسکرا کر کہا اور پھر اپنی موٹر سائیکل سٹارٹ کر دی جبکہ عوذان تب تک ذینی اور شبیر صاحب کو جاتا ھوا دیکھتا رھا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ھو گئے

اور پھر اپنی گاڑی کی طرف چل پڑا جو کہ اس نے کچھ فاصلے پر کھڑی کی تھی کیونکہ مقصد تو ذینی کو ایک نظر دیکھنا تھا جوگنگ کا تو بہانہ کیا تھا اس نے

ھائے یہ محبت

انسان کو کیا کچھ نہیں کرنے پر مجبور کر دیتی ھے جیسے کہ اب عوذان ذینیہ کی محبت میں گرفتار ھو چکا تھا

□❤ □❤ □❤ □❤ □❤ □❤ □❤ □❤ □❤ □❤□❤ □❤

□❤ □❤ □❤ □❤

کیا ھوا بابا

بائیک کیوں روکی آپ نے

ذینی جو کہ شبیر صاحب کے ساتھ گھر واپس جا رہی تھی اچانک بائیک رکتی دیکھ کر شبیر صاحب سے بولی

بیٹے پتہ نہیں ھوا ھے

شاید بائیک خراب ھو گئی ھے

آپ ٹینشن نہیں لو میں چیک کرتا ھوں

Urdu Novels Ghar

شبیر صاحب نے ذینی کو تسلی دی اور بائیک چیک کرنے لگے جبکہ ذینی کا موڈ اتنی گرمی میں یوں سڑک پر کھڑا ھونے سے اچھا خاصا خراب ہو گیا

بابا اور کتنی دیر ھے

ذینی نے کچھ دیر تک تو ویٹ کیا پھر تنگ آ کر بولی

بیٹے مجھے لگتا ھے کہ کچھ بہت بڑی خرابی ھو گئی ھے

ایسے مجھ سے ٹھیک نہیں ھو گی بائیک

کچھ اور کرنا پڑے گا آپ رکو میں مدد کے لئے کسی کو فون کرتا ھوں

شبیر صاحب نے اپنا موبائل جیب سے نکالتے ہوئے کہا جبکہ ذینی چپ چاپ شبیر صاحب کو دیکھے گئ

اس سے پہلے کہ شبیر صاحب کسی کو فون کرتے

ان کے پاس ایک گاڑی آ کر رکی اور اس میں سے عوذان اور عاطف باہر نکلتے ھوے شبیر صاحب کے پاس آے

السلام وعلیکم انکل جی

سب خیریت تو ھے

آپ یہاں پر کیوں رکیں ھیں

عوذان نے انجان بننے کی بھرپور ایکٹنگ کی جبکہ یہ سب کیا دھرا اسی کا تھا

تاکہ وہ ذینی اور شبیر صاحب کو لفٹ دے سکے اور اب بھی عوذان پوچھ تو شبیر صاحب سے رھا تھا مگر نظر وہاں بے زار سی کھڑی ذینی پر تھی

جبکہ ذینی جس کا پہلے ہی موڈ بہت خراب تھا اب عوذان کی موجودگی نے گویا آگ پر تیل کا کام کیا تھا

کچھ نہیں بیٹے

بس یہ بائیک پتہ نہیں اچانک کیسے خراب ھو گئ اور اب ٹھیک بھی نہیں ھو رہی ھے تو بس کسی کو فون کر رھا تھا ہیلپ کے لئے

Urdu Novels Ghar

شبیر صاحب نے ساری تفصیل عوذان کو بتائی جبکہ ذینی منہ کے زاویے بدل رہی تھی کہ آخر شبیر صاحب کو کیا ضرورت ہے اس لوفر کو تفصیل بیان کرنے کی

لیکن عاطف چپ چاپ کھڑا عوذان کی ایکٹنگ دیکھ رہا تھا اور دل ہی دل میں اسے داد بھی دے رہا تھا

تو انکل آپ کسی اور کو فون کیوں کر رھے ھیں آپ کا یہ بیٹا ھے تو پھر آپ کو کسی اور کی ہیلپ لینے کی کیا ضرورت ہے

چلیں گاڑی میں بیٹھیں انکل میں آپ کو گھر چھوڑ دوں

اور یہ بائیک عاطف ٹھیک کروا کر آپ کے گھر دے جاے گا

اپنے اس بیٹے کو اپنی اتنی خدمت کرنے کا تو موقع دیں نا انکل

عوذان نے مسکرا کر اپنائیت سے شبیر صاحب سے کہا تو انھیں بھی ماننا پڑا اب عوذان کو منع تھوڑی کر سکتے تھے

جبکہ ذینی کو پھر سے شبیر صاحب کے اس فیصلے پر غصہ آنے لگا

کہ آخر کیوں شبیر صاحب عوذان کو اتنی اہمیت دے رہے ھیں

جب شبیر صاحب گاڑی میں بیٹھ گئے تو ناچار ذینی کو بھی گاڑی میں بیٹھنا پڑا اور اس کے بیٹھتے ہی عوذان نے گاڑی سٹارٹ کر دی

راستے سارے ڈرائیو کرتے ھوئے عوذان اور شبیر صاحب کوئی نہ کوئی بات کرتے رھے جبکہ ذینی جل کر کھڑکی سے باہر دیکھتی رہی کیونکہ وہ عوذان کا ڈرائیو اور بات کرتے ھوئے بھی خود کو بار بار دیکھنا محسوس کر رھی تھی اور یہی بات اسے غصہ دلا رہی تھی

بقول ذینی کے کہ اس لوفر نے لوفروں والی حرکت لازمی کرنی ھے جو کہ عوذان ذینی کو بار بار دیکھ کر کر رھا تھا

پھر جیسے تیسے گھر آنے تک ذینی اپنے غصے کو کنٹرول کر کے بیٹھی رہی اور پھر جب عوذان نے گاڑی شبیر صاحب کے گھر کے باہر روکی تو ذینی بغیر ایک بھی سیکنڈ ضائع کئے

جلدی سے گاڑی سے اتری اور تقریباً دوڑ کر گھر کے اندر چلی گئی جبکہ شبیر صاحب گاڑی سے اتر کر عوذان کو گھر میں آنے کا اسرار کرنے لگے

توعوذان کو اور کیا چاہیئے تھا فوراً راضی ھو گیا اور گاڑی لوک کر کے شبیر صاحب کے ساتھ چل پڑا

❀❀❀❀❀❀❀❀

آمنہ پانی دو جلدی

ذینی نے اپنی چادر اور بیگ اتار کر صوفے پر پھینک کر صرف دوپٹہ جو کر اس وقت کاندھوں پر تھا صرف وہ لیے صوفے پر بیٹھتی ھوئی بولی

جبکہ آمنہ جو ابھی کچھ دیر پہلے شاہدہ بیگم (ذینی اور آمنہ کی ماما) کے ساتھ سکول سے واپس آئی تھی منہ بناتے ھوئے اٹھی اور ذینی کے لئے پانی لینے چلی گئی

یہ لیں آپی پانی

آمنہ نے پانی کا گلاس ذینی کے سامنے پیش کرتے ھوئے کہا تو ذینی نے جلدی سے پانی کا گلاس اٹھایا اور اپنے ھونٹوں سے لگایا

ابھی ذینی نے مشکل سے دو تین گھونٹ ہی بھرے ھوں گے کہ اچانک عوذان کو شبیر صاحب کے ساتھ گھر میں داخل ھوتا ھوا دیکھ کر ذینی کو پانی پیتے ھوئے کھانسی آنی شروع ہو گئی

پھر ذینی نے خود کو سنبھالتے ہوئے جلدی سے اپنا دوپٹہ ٹھیک کیا اور کھانستے ھوئے تقریباً بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ عوذان ذینی کو بھاگتا ھوا دیکھ کر ہلکے سے مسکرایا اور صوفوں پر شبیر صاحب کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا

السلام وعلیکم آنٹی

کیا حال ھے آپ کا

Urdu Novels Ghar

عوذان جو کہ شبیر صاحب سے مسکرا کر کسی موضوع پر بات کر رہا تھا اچانک شاہدہ بیگم کو چائے اور دیگر لوازمات کے ساتھ ہال کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ کر بولا

وعیکم السلام بیٹے

کرم ہے مالک کا

آپ بتاؤ کیا کرتے ہو

شاہدہ بیگم نے جھک کر سب لوازمات کو صوفے کے سامنے موجود چھوٹی سی ٹیبل پر رکھا اور پھر مسکرا کر شبیر صاحب کے ساتھ بیٹھتی ہوئی بولیں

آنٹی جی بس کچھ خاص نہیں کرتا ہوں

یعنی کہ کوئی اچھا کام نہیں کرتا ہوں جیسے کہ انکل نوکری کرتے ہیں

مگر اب میں سوچ رہا ہوں کہ کوئی اپنا الگ کاروبار کروں جو انشاللہ میں بہت جلد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں

عوذان نے ڈھکے چھپے لفظوں میں شاہدہ بیگم کو اپنے کاروبار کے بارے میں بتایا جو کہ امیر لوگوں سے پیسے لے کر ان کے کام کرنا یعنی کہ کسی سے پیسے نکلوانا وغیرہ

لیکن وہ اپنا یہ کام واضح لفظوں میں شاہدہ بیگم کو بتا نہیں سکا جبکہ شاہدہ بیگم عوذان کی بات کو سمجھتے ھوئے مسکرا کر اسے چائے وغیرہ پیش کرنے لگیں

کیونکہ شاہدہ بیگم یہ تو جانتی ہی تھیں کہ شبیر صاحب کبھی کسی کو یوں گھر میں لے کر نہیں آے تھے مگر اگر وہ عوذان کو گھر میں داخل کرواسکتے ھیں تو یقیناً عوذان اچھا لڑکا ہی ھو گا

تبھی وہ شاہدہ بگیم کے سامنے موجود ہے

اس وجہ سے شاہدہ بیگم بھی عوذان کو اہمیت دے رہی تھیں

اچھا انکل آنٹی میں اب چلتا ھوں

اصل میں ایک دو ضروری کام بھی ھیں جو صرف مجھے ہی پورے کرنے ھیں

تو انشاللہ پھر کبھی آپ سے ملاقات ھو گی

عوذان نے اپنی گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا اور اٹھنے لگا جبکہ شبیر صاحب عوذان کی بات سن کر جلدی سے بولے

پھر کبھی کیوں بیٹے آپ روزانہ اپنا تھوڑا سا وقت نکال کر اپنے انکل آنٹی سے ملنے آیا کرو ہمیں بھی بہت اچھا لگے گا

شاہدہ بیگم نے بھی شبیر صاحب کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے عوذان کو روزانہ آنے کی تلقین کی تو عوذان کو اور کیا چاہیے تھا آخر اتنی آسانی سے دل کی مراد جو پوری ہو رہی تھی اس لئے عوذان نے جلدی سے حامی بھر لی اور پھر اللہ حافظ بول کر ایک آخری نظر ذینی کے کمرے کے بند دروازے پر ڈال کر گھر سے باہر نکل گیا جبکہ شبیر صاحب شاہدہ بیگم سے پر سوچ لہجے میں مخاطب ھوئے

شاہدہ پتہ نہیں کیوں مجھے یہ لڑکا پہلی نظر میں ہی بہت اچھا لگا

ھاں میں نے مانا کہ وہ اچھا کام نہیں کرتا لیکن اس میں اس کا بھی قصور نہیں ھے اب جس ماحول میں اس کی پرورش ھوئی تھی اس ماحول میں پلے بڑھے بچے اس طرح کے ہی ھوں گے

لیکن میں اس لڑکے کو ایک سہی انسان بنانا چاہتا ھوں اس لیے اسے گھر تک لے آیا

میں امید کرتا ہوں کہ تمہیں میرے فیصلے سے اختلاف نہیں ھو گا

شبیر صاحب دروازے کو گھورتے ہوئے بول رھے تھے جہاں سے ابھی عوذان باہر گیا تھا لیکن

پھر آخری بات پر شبیر صاحب نے شاہدہ بیگم کی طرف دیکھا

جیسے ان کی رائے جاننا چاہتے ھوں

جبکہ شبیر صاحب کی امید کے مطابق شاہدہ بیگم مسکرا کر شبیر صاحب کے ھاتھ پر اپنا ھاتھ رکھتی ھوئی بولیں

مجھے آپ پر پورا یقین ھے شبیر

بلکہ میں یہ کہنا زیادہ بہتر سمجھوں گی کہ عوذان بیٹے مجھے بھی بہت اچھے لگے

اور آپ نے غور کیا اس بات پر شبیر کہ عوذان بیٹے کہہ رھے تھے کہ وہ اس کام کو چھوڑ کر اپنا

ایک الگ کاروبار کرنا چاہتے ھیں یعنی عوذان بیٹے بھی خود کو بدلنا چاہتے ھیں

تو کیوں نہ ہم بھی ان کی مدد کریں ایک بہتر انسان بننے میں

شاہدہ بیگم نے عوذان کے بارے میں اپنی رائے دی تو شبیر صاحب ان کی بات پر مسکرانے لگے

جبکہ ذینی جو ابھی عوذان کو اپنے کمرے کی کھڑکی سے گھر سے باہر جاتا دیکھ چکی تھی اسی لئے اپنے لئے کھانا لینے کمرے سے باہر نکلی تھی کہ شبیر صاحب اور شاہدہ بیگم کے درمیان ھو رہی گفتگو سن کر مزید جل پڑی

اس لوفر نے بابا کے ساتھ ساتھ ماما کو بھی اپنے جال میں پھنسالیا

اف پتہ نہیں کیا جادو کرتا ھے کہ انھیں اس لوفر کی سچائی نظر ہی نہیں آتی

لیکن میں کیا کر سکتی ھوں اب سوائے اپنا خون جلانے کے

کیونکہ بابا ماما کو تو وہ لوفر ایک انتہائی نیک انسان لگتا ھے جیسے اس جیسا اچھا انسان تو دنیا میں پیدا ہی نہیں ھوا

ایک واحدہ یہ ہی سنگل پیس ھے

ذینی نے عوذان کے بارے میں سوچتے ہوئے جل کر کہا اور پھر اسی طرح غصے میں کچن میں گھس گئی

♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥

کیا ھوا آپی آپ پھر رک کیوں گئی

آمنہ نے ذینی کو دیکھ کر اس سے راستے میں رکنے کی وجہ جاننی چاہی جبکہ ذینی نے پھر سے پیچھے مڑ کر اچھی طرح دیکھا اور پھر بغیر کچھ بولے دوبارہ آمنہ کا ھاتھ پکڑ کر تیزی سے چلنے لگی

آج ذینی اور آمنہ کے کپڑے سلوا کر ٹیلر سے واپس لانے تھے مگر شبیر صاحب کی طبیعت کچھ ناساز تھی اسی لئے ذینی آمنہ کو لے کر خود ٹیلر کی شاپ پر چلی گئی

ٹیلر کی شاپ شبیر صاحب کے گھر کے قریب ہی تھی اور کپڑے لانے ضروری بھی تھے کیونکہ کل آمنہ کے سکول میں فیرول پارٹی تھی جس کے لئے آمنہ کو کپڑے چاھیے تھے اس لئے ذینی کے اسرار پر شبیر صاحب نے ذینی کو آمنہ کے ساتھ ٹیلر کی شاپ تک جانے دیا اس لئے اب وہ دونوں اپنے کپڑے لے کر واپس گھر آرہی تھیں

Urdu Novels Ghar

مگر ذینی کو بار بار یہ شک ھو رھا تھا جیسے کوئی کافی دیر سے ان دونوں کا پیچھا کر رھا ھو

مگر جب بھی ذینی رک کر پیچھے مڑ کر دیکھتی تو وہاں کوئی موجود نہ ھوتا

تو پھر ذینی اسے اپنا وہم سمجھ کر دوبارہ چلنے لگ جاتی

ابھی ذینی آمنہ کے ساتھ تیزی سے اپنے گھر کی طرف جا ہی رہی تھی کہ اسے پھر سے اپنے پیچھے کسی کے چلنے کا حساس ھوا تو ذینی نے چلتے چلتے ھوئے اچانک مڑ کر پیچھے دیکھا تب اسے عوذان اپنے پیچھے آتا ھوا دیکھائی دیا جو کہ ذینی کے اچانک مڑ کر دیکھنے سے رک کر ادھر اُدھر دیکھنے لگا عوذان جب سے ذینی اور آمنہ ٹیلر کی دکان سے باہر نکلی تھیں تب سے ہی ان دونوں کا پیچھا کر رھا تھا مگر پھر جب ذینی عوذان کے چلنے کی آواز سن کر رک جاتی تو عوذان ذینی کے پلٹنے سے پہلے جلدی سے بھاگ کر چھپ جاتا مگر اس دفعہ ذینی نے رکے بغیر اچانک مڑ کر پیچھے دیکھا تو عوذان کو اپنے پیچھا کرتے دیکھ کر ذینی غصے میں آمنہ کا ھاتھ چھوڑ کر چلتی ھوئی عوذان کی طرف گئی اور پھر خونخوار نظروں سے عوذان کے چہرے کو دیکھتی ھوئی بولی

تو آج ثابت کر ہی دیا تم نے کہ تم انتہائی گھٹیا اور لوفر قسم کے گنڈے ھو

بکنا پسند کرو گے

کہ کیوں کر رہے تھے میرا پیچھا

بولو جواب دو

کیوں کر رھے تھے

ذینی غصے میں پاگل ھوتی ھوئی عوذان پر چیخ رہی تھی جبکہ آمنہ جو حیرانگی سے ذینی کے پیچھے ہی چلتی ھوئی ابھی آئی تھی ذینی کو اتنے غصے میں دیکھ کر ڈر گئی

مگر عوذان جس پر ذہنی غصہ کر رہی تھی وہ بجائے ڈرنے کے ذینی کو دیکھ کر مسکرانے لگا اور پھر مسکراتے ہوئے ہی بولا

ویسے آپ کو کچھ زیادہ ہی خوش فہمی نہیں ھے میڈم کہ میں آپ کا یوں پیچھا کروں گا

کوئی ایسی بھی مجھے آپ سے جنونی محبت نہیں ھوگئی ھے جو میں ایسے کام کروں گا

ھاں مانا کہ میں گنڈا ھوں مگر آج تک میں نے کبھی کسی لڑکی سے بد تمیزی تو دور کی بات کبھی بات تک نہیں کی

تو یہ آپ مجھ پر سراسر الزام لگا رہی ھیں اس لئے اپنی سوچ اور زبان دونوں کو لگام لگائیں

اور رہی بات آپ کے پیچھے آنے کی تو میں آپ کا پیچھا نہیں کر رہا تھا بلکہ کچھ آوارہ لڑکے آپ کے پیچھے آرہے تھے جنہیں میں نے بھگا دیا مگر کوئی اور بھی یہ کام کر سکتا تھا

تو میں چٹکی کو سہی سلامت گھر پہنچانے کے لیے آپ کے پیچھے آرہا تھا تا کہ چٹکی کو کوئی تکلیف نہ ھو

عوذان نے ذینی کی بات اور لہجے پر آنے والے اپنے غصے کو بہت مشکل سے کنٹرول کیا اور پھر دھیمے لہجے میں بہت کونفیڈینس کے ساتھ ذینی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جھوٹ بولا جبکہ آمنہ خود کو چٹکی کہنے پر ہی شوکڈ ھو کر عوذان کو دیکھنے لگی

مگر آمنہ کے برعکس ذینی نے بے تاثر چہرے کے ساتھ عواذن کو کچھ دیر تک دیکھا اور پھر بہت سخت لہجے میں بولی

کر دی مدد بہت شکریہ

اب تم جاؤ ہمیں تمہاری مدد کی کوئی ضرورت نہیں ہے

اور دوبارہ تم مجھ سے جتنا ھو سکے اتنا دور رھو گے

ازڈیٹ کلیئر

چلو آمنہ

ذینی نے عوذان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غصے سے دانت پیس کر کہا اور پھر آمنہ کا ھاتھ پکڑ کر تیزی سے چلنے لگی

ذینی کو عوذان کے اتنا کونفیڈینس سے جھوٹ بولنے کے باوجود بھی عوذان کی بات کا یقین نہیں آیا اس لیے عوذان کو سپیشلی خود سے دور رہنے کا حکم دیا جس پر عوذان پر تورتی برابر بھی اثر نہیں ھوا

مگر عوذان ذینی کو جاتا ھوا دیکھ کر ٹھنڈی سانس ضرور بھر کر رہ گیا

یار ذینی کیوں کرتی ھو تم مجھ سے اتنی نفرت

کیوں یار حالانکہ میں تم سے اتنی محبت کرتا ھوں

مگر تمہیں میری محبت نظر ہی نہیں آتی یا پھر تم میری محبت کو جان بوجھ کر نظر انداز کر رہی ھو

عوذان اس وقت اپنے کمرے میں موجود بیڈ پر لیٹا ڈائری ملک چاکلیٹ کے بایٹ لے لے کر زینی کے بارے میں سوچ رہا تھا

وہ ایسا ہی تھا چاکلیٹ کا بہت بڑا دیوانہ جب دکھی ہوتا تب چاکلیٹ کھاتا

جب خوش ہوتا تب چاکلیٹ

مطلب اسے چاکلیٹ کھانے کے بہانے چاہیئے ہوتے تھے

اسی وجہ سے اس کے پاس ہر وقت کوئی نہ کوئی چاکلیٹ ضرور موجود ہوتی تھی

کیا کروں یار

نہیں رہ سکتا تمہیں دیکھے بغیر

مگر تم ہو کہ جب بھی میں تمہارے گھر میں موجود ہوتا ہوں تب تم میرے سامنے ہی نہیں آتی

جس وجہ سے میں تمہیں دیکھ ہی نہیں پاتا

اس لئے تو تمہارا پیچھا کر رہا تھا لیکن تم کتنی باتیں سنا دیں مجھے

عوذان نے زینی کے رویئے کو یاد کرتے ہوئے کہا

ٹھیک ھے

ٹھیک ہے نہیں آؤں گا کچھ دن تمہارے سامنے

لیکن صرف کچھ دن

اس کے بعد میں خود پر کنٹرول نہیں کر پاؤں گا

تب تک میں اپنا بزنس بھی سٹارٹ کر لوں گا تو سیدھا انکل سے ہی بات کروں گا رشتے کی اور مجھے یقین ہے کہ انکل مجھے مایوس نہیں کریں گے اور اگر انکل آنٹی راضی ھو گئے تو تم کیسے منع کر پاؤ گی

ھاں یہ ٹھیک ہے تھوڑا صبر کر لیتا ھوں

پھر میٹھا پھل بھی تو ملے گا

عوذان نے مسکرا کر ذینی کا تصور کیا اور پھر ذینی کے بارے میں ہی سوچتے ھوئے نیند کی وادی میں اتر گیا

ذینی کچھ دنوں سے غور کر رہی تھی کہ عوذان گھر میں نہیں آ رھا تھا شبیر صاحب سے ملنے

حالانکہ شبیر صاحب کی طبیعت بھی کچھ دنوں سے خراب تھی پھر بھی عوذان ان سے ملنے نہیں آ

یا

خیریت توھے اس لوفر کو

بابا کی طبیعت کا بھی نہیں پوچھنے آیا

اور بابا بھی بس ایک ہی بات پوچھتے ھیں روزانہ

عوذان بیٹا آئے نہیں

ذینی نے منہ بگاڑ کر شبیر صاحب کی بات دہرائی جو وہ ابھی ابھی ذینی سے پوچھ چکے تھے

پتہ نہیں کیا جادو کر دیا ھے اس نے ماما بابا پر جو سارا دن صرف اسی کا ہی ذکر کرتے ھیں

پتہ نہیں کب سمجھ آئے گی بابا کو کہ وہ خود غرض انسان صرف اپنے بارے میں سوچتا ھے اسے بابا سے یا ماما سے کوئی لگاؤ کوئی محبت نہیں ھے

پتہ نہیں کیا مقصد ھے اس کا جو یوں ماما بابا کو اپنا دیوانہ بنا رکھا ھے

ذینی شبیر صاحب کے لیے کھچڑی بناتے ھوئے مسلسل عوذان کو برا بھلا کہہ رہی تھی جبکہ آمنہ جو پانی پینے کی غرض سے کیچن میں آئی تھی

ذینی کی باتوں پر زور زور سے ھنسنے لگی تو ذینی نے پلٹ کر غصے سے آمنہ کو دیکھا جس سے فوراً آمنہ کی جنسی کو سٹاپ لگ گیا

کیا کر رہی ھو تم یہاں پر

ذینی نے خونخوار نظروں سے آمنہ کو گھورا جبکہ آمنہ نے معصومیت سے ذینی کی طرف دیکھا

وہ وہ اا پی م۔۔۔۔میں پانی

ھاں پانی پینے آئی تھی

آمنہ نے ڈرتے ڈرتے ذینی کو جواب دیا اور پھر جلدی سے پانی کا گلاس اپنے منہ سے لگا لیا

پی لیا پانی

اب نکلو یہاں سے

اور اپنے یہ دانت نا منہ کے اندر رکھا کرو

دوبارہ مجھے یہ نظر نہ آئیں

ورنہ توڑ کر تمہارے ھاتھوں میں دے دوں گی

ذینی دانت پیستے ہوئے آمنہ سے بولی

تو آمنہ رونے والی شکل بنا کر کیچن سے باہر نکل گئی جبکہ ذینی اپنی پیشانی مسلتے ہوئے دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ھوگئی

شبیر صاحب کی طبیعت آج زیادہ ہی خراب تھی اس لیے انھوں نے آج چھٹی کی تھی اور گھر پر ہی موجود تھے جبکہ ذینی کو یونی سے واپس بھی شاہدہ بیگم ہی لینے گ ئی تھیں

لیکن آمنہ ابھی بھی سکول میں موجود تھی کیونکہ اسکی ابھی چھٹی کا وقت نہیں ھوا تھا اور اس کے ایگزامز بھی بہت قریب تھے

اس لیے وہ سکول سے چھٹی بھی نہیں کر سکتی تھی ورنہ آج وہ سکول نہ ہی جاتی کیونکہ آمنہ کو تو چھٹی کرنے کا ویسے بھی بہانہ چاھیے ھوتا تھا اور اب تو شبیر صاحب کی طبیعت خراب ھونے کا اچھا بہانہ بھی تھا اس کے پاس

اسی وجہ سے ذینی اور شاہدہ بیگم واپسی پر آمنہ کو اپنے ساتھ گھر لے کر نہیں آئیں

آمنہ کی چھٹی کا وقت ھو گیا ھے تم جا کر اسے گھر لے آؤ ذینی ابھی ابھی اپنی یونیفارم چینج کر کے شبیر صاحب کی طبیعت کا پوچھنے کے ل ئے ابھی ان کے کمرے میں داخل ہی ھوئی تھی کہ اسے شبیر صاحب کی آواز سنائی دی جو کہ شاہدہ بیگم سے آمنہ کو لانے کی بات کر رھے تھے

آپ رہنے دیں ماما آپ تھک گ ئی ھوں گی مجھے یونی سے لانے کے بعد اور آپ کے گھٹنوں میں بھی تو درد ھے کل رات سے اس لیے آپ مت جائیں آمنہ کو میں لے آتی ھوں سکول سے

ویسے بھی سکول زیادہ دور نہیں ھے

ذینی نے شاہدہ بیگم کے چہرے پر تھکاوٹ کے تاثرات کو دیکھتے ھوئے اپنی رائے دی جبکہ

شبیر صاحب نے فوراََ ذینی کو منع کر دیا

آپ اکیلے کہیں نہیں جاؤ گے ذینی بیٹے

اور تم بھی مت جاؤ میں بھول ہی گیا تھا کہ تمہارے گھٹنوں میں درد ھے

آمنہ کو سکول سے لانے کی بات ھے نا تو میں چلا جاتا ھوں ابھی آ جاؤں گا واپس

شبیر صاحب نے کہتے ہی اٹھنے کی کوشش کی مگر چکرا کر پھر سے بیڈ پر بیٹھ گئے

بابا آپ کیوں کر رھے ھیں ایسے جب میں نے کہا ھے کہ میں آمنہ کو لے آتی ھوں تو آپ

میری بات مان کیوں نہیں لیتے

مجھے کچھ نہیں ھو گا بابا میں کوئی بچی تھوڑی ھوں

ذینی آخر میں چڑ کر بولی

تو شبیر صاحب بھی فوراً تحمل سے بولے

یہ ہی تو مسلہ ھے بیٹے کہ آپ بچی نہیں ھیں آپ کو نہیں پتہ بیٹے کہ باہر کا ماحول کتنا خراب ھے

اس ل ئے آپ کو منع کر رھا ھوں میں کہ آپ مت جاؤ

شبیر صاحب بہت پیار سے نرم لہجے میں ذینی کو سمجھا رہے تھے جس سے ذینی کو اپنے رویے پر

افسوس ھوا جس کی اس نے فوراً شبیر صاحب سے معافی مانگ لی لیکن بابا آپ کی بھی تو طبیعت اتنی

خراب ھے تو آپ کو کیسے جانے دوں میں

مجھے کچھ نہیں ھو گا بابا میرا یقین کریں

اور آپ کی اور ماما کی دعائیں بھی تو ھیں میرے ساتھ

اس لیے میرا بھروسہ کریں اور جانے دیں مجھے ذینی نے بولنے کے ساتھ شبیر صاحب کے

ھاتھوں کو چوما جیسے اپنی بات کا یقین دلانا چاہا ھو تو آخر کار شبیر صاحب کو ماننا ہی پڑا

لیکن بیٹے آپ آمنہ کے سکول پہنچتے ہی مجھے کال کر کے بتاؤ گے

ٹھیک ھے

ذینی جب شبیر صاحب کی اجازت ملتے ہی اٹھ کر جانے لگی تو شبیر صاحب جلدی سے بولے

جس پر ذینی سر ہلا کر اپنے کمرے میں چادر لینے چلی گ ئی اور پھر شبیر صاحب سے موبائل لے کر گھر سے باہر نکل گ ئی

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

ابھی ذینی آمنہ کا ھاتھ پکڑ کر سکول کے گیٹ سے باہر ہی نکلی تھی کہ اسے شبیر صاحب کی کال آ گئی

السلام علیکم بابا

سوری وہ میں بھول گئی تھی کال کرنا

ذینی نے کال پک کرتے ہی جلدی سے کہا

جبکہ اچانک اس کی نظر سامنے رکتی گاڑی پر پڑی جس میں سے اب عوذان باہر نکل رہا تھا

ایک پل کے لئے تو ذینی بھی بغیر پلکیں جھپکائے عوذان کو دیکھتی رہی

کیونکہ عوذان کا حلیہ ہی بدلہ ھوا تھا

لمبے بال جو اس کہ کاندھوں پر گرتے تھے وہ اب چھوٹے کروا کر جیل سے کھڑے کیے ھوئے تھے اور پھر کپڑے بھی جو وہ جینز کے اوپر کرتے پہنتا تھا

اب جینز کے اوپر پلین بلیک شرٹ پہنی ہوئی تھی اور شاید فشل وغیرہ بھی کروایا تھا جس سے اس کا ریل وایٹ کلر اب سامنے آیا تھا جو کہ اسے بہت پرکشش بنا رھا تھا

اور ان سب سے بڑھ کر اس کی شیو جو کہ پہلے بھی تھی مگر بے ترتیب سی تھی مگر اب ایک سٹایل سے بنائی گئی تھی

ذینی نے ایک گہری نظر سے عوذان کا سر سے پیر تک جائزہ لے لیا جبکہ ابھی پتہ نہیں اور کتنی دیر وہ عوذان کو دیکھتی رہتی مگر پھر شبیر صاحب کی آواز پر ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور جلدی سے عوذان کے چہرے سے نظر ہٹا کر ادر گرد دیکھنے لگی

جی جی بابا ہم ابھی آ رہے ھیں

اوکے اللہ حافظ

ذینی نے جلدی سے کہہ کر کال کاٹنی چاہی لیکن اس سے پہلے ہی عوذان نے ذینی کے ھاتھ سے موبائل لے لیا اور پھر ذینی کے چہرے کو دیکھ کر بولا

السلام علیکم انکل

کیا حال ھے آپ کا

اوہ کیسے

جی ہم ابھی آرھے ھیں گھر

پھر آپ سے معزرت بھی تو کرنی ھے

عوذان مسلسل ذینی کو مسکرا کر دیکھ رہا تھا

جبکہ ذینی حیرت سے منہ کھولے عوذان کی حرکتوں اور باتوں پر غور کر رہی تھی

جی جی انکل اچھے سے کلاس لیجیے گا میری ابھی آرھاھوں آپ کے پاس

اوکے اللہ حافظ

Urdu Novels Ghar

عوذان لو دیتی نظروں سے ذینی کو دیکھتے ھوئے اسے موبائل پکڑانے لگا جسے ذینی نے جھپٹ کر چھینا اور پھر آمنہ کا ھاتھ پکڑ کر تیزی سے چلنے لگی

تو عوذان جلدی سے ان کے سامنے آکر کھڑا ھو گیا

انکل سے بات ھو گئی ھے میری

اور انھوں نے کہا ھے کہ میں آپ دونوں کو گھر لے کر آجاؤں

تو چلیں میرے ساتھ

عوذان ابھی بھی ذینی کے غصیلے چہرے کو دیکھتے ہوئے بات کر رہا تھا جبکہ ذینی اب غصے سے پاگل ھونے لگی تھی

بہت شکریہ لیکن ہم جاسکتے ھیں

ذینی نے کھا جانے والی نظروں سے عوذان کو دیکھ کر کہا جبکہ عوذان نے بدلے میں خوبصورت سی سمائل دی اور پھر آمنہ سے گاڑی میں بیٹھنے کو کہا

مسلہ کیا ھے آپ کا

جب کہہ دیا نہیں جانا تو اس کا مطلب نہیں ہی ھے

اب جائیں آپ یہاں سے

ذینی کو جب سے عوذان نے تمیز سے بات کرنے کو کہا تھا شاید اسی بات کا اثر تھا کہ ذینی عوذان سے اب تمیز سے بات کر رہی تھی

یعنی آپ کہہ کر

ٹھیک ھے آپ مت جائیں لیکن چٹکی تو میرے ساتھ ہی جائے گی

آخر اتنی گرمی ھے اگر چٹکی دھوپ کی وجہ سے کالی ھو گئی تو

عوذان نے ایک بے بنیاد سا جواز پیش کیا جس پر ذینی نے آئی برو اٹھا کر عوذان کو دیکھا تو عوذان پھر سے سمائل دینے لگا

کیونکہ آمنہ روزانہ پیدل ہی گھر واپس آتی تھی شاہدہ بیگم کے ساتھ

اور یہ بات عوذان بھی جانتا تھا

اس سے پہلے کہ ذینی اس بات کا کوئی کرارہ ساجواب عوذان کو دیتی اس سے پہلے ہی آمنہ جلدی سے بولی

ھاں آپی چلیں نا

سچ میں بہت گرمی ھے

اور بابانے بھی تو کہا ھے بھائی کو

اور بھائی کوئی

چپ کرو تم

زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں

چلو چپ چاپ

ابھی آمنہ بات ہی کر رہی تھی کہ ذینی نے فوراًاسے ڈانٹ دیااور اسے کھینچ کر اپنے ساتھ لے جانے لگی

کیوں چٹکی کو ٹارچر کر رہی ھیں آپ

Urdu Novels Ghar

ھاں

اگر آپ کو نہیں جانا تو مت جائیں

لیکن چٹکی تو میرے ساتھ ہی جائے گی

عوذان دوبارہ سے ذینی کے سامنے آکر کچھ سختی سے بولا اور پھر ذینی کے ھاتھ سے آمنہ کا ھاتھ نکال کر اسے گاڑی کی طرف لے جانے لگا جبکہ ذینی بھی جلدی سے گاڑی کی طرف گئی

اور پھر عوذان کو گھورتے ہوئے بولی

میں بھی ساتھ چلوں گی

کیا پتہ آپ چٹکی

میرا مطلب ہے کہ آمنہ کو کڈنیپ کر لیں

ذینی جلدی میں بے وقوفی کی بات کر گئی جبکہ عوذان نے فوراً اپنی سمائل ذینی سے چھپائی اور پھر فرنٹ ڈور کھول دیا

تو آمنہ جلدی سے فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے لگی لیکن عوذان نے فوراً آمنہ کو ٹوک دیا

نہیں چٹکی

بچے فرنٹ سیٹ پر نہیں بیٹھتے اس لئے پیچھے جا کر بیٹھو

عوذان نے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولتے ہوئے آمنہ سے کہا تو آمنہ منہ بنا کر پیچھے بیٹھ گئی لیکن بیٹھنے سے پہلے منہ بنا کر عوذان سے کہا

میرا نام چٹکی نہیں ہے

جس پر عوذان مسکرانے لگا لیکن پھر ذینی کو بھی آمنہ کے ساتھ بیک سیٹ پر بیٹھتے دیکھ کر جلدی سے بولا

میں نے کہا بچے فرنٹ سیٹ پر نہیں بیٹھتے ہیں

مگر آپ بچی نہیں ھیں اس لئے فرنٹ سیٹ پر آ کر بیٹھیں

عوذان نے شرارتی نظروں سے ذینی کو دیکھ کر کہا جبکہ ذینی عوذان کو غصے سے گھورتی ہوئی آمنہ کے ساتھ بیک سیٹ پر بیٹھ گئی اور پھر سخت لہجے میں عوذان کو گاڑی سٹارٹ کرنے کا کہا

تو عوذان نے ٹھنڈی سانس لینے کے بعد گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کر دی

ہمیں کیا مارنے کا ارادہ ھے آپ کا؟؟؟

سامنے سڑک پر دیکھ کر ڈرائیو کیوں نہیں کر رھے

کب سے بس مجھے گھورے ہی جا رھے ھیں

ذینی نے کچھ دیر تک تو عوذان کا خود کو گھورنا برداشت کیا مگر پھر جب عوذان اسی طرح اسے گھورے ہی جا رھا تھا تو ذینی کاٹ دار لہجے میں عوذان پر پھٹ پڑی۔۔۔۔۔

جبکہ عوذان پہلے تو کچھ دیر تک ذینی کی بات پر قہقہ لگا کر ھنستا رھا پھر بہت مشکل سے خود کو سیریس کرتے ہوئے ذینی کو مسکرا کر دیکھنے لگا جو غصے میں اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ذینیہ جی ایک بات بتاؤں آپ کو

آپ نا بہت ہی خوش فہمی میں مبتلا رہتی ھیں یا صرف میرے سامنے خوش فہمی میں مبتلا ھونے لگتی ھیں

مطلب کہ کیوں ؟؟؟

کیوں سوچتی ھیں آپ ایسا؟؟؟

مجھے کیا اور کوئی کام نہیں ھے جو میں آپ کو دیکھوں گا

ویسے مجھے یہ لگتا ھے کہ آپ یہ چاہتی ھیں کہ میں آپ کو دیکھوں

ایسا ہی ھے نا

عوذان شرارتی نظروں سے ذینی کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔

جبکہ ذینی عوذان کی بات پر غصے سے پاگل ھونے لگی۔۔۔۔۔

تو پیچھے کیا تمہاری ماں بیٹھی ھے جسے تم گھور رھے ھو

اگر گناہ کیا ھے نا تو اسے ایکسپٹ کرنے کی ہمت بھی رکھوں

بجائے دوسروں کو بکواس کرنے کے

لیکن اس میں تمہاری بھی غلطی نہیں ھے یہ سب تو تمہاری تربیت کا اثر ھے

جو تمہاری کی گئی ہے

ذینی کو عوذان کا یوں آمنہ کے سامنے (بقول ذینی کے) بکواس کرنا اسے شدید غصہ دلانا کا سبب

بنا۔۔۔۔۔

اسی لئے ذینی بغیر کچھ سوچے سمجھے اور بغیر کسی لحاظ کے دانت پیستے ہوئے عوذان سے بولی۔۔۔۔

جبکہ عوذان نے ذینی کا جواب سن کر ایک نظر ذینی کے غصے سے تنے ہوئے چہرے کو دیکھا اور

پھر زور سے اپنے دانتوں کو دبا کر اپنے غصے کو کنٹرول کرنے لگا۔۔۔۔

مگر غصہ اس وقت عوذان کے چہرے سے صاف واضح ہو رہا تھا جسے آمنہ نے فوراً نوٹ کر لیا تھا

اور وہ عوذان کے غصے سے ڈر بھی گئی تھی۔۔۔۔۔

مگر ذینی پر عوذان کے غصے کا رتی برابر بھی فرق نہیں پڑا تھا اسی لئے وہ ریلیکس سے بیٹھی عوذان کو

دیکھتے ہوئے اس کے جواب کا انتظار کر رہی تھی تا کہ پھر اسے کھری کھری سنا سکے۔۔۔۔۔

مگر عوذان کو خاموش دیکھ کر ذینی کو کچھ عجیب سا لگا مگر اس نے اس بات کو زیادہ محسوس نہیں کیا

۔۔۔۔۔

بھ۔۔۔۔۔بھائی وووہ

گھر آگیا ھے آمنہ جاؤ یہاں سے

آمنہ نے عوذان کے غصے کو دیکھتے ھوئے بولنے کی کوشش کی کہ ذینی کی طرف سے معزرت کر سکے مگر اس سے پہلے ہی عوذان نے گاڑی کو بریک لگا کر بغیر پیچھے دیکھے سخت لہجے میں آمنہ سے کہا۔۔۔۔

جبکہ ذینی نے عوذان کی بات سنتے ہی اسے غصے سے گھورتے ہوئے آمنہ کا ھاتھ پکڑا اور باہر نکلنے لگی جب اچانک سے اسے عوذان کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

جو بات کرنی ھوتی ھے وہ مجھے کیا کریں

میری ماں تک پہنچنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو

آج تو میں نے بہت مشکل سے اپنے غصے کو کنٹرول کیا ھے مگر آئیندہ وہ بھی نہیں کروں گا

اس لئے آئیندہ اس بات کا خیال رکھیے گا

کہ آپ میری ماں کو کچھ نہ ہی کہیں ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ھو گا

عوذان نے اپنی ضبط کے باعث سرخ ھوئی آنکھوں کو ذینی کے نازک سے سراپے پر گاڑھتے ھوئے اسے وارننگ دی۔۔۔۔

جبکہ ذینی پہلے تو چپ چاپ عوذان کی پوری بات سنتی رہی اور پھر آخر میں طنز سے مسکرا کر عوذان کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

دوبارہ میرے قریب آنے کی یا مجھ سے بات کرنے کی کوشش مت کرنا تم

یہ تمہارے لیے بہتر ھو گا

ذینی نے سرد لہجے میں عوذان سے کہا اور پھر آمنہ کا ھاتھ پکڑ کر تیزی سے گھر میں داخل ھو گئی۔۔۔۔۔

جبکہ عوذان نے ذینی کی بات سن کر غصے میں زور سے اپنے ھاتھ سٹیرنگ پر مارے اور پھر لمبے لمبے سانس لے کر اپنے غصے کو کنٹرول کرنے لگا۔۔۔۔۔

یہ تم ٹھیک نہیں کر رہی ھو ذینی

مت آزماؤ میری محبت کو

Urdu Novels Ghar

کہ میری برداشت ختم ھو جائے

مگر تمہارے معاملے میں میں ویسا گنڈا ابننا نہیں چاہتا جیسا تم مجھے سمجھتی ھو

اس لئے مت کروایسے

عوذان گاڑی میں ہی بیٹھا ذینی کا تصور کرتے ہوئے اس سے مخاطب تھا کہ اچانک اس کے

موبائل کی رنگ بجنے سے وہ اپنی سوچوں سے باہر آیا اور موبائل اپنی پاکٹ سے نکال کر دیکھنے

لگا۔۔۔۔۔

شبیر صاحب کی کال دیکھ کر عوذان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی۔۔۔۔۔۔۔

اسی طرح مسکراتے ہوئے عوذان نے کال پک کی مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا اسے شبیر

صاحب کی غصیلی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔۔

کہاں ھو تم!!!

میں نے کہا تھا تمہیں کہ مجھ سے مل کر جانا مگر تمہیں لگتا ھے میری بات سمجھ نہیں آئی

شبیر صاحب شدید غصے میں عوذان سے بات کر رھے تھے جبکہ عوذان کا خراب موڈ شبیر صاحب کی محبت دیکھ کر فوراً ٹھیک ھو گیا۔۔۔۔۔

تبھی مسکراتے ھوئے جلدی سے گاڑی سے باہر نکل کر شبیر صاحب کے گھر کی طرف چل پڑا

۔۔۔۔۔۔

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

معزرت چاہتا ہوں انکل جی وہ اصل میں میں آنے ہی والا تھا کہ

ھاں ھاں پتہ ھے مجھے کہ کتنا آنے والے تھے تم

ایک تو پہلے پورا ہفتہ اپنی خیر خیریت بھی نہیں بتائی مجھے

کہ کہاں ھو کیسے ھو

کتنی ٹینشن ھو رہی تھی مجھے, لیکن آپ کو کیا فرق پڑ تا ھے بیٹا جی

Urdu Novels Ghar

آپ توخود مختار ھیں آپ کو کیا ضرورت ھے اپنے اس بوڑھے انکل کی

اور اب جب مشکل سے کہیں مل ہی گئے تھے تب بھی چپ چاپ بغیر ہم سے ملے واپس جا رھے تھے آپ

ابھی عوذان شبیر صاحب کے کمرے میں داخل ہی ھوا تھا کہ ان کے شکوے شروع ھو گئے جن پر عوذان مسلسل مسکراتے ہوئے شبیر صاحب کے پیروں میں بیٹھ گیا اور پھر تھوڑا سا جھک کر اپنے سر کو شبیر صاحب کے آگے کیا۔۔۔۔۔

جبکہ شبیر صاحب نے عوذان کے اس انداز پر ناراض ھونے کے باوجود بھی ہلکا سا مسکرا کر عوذان کے سر پر ھاتھ پھیر دیا۔۔۔۔

میں سچ میں آنے والا تھا انکل

آپ کے گھر کے باہر ہی موجود تھا

بس گاڑی لاک کر رھا تھا کہ آپ کی کال آ گئی

عوذان نے سر جھکا کر شبیر صاحب سے پہلی بار جھوٹ بولا جبکہ شبیر صاحب مسلسل عوذان کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ یہ اندازہ تو لگا ہی چکے تھے کہ عوذان اس وقت جھوٹ بول رہا ھے۔۔۔۔۔۔

مگر عوذان بغیر شبیر صاحب کو دیکھے بس نان سٹاپ بولے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اور رہ گئی ایک ہفتہ آپ سے نہ ملنے کی بات تو انکل میں نے آپ سے کہا تھا نا کہ میں اپنا بزنس کرنے والا ھوں

تو بس وہی سب سیٹ کرتے ہوئے اتنے دن گزر گئے

لیکن اب میں آپ سے وعدہ کرتا ھوں کہ دوبارہ ایسی کوئی غلطی نہیں کروں گا

عوذان نظریں جھکائے شرمندہ سا شبیر صاحب سے معافی مانگ رہا تھا جبکہ شبیر صاحب تو عوذان سے ناراض تھے ہی نہیں بس وقتی غصہ تھا جو کہ اب عوذان کے معافی مانگنے سے ختم ھو گیا تھا

۔۔۔۔۔

اسی لئے نارمل سے انداز میں عوذان سے بات کرنے لگے اور اس کے بزنس کے بارے میں دریافت کرنے لگے تب تک شاہدہ بیگم بھی چائے اور دیگر لوازمات کے ساتھ کمرے میں داخل ھوئیں تو عوذان نے ان سے بھی اپنی غیر حاضری کی معافی مانگی۔۔۔۔

اسی طرح کچھ دیر تک عوذان نے کافی خوشگوار ماحول بنا دیا تھا۔۔۔۔

کہ اچانک شبیر صاحب کے موبائل پر کسی کی کال آنے لگی جبکہ شبیر صاحب موبائل کی سکرین پر نمبر دیکھ کر ٹینشن میں مبتلا ہو گئے اور موبائل سائلنٹ پر لگا دیا۔۔۔

جسے عوذان نے بہت غور سے محسوس کیا اسی لئے فوراً ان سے پریشانی کی وجہ پوچھی۔۔۔۔

آپ بس مجھے نام بتائیں انکل میں دیکھ لوں گا اسے

عوذان غصے میں شبیر صاحب سے بولا۔۔۔۔

مگر شبیر صاحب نے فوراً عوذان کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے ریلیکس رہنے کو کہا۔۔۔

بیٹے ایسا کچھ نہیں ھے جیسا آپ سمجھ رہے ھو یہ تو بس میری بہن ھیں جن کا فون آرھا ھے

وہ اصل میں باجی ذینی کا رشتہ مانگ رہی ھیں

سر فراز بیٹے کے لئے

سر فراز بیٹے ھیں بھی بہت اچھے

پڑھے لکھے سلجھے ھوئے

انجینئر ھیں اچھا کماتے لیتے ھیں

اور ان سب سے بڑھ کر ذینی کو پسند کرتے ھیں

لیکن پھر بھی میں ابھی اس معاملے پر غور کر رھا ھوں

چلیں بیٹے آپ بتادیں کہ میں باجی کو کیا جواب دوں

اصل میں میں ھاں کرنا چاہتا ہوں باجی کو

کیونکہ میری طبیعت بھی اب کچھ ناسازسی رہنے لگی ھے اسی لئے اپنے فرض کو پورا کرنا چاہتا ہوں

تو بیٹے کیا رائے ہے آپ کی اس معاملے میں ؟؟؟

شبیر صاحب نے حیران پریشان سے بیٹھے عوذان کو دیکھتے ہوئے کہا جس کے چہرے سے اس

ایک بات پر ہی مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔

میں کیا کہہ سکتا ھوں انکل مرضی ھے آپ کی آپ بہتر فیصلہ کر سکتے ھیں

اور اب اجازت دیں انکل مجھے بہت ضروری کام ھے

عوذان نے بغیر شبیر صاحب کو دیکھے ٹوٹے ہوئے لہجے میں بات کی اور پھر اٹھ کر جانے کے لئے کھڑا ھو گیا۔۔۔۔

جبکہ شبیر صاحب ہلکا سا مسکرا کر عوذان کو جاتا ھوا دیکھتے رھے۔۔۔۔

شبیر صاحب جنہوں نے جان بوجھ کر عوذان سے اس موضوع پر بات کی تھی۔۔۔۔۔

کہ عوذان کے دل کا حال جان سکیں۔۔۔۔

کیونکہ وہ عوذان کی آنکھوں میں ذینی کے لئے جذبات دیکھ چکے تھے۔۔۔۔۔

اور اب تو عوذان کی کیفیت دیکھ کر یہ بات کنفرم ہو چکی تھی کہ عوذان ذینی سے محبت کرتا ھے

۔۔۔۔

اسی لئے شبیر صاحب اب عوذان کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنے لگے تھے۔۔۔۔۔

عوذان جب سے ذینی کے گھر سے واپس آیا تھا۔۔۔۔

تب سے اپنے کمرے میں بند بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

اسے یہ بات اتنا ٹارچر کر رہی تھی کہ کسی اور نے ذینی کی خواہش کی۔۔۔۔

یعنی وہ ذینی کے بارے میں سوچتا ھو گا۔۔۔۔۔

اور ذینی وہ بھی تو اس رشتے کے لئے راضی ھو جائے گی کیونکہ وہ کون سا عوذان سے محبت کرتی ھے وہ تو اسے ایک گنڈا موالی اور برا انسان سمجھتی ھے۔۔۔۔۔

تو وہ تو ایک اچھے انسان سے جو کہ ایک انجینئر بھی ھے اس سے شادی کر لے گی۔۔۔۔۔

مطلب وہ کسی اور کی ھو جائے گی۔۔۔۔۔

اور عوذان وہ کیسے رھے گا ذینی کے بغیر۔۔۔۔۔

نہیں میں ایسا کچھ نہیں ھونے دوں گا

تم صرف میری ھوذینی

عوذان جو بیڈ پر ترچھا لیٹا ذینی کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا اچانک سے بولتے ھوئے اٹھ کر بیٹھ گیا اور اپنے دراز سے سلیپنگ پلز نکالنے لگا۔۔۔۔

تا کہ وہ کھا کر خود کو ریلکس کر سکے۔۔۔۔۔

اتنی ہی ڈپریشن کا شکار ہو رہا تھا وہ اس وقت۔۔۔۔۔

کیونکہ آج سے 5 سال پہلے جب اس کی ماں کی موت ھوئی تھی تب سے ہی عوذان ڈپریشن کا شکار ہو گیا تھا اور اس نے سلیپنگ پلز کے علاوہ اور بہت سی دوائیاں کھانی شروع کر دیں تھیں

۔۔۔۔۔

اس طرح وہ خود کو ریلکس رکھتا تھا تا کہ وہ اپنی ماں کو یاد نہ کر سکے جو کہ اس کا واحدہ رشتہ تھیں۔۔۔۔۔ جنھوں نے بہت محنت مشقت کر کے عوذان کو پالا تھا۔۔۔۔۔

مگر جب عوذان کمانے کے قابل ھوا تو وہ ٹی بی کے مرض میں مبتلا ہو کر اس دنیا میں عوذان کو اکیلا چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے چلی گئیں تب سے ہی عوذان برے کاموں میں ملوث ھو گیا اور ساتھ

ساتھ اپنے ڈپریشن کو ختم کرنے کے لیے ادوایات بھی استعمال کرنے لگا لیکن پھر پچھلے 6 ماہ سے جب سے اسے عاطف ملا تھا۔۔۔۔۔

تب سے وہ اپنی دوائیاں بند کر کے اس کی جگہ چاکلیٹس کھانے لگا تھا اور اس میں بہت بڑا ہاتھ عاطف کا ہی تھا کیونکہ وہ عوذان کو یوں برباد ھوتے اور پل پل مرتے ھوئے بھلا کیسے دیکھتا۔۔۔۔۔

جبکہ عوذان نے ہی تو اسے دنیا کے ظلم ستم اور تباہ ھونے سے بچا کر اپنے پاس رکھ لیا تھا کیونکہ عاطف کے بھی باپ کے مرنے کے بعد وہ اس دنیا میں اکیلا ھو گیا تھا۔۔۔۔

اور بہت سے لوگ ناجائز پیسے مانگتے ھوئے عاطف کے گھر پہنچ گئے تھے اور جب عاطف نے انھیں پیسے نہ دیے

کیونکہ اس کے پاس پیسے تھے ہی نہیں تو وہ عاطف کو جیل کروانے لگے جب عوذان نے اسے جیل جانے سے بچایا تھا اور تب سے اسے اپنے پاس ہی رکھ لیا تھا۔۔۔۔۔

کیونکہ عاطف کا باپ عوذان کے گھر میں کام کرتا تھا اور عوذان اسی وجہ سے عاطف کو جانتا تھا

۔۔۔۔۔

ذینی یہ کیا ھو رھا ھے یار ,

میں تمھیں کھو نہیں سکتا ,

ایسے کیسے تمھیں کسی اور کا ھونے دوں ,

تم تو صرف میری ھونا ,

صرف میری ,

زندگی میں پہلی بار ,

پہلی بار کوئی مجھے اس حد تک اچھا لگا جسے پانے کی میں نے خواھش کی ھے ذینی ,

میں تمھیں کھو نہیں سکتا ہوں ذینی اتنی برداشت نہیں ھے اب مجھ میں۔۔۔۔۔۔

میں خود کو بہت کمزور محسوس کر رہا ہوں اس وقت

تم ہی ھو جو مجھے پھر سے ٹوٹنے سے بچا سکتی ھو۔۔۔۔۔۔

امی کے بعد صرف تم ھو جسے میں اپنی زندگی سے بڑھ کر محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔

اور دیکھو تو سہی کیسے خود کو بدل لیا ھے تمہارے لیے۔۔۔۔۔

تا کہ تمہارے قابل بن سکوں۔۔۔۔۔

بکھر رہا ھوں میں۔۔۔۔۔۔

سنبھال لو مجھے ذینی۔۔۔۔۔

میری یہ خواہش پوری کر دو۔۔۔۔۔

پلیز یار مجھے تمہاری ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔

اور اگر تم نے مجھے قبول کر لیا نا تو۔۔۔۔۔

تو میں انکل کو بھی منا لوں گا۔۔۔۔۔

لیکن پہلے تمہیں راضی ھونا ھو گا۔۔۔۔۔

اور مجھے یقین ھے کہ جب میں تم سے اپنی محبت کا اظہار کروں گا تو تم بھی مجھے اور میری محبت کو قبول کر لو گی۔۔۔۔۔۔

بس اب صبح تم سے بات کرنی ھے بس پھر تو تم میں

عوذان تین چار سلیپنگ پلز کھا کر بیڈ پر لیٹ کر ذینی سے بات کرتے ھوئے اور صبح کی پلینگ کرتے ھوئے ہی نیند کی وادی میں اتر گیا

جبکہ یہ تو وقت ہی بتانے والا کہ ذینی کا جواب کیا ھوتا ھے۔۔۔۔۔۔۔

🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹

عوذان اس وقت ذینی کی یونی کے باہر کھڑا اس کا ویٹ کر رھا تھا جب اسے ذینی باہر نکلتی ھوئی نظر آئی۔۔۔۔۔

جبکہ اس کے پیچھے کوئی اور بھی چلتا ھوا آ رہا تھا اور شاید ذینی سے کوئی بات بھی کر رھا تھا جبکہ ذینی تیزی سے چلتی ھوئی اس سے دور جا رہی تھی۔۔۔۔۔

مگر اچانک سے اس لڑکے نے ذینی کا ھاتھ پکڑ کر اسے روکا اور پھر اس کو غصے سے گھورنے لگا

۔۔۔۔۔

جبکہ عوذان کا تو یہ سین دیکھ کر ہی غصے سے برا حال ھونے لگا۔۔۔۔۔۔

تبھی عوذان خطرناک تیوروں کے ساتھ ذینی کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔۔۔

,تیری ہمت کیسے ھوئی ذینیہ کو ھاتھ لگانے کی

,کیا سوچ کر تو نے یہ حرکت کی

,کہ اس کی کوئی حفاظت کرنے والا نہیں ھے

,بک بھی کہ

کیا کہہ رھاھوں میں

عوذان تیزی سے چلتا ھوا ذینی اور ساجد کے پاس آیا اور پھر ایک جھٹکے سے ساجد کا گریبان اپنی مٹھی میں دبوچ کر غصے سے اس پر گرجا۔۔۔۔۔۔

جبکہ ذینی حیرانگی سے عوذان کی اس حرکت کو دیکھ رہی تھی کہ آخر اچانک سے عوذان کہاں سے آگیا۔۔۔۔۔۔

,اوبھائی کیا ھاں تو کہاں سے آگیا بیچ میں

,شرافت سے گریبان چھوڑ میرا

,لگتا ھے کہ تو مجھے جانتا نہیں ھے کہ میں کون ھوں

,اور کیا کر سکتا ھوں

,اور ویسے بھی یہ تیرا میٹر نہیں ھے کہ میں کسے ٹچ کروں اور کسے نہ کرو

,اس لئے تو دور رہ اس میٹر سے

,جب ذینی کو کوئی

!!!! تھڑا

ابھی ساجد بات کر ہی رھا کہ کہ عوذان نے زور سے ایک تھپڑ ساجد کے منہ پر مارا جس سے وہ زمین پر گرنے سے تو بچ گیا کیونکہ اس کا گریبان ابھی بھی عوذان کی گرفت میں تھا۔۔۔۔۔

مگر اس کے منہ سے فوراً خون نکلنا شروع ہو گیا۔۔۔۔

کیونکہ عوذان نے اتنی زور سے ہی تھپڑ مارا تھا اسے۔۔۔۔۔

,خبردار اگر تو نے اپنی اس گندی زبان سے ذینہ کا نام بھی لیا تو

,جان سے مار دوں گا میں تجھے

عوذان نے غصے کی وجہ سے ھورہی اپنی سرخ آنکھوں کو ساجد کے کمزور سے وجود پر گاڑ ھتے ھوئے حقارت سے کہا جبکہ ساجد نے خباثت سے ھنستے ھوئے عوذان کو دیکھا اور پھر اپنے ناک سے نکلنے والے خون کو ایک ھاتھ سے صاف کرتے ھوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔

,اچھا یار تو یہ پروبلم ھے

, تو بھی ذینی کو پسند کرتا ھے

, یار وہ چیز ہی ایسی ھے کہ کسی کی بھی نیت

ابھی ساجد نے اپنی بات مکمل بھی نہیں کی تھی کہ عوذان نے ایک اور تھپڑ ساجد کے منہ پر مار کر اسے چپ کروادیا۔۔۔۔۔

, منہ بند رکھ اپنا

, کہانا میں نے کہ تو اپنی گندی زبان سے ذینیہ کا نام نہیں لے گا

سمجھ نہیں آرہی تجھے میری بات

Urdu Novels Ghar

عوذان نے بولنے کے ساتھ ہی ایک زور دار مکا ساجد کے پیٹ میں مارا۔۔۔۔

جس سے ذینی جو کہ تب سے شو کڈ سی کھڑی تھی۔۔۔۔۔

فوراََ تیزی سے عوذان کی طرف آئی اور پھر اسے ساجد سے الگ کرنے کی کوشش کرنے لگی جبکہ عوذان مسلسل ساجد کو مارے جا رھا تھا اور ساجد خون سے لہولہان ھو رھا تھا۔۔۔۔

ذینی کا دماغ ویسے بھی ادھر گرد جمع ھونے والے رش سے خراب ھو رھا تھا جو کہ عوذان اور ساجد کی لڑائی کی وجہ سے اکٹھا ھو رھا تھا۔۔۔۔

اسی لئے بغیر کچھ سوچے سمجھے ذینی نے زور سے چیخ کر عوذان کا رخ اپنی طرف کیا اور پھر ایک کھینچ کر تھپڑ عوذان کے منہ پر مارا دیا۔۔۔۔۔

جس سے عوذان پر جو جنونیت طاری ھوئی ھوئی تھی وہ یک قدم سے ختم ھو گئی۔۔۔۔۔۔

تبھی حیرانگی سے اس نے ذینی کے سرخ چہرے کی طرف دیکھا اور پھر بغیر کچھ بولے تیزی سے اپنی گاڑی کی طرف چل پڑا۔۔۔۔۔۔

کیونکہ شبیر صاحب بھی اب ذینی کو لینے آ چکے تھے۔۔۔۔

مطلب ذینی اب سیف تھی۔۔۔۔۔

🌹🌹🌹🌹🌹🌹

آااہ

کیوں کیوں کیا تم نے ؟؟؟

کرچ !!!

کی آواز کے ساتھ اب عوذان کے کمرے میں موجود ڈریسنگ ٹیبل کا شیشہ ٹوٹا تھا جسے عوذان نے اپنے ھاتھ سے مکا مار کر توڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔

عوذان ذینی سے تھپڑ کھا کر سیدھا اپنے گھر ہی آیا تھا اور اب اپنے کمرے کی ہر چیز کو زمین بوس کرتے ہوئے چیخ چلا رھا تھا۔۔۔۔۔۔

مگر غصہ تھا کہ کم ھونے کا نام ہی نہیں لے رھا تھا اس وقت عوذان کی آنکھیں سرخ انگارا بنی ھوئی تھیں۔۔۔۔۔۔ جبکہ چہرے پر غصے کے علاوہ تکلیف کے بھی آثار واضح تھے۔۔۔۔۔۔

جو اس بات کا ثبوت تھے کہ عوذان کو ذینی کے اس عمل سے کتنی تکلیف ھورہی ھے۔۔۔۔۔۔

جبکہ ھاتھ سے مسلسل خون نکل کر زمین پر گر رھا تھا۔۔۔۔۔۔

مگر عوذان کو اس بات کا ھوش ہی کب تھا۔۔۔۔۔۔

پھر اسی طرح زخمی ھاتھ کے ساتھ عوذان ٹوٹے ھوئے کانچ (جو کہ تقریباً پورے کمرے میں پھیلا ھوا تھا) پر چلتے ہوئے اپنے بیڈ تک آیا اور پھر بیڈ کے پاس پڑی سائیڈ ٹیبل کے دراز میں سے میڈیسن نکالنے لگا

تاکہ وہ کھا کر خود کو ان تکلیف دہ سوچوں سے آزاد کر سکے

جو کہ اسے مینٹلی ٹارچر کر رہی تھیں

,کیوں کیوں کر رہی ھو یار ذینی تم میرے ساتھ یہ سب,

,کیوں نظر نہیں آتی تمہیں میری محبت

,ایسا کیا کروں کہ تم مجھے میری محبت کو سمجھو

,تھک گیا ھوں میں تمہاری یہ نفرت تمہاری یہ مجھ سے بیزاری برداشت کر کر کے

,اب اور ہمت نہیں ھے مجھ میں

عوذان میڈ سن نگل کر بیڈ پر گر سا گیا اور پھر ذینی کا تصور کرتے ھوئے اس سے بات کرنے لگا

جبکہ ایک آنسو آنکھ سے نکل کر اس کے بالوں میں جذب ھو گیا۔۔۔

اسے یہ بات اتنی تکلیف دے رہی تھی کہ ذینی نے سب کچھ جانتے ھوئے بھی کہ عوذان نے اسے ساجد جیسے آوارہ لڑکے سے بچایا ھے۔۔۔۔

پھر بھی ذینی نے عوذان کو تھپڑ مارا وہ بھی سب کے سامنے یعنی اب بھی ذینی نے اس ساجد کو عوذان پر فوقیت دی۔۔۔۔

مطلب عوذان ذینی کے نزدیک اتنا گیا گزرا ھے کہ وہ اس کے ہر عمل کو غلط ہی سمجھتی ھے۔۔۔۔

اور اسے چھوڑ کر باقی کسی کو بھی اہمیت سے نواز سکتی ھے۔۔۔۔۔۔

آخر ایسا بھی کیا کر دیا ھے عوذان نے کہ وہ اس سے اتنی نفرت کرتی ھے۔۔۔۔۔

,بس اب اور نہیں

,تمہیں اگر میری محبت نظر نہیں آتی تو اب میری ضد دیکھو ذینی

,ھونا تو تمہیں میرا ہی ھے

,اگر ایسے نہیں تو ویسے ہی سہی

عوذان کچھ سوچ کر کل صبح کی پلیننگ کرتے ھوئے نیند کی وادی میں اتر گیا۔۔۔۔۔۔

جبکہ جس کے بارے میں وہ اتنا سب کچھ سوچ رھا تھا۔۔۔۔۔

وہ عوذان کی فکر کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کیونکہ ساجد ایک بہت بڑے پولیٹیشن کا بیٹا تھا جو کہ کافی ٹائم سے ذینی سے فرینڈ شپ کرنا چاہتا تھا

۔۔۔۔۔

مگر ذینی اسے کوئی بھاؤ نہیں دے رہی تھی جو کہ اس کے لئے اس کی انسلٹ تھی اسی لئے کل غصے میں وہ ذینی کا ھاتھ پکڑنے کی گستاخی کر چکا تھا اور اس کا انجام بھی عوذان اسے بتا چکا تھا۔۔۔۔

مگر ذینی اب ناجانے کیوں یہ سوچ کر پریشان ھو رہی تھی کہ ساجد اب عوذان کو ضرور کوئی نقصان پہنچائے گا۔۔۔۔۔

اسے اس بات کا بھی گلٹ تھا کہ اس نے عوذان کو تھپڑ مارا حالانکہ عوذان تو اس کی ہیلپ ہی کر رھا تھا۔۔۔۔

لیکن تب حالات ہی ایسے تھے کہ ذینی انجانے میں عوذان پر ھاتھ اٹھا گئی۔۔۔۔

مگر ذینی نے اس سارے معاملے کا ذکر گھر میں کسی سے نہیں کیا تھا۔۔۔

جو کہ اس کی بہت بڑی غلطی تھی۔۔۔۔۔

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

,آپی آپی بات سنیں

ابھی ابھی ذینی شبیر صاحب کو آنے کا وقت بتا کر یونی کے اندر جانے والی تھی کہ اسے کسی کی آواز سنائی دی جو سن کر ذینی نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسے وہاں ایک چھوٹی سی بچی دیکھائی دی جو چہرے پر پریشانی کے تاثرات سجائے ذینی سے مخاطب تھی۔۔۔۔۔

,بچے آپ نے مجھے بلایا

ذینی نے اس بچی کے پاس جا کر اس سے پوچھا تو وہ تیزی سے اپنے سر کو ھاں میں ہلانے لگی۔۔۔۔۔۔

,آپی آپی وہ میری امی وہاں بے ھوش ھو گئ ھیں

,پلیز میری مدد کریں

,ایسا نہ ھو کہ انھیں کچھ ھو جائے

,پلیز آپی چلیں میرے ساتھ

Urdu Novels Ghar

ذینی کے پوچھنے کی دیر تھی وہ بچی جلدی جلدی ذینی کو سب کچھ بتا کر ذینی کے جواب کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔۔

جبکہ چہرے پر پریشانی ابھی بھی قائم تھی۔۔۔۔۔

ذینی نے افسوس سے اس بچی کو دیکھا اور پھر بغیر کچھ سوچے سمجھے اس بچی کے پیچھے چل پڑی

۔۔۔۔۔

اتنی سی بات بھی اس کے دماغ میں نہیں آئی کہ آخر وہ بچی ذینی سے ہی کیوں مدد مانگ رہی ھے جبکہ یہاں اور بھی بہت سے لوگ موجود تھے۔۔۔۔۔

اور ذینی تو تھی بھی ایک لڑکی اور سٹوڈینٹ تو وہ بھلا کیسے ہیلپ کرتی۔۔۔۔۔

مگر ذینی جذبات میں آکر ان باریکیوں پر غور ہی نہیں کر سکی اور اس بچی کی بتائی ہوئی جگہ کی طرف چل پڑی۔۔۔۔۔۔

💖💖💖💖💖💖💖💖

بچے کہاں پر ھیں آپ کی ماما ,

یہاں پر تو کوئی بھی نہیں ھے ,

کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ کی ماما ,

ذینی اس جگہ پہنچ کر ارد گرد دیکھنے کے بعد بولتی ھوئی مڑنے ہی لگی تھی کہ اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی۔۔۔۔۔۔

کسی نے اپنا ایک ھاتھ ذینی کے ایک کاندھے سے گزارتے ھوئے دوسرے کاندھے تک لانے کے بعد دوسرے ھاتھ سے ذینی کے منہ پر کلوروفارم سے بھرا ھوا رومال رکھ دیا۔۔۔۔

اور یہ سب اتنی جلدی ھوا کہ ذینی بغیر کوئی احتجاج کیے بے ھوش ھو کر عوذان کے بازوؤں میں جھول گئی۔۔۔۔

تو عوذان ہلکا سا مسکرا کر ذینی کو اپنی بانہوں میں اٹھائے گاڑی کی طرف چل پڑا۔۔۔۔

جبکہ اس بچی کو وہ اس کام کے پیسے پہلے ہی دے چکا تھا۔۔۔۔

کیونکہ عوذان کے نزدیک یہ سب کرنا بہت ضروری تھا کہ آخر زینی کو بھی تو سبق سیکھانالازمی تھا

۔۔۔۔

#💖💖💖💖💖💖💖💖💖

عوذان نے اپنے گھر کے آگے جب اچانک سے بریک لگائی۔۔۔تو زینی جو کہ عوذان کے ساتھ موجود فرنٹ سیٹ پر بے ھوش پڑی تھی۔۔۔۔۔

وہ لڑکھڑا کر عوذان کے کاندھے پر گر گئی۔۔۔۔جبکہ عوذان نے سر جھکا کر زینی کے چہرے کو دیکھا جو کہ بے ھوشی میں اسے کتنا معصوم لگ رہا تھا۔۔۔۔

پھر اسی طرح کچھ دیر تک زینی کو دیکھنے کے بعد عوذان نے زینی کو پکڑا اور پھر اسے سیٹ کی پشت کے ساتھ آرام سے بیٹھانے کے بعد خود تیزی سے گاڑی سے نیچے اترا اور دوسری سائیڈ پر آکر

گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔۔اور پھر ذینی کو اپنے بازوؤں میں اٹھا کر گھر میں داخل ھونے لگا۔۔۔۔۔

جبکہ اس کا رخ اپنے بیڈروم کی طرف تھا۔۔۔جہاں وہ لانا تو ذینی کو ہی چاہتا تھا۔۔۔۔مگر اپنی دلہن بنانے کے بعد۔۔۔۔۔

یوں اسے کڈنیپ کر کے لانے کا عوذان نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔۔۔۔

مگر ذینی کی خود سے برتی گئی بے زاری اور بے جا نفرت کے مد نظر عوذان ایسا کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔۔۔۔

کیونکہ ذینی کے رویے کی وجہ سے عوذان بھی اپنے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو کر جذبات میں آ کر یہ فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔

جو کہ وہ کبھی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

عوذان اسی طرح ذینی کو اٹھائے ھوئے سیڑھیاں چڑھ کر اپنے بیڈروم کی طرف آیا اور پھر ایک ٹانگ سے دروازے کو ٹھوکر مار کر دروازہ کھولنے کے بعد آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ذینی کو اپنے بیڈ پر لیٹا کر خود اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

اور دیوانہ وار ذینی کو دیکھتے ھوئے اپنی آنکھوں کے ذریعے اسے دل میں اتارنے لگا۔۔۔۔۔۔

بری بڑی کالی آنکھیں (جن پر گھنی پلکوں کا سایہ تھا) وہ اس وقت بند پڑی تھیں۔۔۔۔

گندمی سی رنگت جو اس کے چہرے کو ایک الگ سی کشش بخشتی تھی۔۔۔۔۔

باریک ھونٹ۔۔۔۔ تیکھی ناک۔۔۔۔۔اور نازک سا وجود

لیکن یہ لڑکی عوذان کے لیے کیا تھی یہ بات وہ شاید سمجھا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔

اسی لئے تو وہ عوذان کو یوں دھتکارتی تھی۔۔۔۔۔

مگر عوذان پھر بھی اس سے نفرت نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔بلکہ ذینی کو پانے کی خواہش اب عوذان کا جنون بن چکی تھی۔۔۔۔۔

ناجانے کتنی ہی دیر تک وہ یوں ہی ذینی کو دیکھتا رہا مگر دل تھا کہ بھرنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

عوذان بس اس بات سے خوش تھا کہ ذینی اس کے پاس اس کے بیڈ روم میں موجود ھے-----

اسے اس بات سے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا کہ وہ کس طرح ذینی کو یہاں لایا ھے-----

یا پھر ابھی وہ یہ سب سوچنا ہی نہیں چاہتا تھا کیونکہ ابھی تو وہ اپنی خوشی انجوائے کر رہا تھا کہ ذینی اس کے سامنے بیڈ پر لیٹی ھوئی ھے-----

یعنی وہ بغیر کسی روک ٹوک کے ذینی کو جی بھر کر دیکھ سکتا ھے-----

اسے چھو سکتا ھے----

اس کے احساس کو محسوس کر سکتا ھے-----

وہ صرف اس کی ھے جو ہمیشہ اس کے پاس رھے گی----

یہ سوچ ہی عوذان کو دوبارہ جینے کا مقصد دے رہی تھی-----

عوذان اسی طرح بیٹھے ہوئے اپنے ھاتھوں سے ذینی کا ھاتھ پکڑ کر اسے محسوس کرنے لگا کہ یہ کوئی خواب نہیں ھے۔۔۔۔

ذینی سچ میں اس کے سامنے موجود ھے۔۔۔ جبکہ ذینی اب تھوڑی ھوش میں آنے لگی تھی۔۔۔۔

کیونکہ عوذان نے ذینی کو کلوروفارم کا زیادہ ڈوز نہیں دیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ خود چاہتا تھا کہ ذینی جلدی ھوش میں آجائے۔۔۔۔۔

اور پھر عوذان ذینی سے اپنے کھرے جذبات بیان کر سکے

اور اسے اس بات کا یقین تھا کہ وہ ذینی کو شادی کے لئے راضی کر لے گا۔۔۔۔

ذینی نے ھوش میں آنے کے بعد جب ہلکی سی آنکھیں کھول کر دیکھا تو اسے عوذان اپنے قریب بیٹھا ھوا نظر آیا۔۔۔۔۔

کچھ دیر تک تو ذینی بے تاثر چہرے کے ساتھ عوذان کو اسی طرح دیکھتی رہی کیونکہ ابھی وہ مکمل اپنے حواسوں میں نہیں لوٹی تھی۔۔۔۔۔ جبکہ ذینی کو یوں خود کو دیکھنے پر عوذان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔۔

اور پھر اسی طرح مسکراتے ہوئے عوذان نے ذینی کے ھاتھوں کو اپنے لبوں سے چھوا جس سے ذینی کے حواس فوراً بیدار ھو گئے۔۔۔۔۔۔

اور پھر ذینی نے آنکھیں پھاڑ کر عوذان کو دیکھا جس سے وہ سارے سین (کہ کس طرح عوذان ذینی کو کڈنیپ کر کے لایا ھے) کسی فلم کی طرح ذینی کے دماغ میں گھومے۔۔۔۔۔۔

جس سے اس نے ایک سیکنڈ میں عوذان کی گرفت سے اپنے ھاتھ نکالے اور پھر ایک کھینچ کر تھپڑ عوذان کے چہرے پر مارا۔۔۔۔۔

جبکہ عوذان جو ابھی اس شاک سے ہی باہر نہیں نکلا تھا۔۔۔ کہ ذینی نے کس بے دردی سے عوذان کے ھاتھوں سے اپنے ھاتھ نکالے ھیں۔۔۔۔۔

یوں اچانک ذینی کے ھاتھ سے تھپڑ کھانے کے بعد عوذان کچھ دیر تک تو شوکڈ سا بیٹھا رہ گیا

۔۔۔۔۔

جبکہ ذینی نے جلدی سے اپنی چادر سیٹ کی اور پھر بیڈ سے نیچے اتر کر عوذان کو گھورنے لگی

, مجھے یہ تو پتہ تھا کہ تم گنڈے اور لوفر قسم کے انسان ھو

, مگر تم اتنا گر جاؤ گے یہ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی

, ارے کچھ تو خیال کر لیتے کہ ماما اور بابا کتنا اٹیچ ھو گئے ھیں تمہارے ساتھ

, لیکن نہیں تم لوگوں میں جذبات یا ضمیر ھوتا ہی کب ھے

, جو اس بات پر دھیان دیتے

, کیا سوچ کر ھاں

, کیا سوچ کر تم نے مجھے کڈنیپ کیا کہ تم اس طرح مجھ سے اپنی ھوس پوری کر لو گے

ذینی نے چیختے ھوئے نفرت سے عوذان سے کہا جبکہ عوذان جو شوکڈ سا بیٹھا تھا۔۔۔اچانک ذینی کی بات سن کر واپس ھوش میں آیا اور پھر نظریں اٹھا کر ذینی کی طرف دیکھا جو کہ سرخ چہرے کے ساتھ اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔۔

,ھاں

,سہی کہہ رہی ھوں نا میں

,یہی چاہتے ھونا تم

ذینی نے جب عوذان کو یوں خود کو دیکھتے ھوئے پایا تو غصے سے بولی۔۔۔۔۔

جبکہ عوذان جس کی آنکھیں اس وقت غصے سے سرخ انگارا ھورہی تھیں۔۔۔۔۔۔

وہ تیزی سے اٹھ کر ذینی کے قریب گیا اور پھر ایک ھاتھ سے ذینی کے دونوں ھاتھوں کو دبوچنے کے بعد ایک ھاتھ پیچھے سے اس کی گردن میں ڈال کر اسے خود کے قریب کیا۔۔۔۔۔

جبکہ اس اچانک حملے پر ذینی حواس باختہ سی عوذان کی سرخ آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

,ہوس ہوس پوری کرنا چاہتا ھوں میں تمہارے ساتھ

,ھاں

,کیا سوچ کر تم نے یہ بکواس کی

عوذان ذینی کی آنکھوں میں اپنی سرخ نظریں گاڑھتے ھوئے اس پر چیخا۔۔۔۔۔

جبکہ ذینی کو اب واقع میں اپنی کہی بات پر پچھتاوا ھو رھا تھا۔۔۔۔۔

کیونکہ عوذان کا غصہ دیکھ کر اسے سچ میں عوذان سے خوف آ رھا تھا۔۔۔۔۔ مگر وہ اسے عوذان پر ظاہر نہیں کرنا چاہیے تھی۔۔۔۔۔اسی لئے بہادری سے عوذان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسلسل اپنے ھاتھوں کو عوذان کے ھاتھ سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اگر ہوس پوری کرنی ھوتی نا تو کب کی کر چکا ھوتا,یوں دو دفعہ تم سے تھپڑ نہ کھاتا۔۔۔۔

محبت اور ہوس میں فرق کرنے کے لئے یہ ہی کافی ھے کہ تم اب تک سہی سلامت ھو۔۔۔۔۔۔

لیکن شاید تمہیں بتانا ہی پڑے گا کہ ہوس ھوتی کیا ھے۔۔۔۔۔

عوذان نے دانت پیستے ہوئے ذینی کی وحشت زدہ آنکھوں میں اپنی سرخ آنکھیں گاڑتے ھوئے کہا۔۔۔اور پھر ذینی کے ھاتھوں کو چھوڑتے ھوئے کھینچ کر اس کی چادر اتار کر دور پھینک دی ۔۔۔۔۔جبکہ ذینی کو ایسے لگا جیسے وہ ابھی ھارٹ اٹیک سے مر جائے گی۔۔۔۔۔۔

کیوں کہ اب اسے عوذان کی آنکھوں میں اپنے لئے جو عزت یا احترام نظر آتا تھا۔۔۔۔ جسے ذینی دیکھ کر بھی نظر انداز کر دیتی تھی۔۔۔۔ وہ سب کچھ اب کہیں بھی نہیں تھا بلکہ اس کی جگہ اب غصے اور آنا نے لے لی تھی۔۔۔۔۔

, تمہیں میری پاکیزہ محبت تو نظر آئ نہیں

, تو پھر اب میری ہوس دیکھ لو

عوذان نے بولنے کے ساتھ ہی ذینی کو اس کے بالوں سے پکڑتے ھوۓ بیڈ تک لانا چاہا جبکہ ذینی عوذان کا ارادہ بھاپنتے ھوۓ تیزی سے اپنے ھاتھوں کا استعمال کرتے ھوۓ عوذان کے ھاتھوں کو اپنے بالوں سے ہٹانے کی کوشش کنے لگی۔۔۔۔

مگر عوذان کی پکڑ بہت مضبوط تھی۔۔۔۔ تبھی ذینی خود کو عوذان سے آزاد نہیں کروا پا رہی تھی۔۔۔۔

پھر آخر کار ذینی نے اپنے ناخنوں کو عوذان کے ھاتھ پر گاڑھ دیا جس سے عوذان نے ہلکی سی کراہ کے ساتھ ذینی کے بالوں کو چھوڑ دیا۔۔۔۔۔

جبکہ ذینی کو اور کس بات کا انتظار تھا تبھی بھاگ کر دروازے کے پاس گئ۔۔۔۔ تا کہ یہاں سے بھاگ سکے۔۔۔ جبکہ اس سے پہلے کے وہ دروازہ کھولتی عوذان تیزی سے ذینی کی طرف بڑھا اور پھر ذینی کی کمر میں ھاتھ ڈال کر تقریباً اسے اٹھاتے ھوئے بیڈ تک لایا اور پھر اسے بیڈ پر پٹخ کر خود جلدی سے ذینی کے دونوں ھاتھوں کو دبوچ کر ہلکا سا اس پر جھکا۔۔۔۔

جبکہ ذینی نے اب تقریباً ڈر سے رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔

تبھی مضبوطی سے آنکھیں بند کیے۔۔۔۔

کانپتے ہوئے ھونٹوں سے عوذان کو بلانے لگی۔۔۔۔

, عو۔۔۔۔۔عوذان پ۔۔۔۔پلیز

ی۔۔۔۔یوللو می رایٹ,

پلیز ڈونٹ ڈو دس,

پلیززززعوذان,

ذینی نے کہنے کے ساتھ ہی زور زور سے رونا شروع کر دیا۔۔۔ جبکہ عوذان جو غصے میں وہ سب کرنے والا تھا۔۔۔ جس کا اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔۔۔۔

مگر اب ذینی کو یوں روتا ھوا دیکھ کر وہ اچانک سے واپس ھوش میں آیا اور پھر کچھ دیر تک ذینی کو یوں روتا ھوا دیکھنے کے بعد اٹھ کر تیزی سے ذینی سے الگ ھوا۔۔۔ اور پھر اپنی سائیڈ ٹیبل کی دراز سے میڈیسن نکالنے لگا۔۔۔ جو کہ دماغ کو سن کرنے والی تھیں۔۔۔۔

جبکہ ذینی عوذان کے خود سے دور ھونے پر آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

جو سائیڈ ٹیبل کے دراز میں کچھ تلاش کر رھا تھا۔۔۔ مگر اسے وہ چیز مل نہیں رہی تھی۔۔۔۔

مگر ذینی کو اس بات سے کوئی لینا دینا تھا بھی نہیں۔۔۔ تبھی جلدی سے اٹھ کر ذینی نے اپنی چادر اٹھائی اور پھر اسے اچھے سے خود سے لپیٹنے کے بعد تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔۔ جبکہ عوذان نے ھاتھ بڑھا کر ذینی کی بازو کو پکڑ کر اسے جانے سے روکا۔۔۔۔

, آئی ایم سوری ذینی

, میں یہ سب کرنا نہیں چاہتا تھا

لیکن پھر وہی تمہیں کھونے کا ڈر میرے حواسوں پر سوار ھو جاتا ھے ,

تمہیں سمجھ کیوں نہیں آرہی ذینی یار ,

محبت کرتا ھوں تم سے ,

وہ بھی جنون کی حد تک ,

تو کیسے تمہیں کسی اور کا ھونے دوں,

تم صرف میری ھو ذینی ,

اور صرف میری ہی رھو گی,

عوذان اب پھر سے غصے میں آکر ذینی کے کاندھوں کو دبوچ کر اس پر چیخا پڑا جبکہ عوذان کے اس انداز پر ذینی کی آنکھوں میں پھر سے آنسو آنے لگے۔۔۔۔اور پھر ذینی کو روتا ھوا دیکھ کر عوذان نے تڑپ کر ذینی کو چھوڑا اور پھر خود کچھ فاصلے پر جا کر کھڑا ھو گیا۔۔۔۔۔۔

تتم سمجھوں نا مجھے یار ,

نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر ,

, تمہیں پانا میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش ہے اور میں یہ خواہش پوری کرنا چاہتا ہوں ذینی

, تم جیسا کہو گی میں ویسا ھو جاؤں گا

, تم جو بولو گی میں ویسے کروں گا

,بس تم میری ھو جاؤ

عوذان کتنی تکلیف میں ھو گا اس بات کا اندازہ اس کی آواز میں موجود ہلکی سی نمی سے لگایا جا سکتا تھا۔۔۔

, کیونکہ مرد صرف تب روتا ھے جب واقع میں وہ درد کی انتہا پر پہنچ چکا ھو

اور یہ تکلیف اب عوذان بھی محسوس کر رہا تھا کہ کہیں وہ ذینی کو کھو نہ دے۔۔۔۔

جبکہ ذینی آج سہی معنوں میں عوذان سے خوفزدہ ہو رہی تھی تبھی عوذان سے دور کھڑی ھو کر دیوار سے چپکے مکمل کانپ رہی تھی۔۔۔۔

کیونکہ عوذان اس وقت اسے واقع اپنے ھوش و حواس میں نہیں لگ رہا تھا تبھی ذینی عوذان سے ڈر رہی تھی کہ کہیں وہ ذینی کے ساتھ کچھ غلط نہ کر دے۔۔۔۔۔

کیونکہ ابھی اس بات کا ثبوت عوذان اسے دے چکا تھا۔۔۔تو اگر وہ ایک بار ایسا کرنے کی کوشش کر سکتا ھے تو دوسری بار کیوں نہیں۔۔۔۔۔

یہی بات ذینی کو خوفزدہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

شاید یہ اس میڈیسن کا ہی اثر تھا کہ عوذان کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر ذینی کو کڈنیپ کر کے اپنے دل کا حال بیان کر رھا تھا یا واقع میں ذینی کو پانے کا جنون اس کے سر پر اس قدر سوار ھو چکا تھا کہ وہ کچھ سمجھنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔

مگر ذینی کو اتنا تو اندازہ ھو ہی گیا تھا کہ عوذان واقع میں اس سے محبت کرتا ھے۔۔۔۔۔

تبھی ذینی بغیر کوئی جواب دیے بس عوذان کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ عوذان اب خاموش سر جھکائے مجرموں کی طرح کھڑا تھا۔۔۔۔۔

پھر کچھ دیر بعد عوذان نے نظریں اٹھا کر ذینی کو دیکھا جو اسے ہی دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

, باہر آ جاؤ

, تمہیں گھر چھوڑ دوں

, انکل آنٹی فکر مند نہ ھونے لگیں

عوذان نے کمرے سے باہر نکلتے ھوئے ذینی کو باہر آنے کا کہا اور پھر تیزی سے سیڑھیاں اتر گیا

جبکہ ذینی بھی چپ چاپ عوذان کے پیچھے چل پڑی۔۔۔۔۔

اب آخر اور کوئی چارہ بھی تو نہیں تھا اس کے پاس۔۔۔۔۔

گاڑی میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کیونکہ عوذان تو اپنے عمل پر شرمندہ ہی اتنا تھا کہ اس نے دوبارہ ذینی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

تو بات تو کیا کرنی تھی اس نے ذینی کے ساتھ۔۔۔۔۔۔

جبکہ ذینی عوذان سے ڈرہی اتنا گئی تھی کہ بس نظریں جھکا کر اپنے گھر آنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کچھ دیر تک اور ڈرائیور کرنے کے بعد عوذان نے یک دم بریک لگائی تو ذینی نے اچانک اپنی جھکی ہوئی نظروں کو اٹھا کر عوذان کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

جو ابھی بھی سامنے دیکھ رہا تھا یعنی پھر ذینی سے نظریں چرا رہا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ ذینی نے پہلے کھڑکی سے باہر اپنے گھر کو دیکھا اور پھر ایک آخری نظر عوذان کے شرمندہ سے چہرے پر ڈال کر چپ چاپ گاڑی کھول کر باہر نکل گئی۔۔۔۔۔۔

جبکہ ذینی کے باہر نکلنے کی دیر تھی عوذان نے فوراً گاڑی سٹارٹ کی اور فل سپیڈ میں بھگانے لگا۔۔۔۔۔

جسے دیکھ کر ذینی کے دل سے اچانک عوذان کی خیریت کی دعا نکلی کہ کہیں اتنی سپیڈ سے ڈرائیور کرنے پر اس کا ایکسیڈنٹ ہی نہ ہو جائے۔۔۔۔۔

مگر ضروری تو نہیں کہ ہر دعا قبول ہو جائے۔۔۔۔۔

اس کے بعد ذینی نے خود کو ایک نظر اچھے سے دیکھا اور پھر اپنی چادر ٹھیک کرتی ھوئی گھر میں داخل ھوگئی۔۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ گھر میں کسی کو بھی یہ شک ھو کہ آج عوذان اسے کڈنیپ کر کے کیا کرنے والا تھا۔۔۔۔

💖💖💖💖💖💖💖💖

میں کیسے ذینی کے ساتھ ایسے کر سکتا ھوں؟؟؟

میں تو محبت کرتا ھوں اس سے پھر,

پھر کیسے ؟؟؟

کیوں کیا میں نے وہ سب؟؟؟

اپنی ذینی کے ساتھ,

عوذان فاسٹ ڈرائیو کرتے ہوئے مسلسل خود کو اپنے کیے پر قوس رھا تھا۔۔۔

مگر گلٹ تھا کہ بجائے کم ھونے کہ مزید بڑھے جا رھا تھا۔۔۔۔

آخر یہ کوئی چھوٹی سی بات تو نہیں تھی۔۔۔اگر واقعی ہی آج عوذان ذینی کے ساتھ کچھ غلط کر جاتا تو کیا ھوتا ذینی کا یا شبیر صاحب کی عزت کا۔۔۔۔

آئی ایم سوری یار,

پتہ نہیں کیسے میں,

اب تو تم اور بھی نفرت کرنے لگ گئی ھو گی مجھ سے,

جبکہ میں تمہارے دل میں اپنی محبت ڈالنا چاہتا تھا,

شٹ شٹ شٹ !!!

عوذان نے بولنے کے ساتھ ہی زور سے سٹیر نگ پر اپنا دائیاں ھاتھ مارا۔۔۔۔

جس سے اس کے ھاتھ میں شدید درد کی لہر اٹھی۔۔۔کیونکہ کل اسی ھاتھ سے اس نے ڈریسنگ ٹیبل کا شیشہ توڑا تھا۔۔۔۔

اور صبح ہی اس نے اپنے ھاتھ کی پٹی کروائی تھی۔۔۔۔۔

مگر اب پھر عوذان کے اس طرح سٹیرنگ کو مارنے سے اس کے ھاتھ سے خون بہنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

جو سفید پٹی کو سرخ کر رھا تھا مگر عوذان کو اس بات کی پرواہ ہی کب تھی۔۔۔۔۔

,کیسے کر دیا میں نے یہ سب تمہارے ساتھ ذینی

,خود کو کتنا گرا دیا تمہاری نظروں میں

,کیوں عوذان کیوں کیا تم نے

,تم اتنے جانور تو کبھی بھی نہیں تھے

تمہیں تو محبت ھے ذینی سے تو پھر کیسے اپنی محبت

شٹ!!!

عوذان نے اب بولنے کے ساتھ ہی اپنے دائیں ھاتھ کا مکا گاڑی کے ڈیش بورڈ پر مارا۔۔۔۔۔

اور پھر بائیں ھاتھ سے اپنی پیشانی مسلنے لگا۔۔۔۔۔

اگر آج ذینی مجھے نہ روکتی تو میں کتنا گر گیا تھا۔۔۔۔

,تم قابل نہیں ھو ذینی کے

,نہیں ھو تم قابل اس کے

عوذان نے زور سے چیختے ھوئے بائیں طرف ٹرن لیا کہ ایک ٹرک اچانک سے عوذان کی گاڑی کے سامنے آ گیا۔۔۔۔۔

جبکہ عوذان تھا بھی فل سپیڈ میں جس کی وجہ سے وہ بچ بچاؤ کرنے کے باوجود بھی ٹرک سے تو بچ گیا مگر سامنے سے آرہی گاڑی سے ٹکرا گیا۔۔۔۔۔

جس سے عوذان کا بہت بری طرح ایکسیڈنٹ ھو گیا۔۔۔۔۔ جبکہ دوسری گاڑی میں موجود شخص کو کوئی نقصان نہیں ہوا تھا صرف ہلکی پھلکی سی چوٹیں آئی تھیں۔۔۔۔۔

تو وہ شخص فوراً دوبارہ سے اپنی گاڑی سٹارٹ کر کے ھوسپیٹل کی طرف جانے لگا۔۔۔۔۔ جبکہ عوذان کو دیکھنے کی اس نے کوئی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔۔۔۔

مگر اب آہستہ آہستہ ارد گرد لوگوں کا رش جمع ھونے لگا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ عوذان شدید زخمی ھونے کے باوجود بھی اپنے موبائل نکال کر عاطف کو کال کرنے لگا کیونکہ بقول عوذان کے اب اسے اپنی مدد آپ ہی کرنی تھی۔۔۔۔۔

مگر اس سے پہلے کہ عاطف کال پک کرتا عوذان بے ھوش ھو چکا تھا۔۔۔۔ کیونکہ اس کے سر پر بہت شدید چوٹیں آئی تھیں اور سبھی چوٹوں سے خون بہت تیزی سے بہہ رہا تھا۔۔۔۔ تبھی وہ بے ھوش ھو چکا تھا۔۔۔۔ جبکہ عاطف اس کی کال اٹینڈ کر کے کب سے اسے بلا رہا تھا۔۔۔۔

جب ایک شخص تیزی سے عوذان کی گاڑی کے پاس آیا جو اسی سڑک سے گزر رہا تھا کہ عوذان کی گاڑی کا ایکسڈنٹ ھوا دیکھ کر فوراً مدد کی غرض سے یہاں آ گیا تھا۔۔۔۔۔

اور پھر وہ شخص عوذان کی گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے باہر نکالنے لگا کہ اچانک اسے عوذان کے موبائل سے کسی کے بولنے کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

تو اس شخص نے تیزی سے عوذان کے موبائل کو اٹھا کر عاطف کو عوذان کے ایکسڈنٹ کا بتا کر اسے ھوسپیٹل کا نام بھی بتایا اور پھر کال کاٹ دی اور پھر تیزی سے عوذان کو کچھ لوگوں کی مدد سے اپنی گاڑی میں ڈال کر ھوسپیٹل لے گیا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

💔💔💔💔💔💔💔💔

,بھائی کہاں ھیں آپ

عاطف اگلے آدھے گھنٹے میں اس شخص کے بتائے گئے ھوسپیٹل میں موجود تھااور اب ھوسپیٹل میں چلتے ھوئے دوبارہ سے عوذان کو کال کرکے اس شخص سے بات کر رھا تھا۔۔۔۔

,میں آجائیں ICU آپ

,آپ کے بھائی وہیں موجود ھیں

,ان کا آپریشن ھورھا تھا

کا ICU اس شخص نے اتنا کہہ کر کال کاٹ دی جبکہ عاطف پاس سے گزررھے وارڈ بوئے سے راستہ پوچھ کر اندھا دھند بھاگنے لگا۔۔۔۔

آ۔۔۔اپ ھیں وہ انسان ج۔۔۔ جنھوں نے بھائی

عاطف نے ICU کے باہر کھڑے ویل ڈرس شخص کو دیکھ کر پھولی ھوئی سانسوں کے ساتھ کہا۔۔۔۔

جبکہ اس شخص نے غور سے عاطف کو دیکھا اور پھر ہلکے سے ھاں میں سر ہلا کر عاطف کو بینچ پر بیٹھا دیا۔۔۔۔

اور پھر اسے عوذان کے ایکسڈنٹ کے بارے میں بتانے لگا۔۔۔

,ان کا ابھی آپریشن چل رھا ھے

,بہت زیادہ خون بہہ چکا ھے ان کا

,ابھی ڈاکٹرز کو خون کا انتظام کر کے دیا ھے

,لیکن آپ دعا کریں اللہ سے

,سب انشاللہ بہتر ھو گا

اس شخص نے عاطف کو تسلی دی۔۔۔۔

جبکہ عاطف کی آنکھیں اب آنسوؤں سے بھرنے لگیں۔۔۔۔

کیونکہ اپنے ابو کو کھونے کے بعد اس کے پاس ایک واحد رشتہ عوذان کا ہی تھا اور وہ اب اسے نہیں کھو سکتا تھا۔۔۔۔۔

تبھی وہ آج ایک غیر شخص کے سامنے رونے لگ گیا تھا۔۔۔۔۔

,میں ابھی آتا ھوں

عاطف آنکھیں صاف کر کے بولا اور پھر مسجد کی طرف چل پڑا۔۔۔۔۔

جبکہ وہ شخص وہیں بیٹھ کر ڈاکٹر کے باہر نکلنے کا ویٹ کرنے لگا۔۔۔۔

💖💖💖💖💖💖💖💖

عاطف جب مسجد سے واپس آیا تو ڈاکٹر اس انجان شخص سے کوئی بات کر رھے تھے۔۔۔۔ مگر وہ شخص حیرانگی سے بس ڈاکٹر کی بات سنے جارھا تھا لیکن کوئی جواب نہیں دے رھا تھا۔۔۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

جبکہ عاطف ڈاکٹر کو باہر دیکھتے ہی بھاگتا ھوا ان تک پہنچا تا کہ عوذان کے بارے میں پوچھ سکے۔۔۔۔۔

ڈ۔۔۔۔۔ڈاکٹر بھائی

عاطف صرف اتنا بول تک چپ کر گیا جبکہ ڈاکٹر نے سنجیدہ نظروں سے عاطف کو دیکھا اور پھر اسی لہجے میں بولے۔۔۔۔۔

آپ مریض کے بھائی ھیں کیا؟؟؟

ڈاکٹر کے اچانک سوال پر عاطف نے زور زور سے سر ھاں میں ہلایا۔۔۔۔

جبکہ ڈاکٹر کا چہرہ ابھی بھی سنجیدہ ہی تھا۔۔۔۔۔

آپ جانتے ھیں کہ آپ کے بھائی نشہ آور ادویات استعمال کر رہے ھیں۔۔۔۔۔

جبکہ یہ سب جانتے ہوئے بھی کہ ان کی دماغی حالت انھیں اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ڈاکٹر نے سرد لہجے میں عاطف کو عوذان کے میڈیسن لینے کی بات بتائی جبکہ عاطف یہ حقیقت سن کر ہی شوکڈ ہو گیا کہ عوذان اس کے ساتھ کیے وعدہ کو توڑ کر نشہ آور ادویات کا استعمال کر رہا ھے۔۔۔۔۔

حالانکہ کچھ ماہ پہلے جب عوذان کی حالت میڈیسن کے استعمال سے بگڑی تھی تب عاطف عوذان سے بہت ناراض ہو گیا تھا اور ہمیشہ کے لئے اسے چھوڑ کر جا رہا تھا۔۔۔تب عوذان نے عاطف کو مناتے ھوئے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ دوبارہ کبھی ان کا استعمال نہیں کرے گا۔۔۔۔

تو پھر اب کیوں وہ اپنا وعدہ بھول چکا تھا یہی بات عاطف کو تکلیف دے رہی تھی۔۔۔۔۔

تبھی وہ گہری سوچ میں مبتلا ہو کر بغیر کچھ بولے بس ڈاکٹر کے چہرے کو دیکھے جا رھا تھا جو کچھ اور بھی بول رہے تھے۔۔۔۔۔۔

پہلے بھی ان کی کنڈیشن ان ادویات کی وجہ سے خراب ھو چکی ھے۔۔۔۔

آئی ایم رائٹ

ڈاکٹر نے جواب طلب نظروں سے عاطف کے سنجیدہ چہرے کو دیکھا جبکہ عاطف نے کوئی رسپانس نہیں دیا۔۔۔۔

مگر ڈاکٹر صاحب پھر بھی نان سٹاپ بولے ہی جارھے تھے نا جانے کتنا غصہ بھرا ھوا تھا ان کے اندر جو ختم ھونے کا نام ہی نہیں لے رھا تھا۔۔۔۔۔۔

مجھے تو اس بات پر حیرانگی ھو رہی ھے کہ اتنی ہیوی ڈوز لینے کے باوجود بھی آپ کے بھائی زندہ کیسے ھیں۔۔۔۔۔۔

اگر مجھے پتہ ھوتا اس بات کا تو میں نے کبھی آپ کے بھائی کا کیس ہینڈل ہی نہیں کرنا تھا۔۔۔۔۔

کیونکہ یہ ایک پولیس کیس ھے۔۔۔۔۔

اور ساتھ ہمارے ھوسپیٹل کی ریپوٹیشن کا بھی سوال ھے۔۔۔۔۔

اس لیے برائے مہربانی آپ کے بھائی کو جیسے ہی ھوش آئے آپ ان کو یہاں سے لے جائیں۔۔۔۔۔۔

یہ آپ کے اور ہمارے دونوں کے لئے بہتر ھے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر صاحب نے کڑے تیوروں کے ساتھ عاطف سے کہا اور پھر وہاں سے چلے گئے جبکہ عاطف اس بات سے تھوڑا ریلیکس ھو گیا کہ عوذان اب خطرے سے باہر ھے۔۔۔۔۔۔

لیکن اسے عوذان کی یہ حرکت بہت تکلیف دے رہی تھی۔۔۔۔اور وہ یہ سوچ چکا تھا کہ وہ عوذان سے اس بات کا جواب ضرور مانگے گا۔۔۔۔۔

کہ آخر ایسی کیا وجہ تھی کہ عوذان اس سے کیا وعدہ توڑ کر یوں خود کو موت کے منہ میں دھکیل رھا تھا۔۔۔۔۔

ابھی عاطف خاموشی سے کھڑا یہی سب سوچ رھا تھا۔۔۔۔جب وہ انجان شخص چلتا ھوا عاطف تک آیا اور پھر اسے تسلی دے کر اور اپنا نمبر بتا کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

جبکہ عاطف اپنی سوچوں میں اس قدر گم تھا کہ کسی بات پر دھیان ہی نہ دے سکا۔۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ذینی جب سے گھر واپس آئی تھی۔۔۔۔

تب سے ایک عجیب سی بے چینی وہ اپنے اندر محسوس کر رہی تھی جو ہر گزرتے لمحے بڑھتی جارہی تھی۔۔۔۔۔

اور اب تو کچھ دیر سے اس کا دل بھی بہت گھبرا رھا تھا جیسے کچھ بہت غلط ھو گیا ھو یا ھونے والا ھو

۔۔۔۔۔۔

رہ رہ کر اس کے دماغ میں عوذان کا خیال آ رھا تھا۔۔۔۔

حالانکہ وہ تو کبھی اس کا نام سننا بھی پسند نہیں کرتی تھی لیکن اب وہی شخص اس کے دماغ پر قابض ھو رھا تھا۔۔۔۔۔

کیا ھو رھا ھے مجھے میں کیوں عوذان کے بارے میں اتنا سوچ رہی ھوں؟؟؟

ذینی نے کروٹ بدل کر خود کو عوذان کے بارے میں سوچنے پر کوسا مگر دل تھا کہ آج کچھ بھی ماننے سے انکار کر رھا تھا۔۔۔۔۔

, مت سوچو ذینی عوذان کے بارے میں

,وہ بہت برا انسان ھے

,وہ آج کیا کچھ نہیں کرنے والا تھا میرے ساتھ

,اور اگر آج وہ خدانخواستہ میرے ساتھ ایسا کچھ

,اللہ نہ کریں کبھی ایسا کچھ ھو

ذینی بولنے کے ساتھ ہی اچانک سے اٹھ کر بیٹھ گئ اور پھر اپنے زور سے دھڑکتے دل پر ھاتھ تک کر اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

,نہیں نہیں عوذان وہ ایسا کچھ نہیں کرتا

,تو محبت کرتا ھے مجھ سے

,میں نے

,میں نے خود محسوس کی ھے اس کی محبت

,اس کی تڑپ

,اس کی باتیں اس کا درد

,سب کچھ تو رئیل تھا

اور اس کی آنکھوں میں جو آنسو تھے وہ بھی تو رئیل تھے۔۔۔۔۔۔

کبھی کوئی مرد تبھی اتنا دکھی ھوتا ھے کہ وہ رونے لگ جائے جب واقعی میں وہ درد کی اتنا کو چھو رھا ھو۔۔۔۔۔

یعنی عوذان سچ میں مجھ سے محبت

زینی خود ہی بات کر کے خود کی ہی نفی کر رہی تھی۔۔۔۔

اس وقت وہ ہر پہلو پر غور کر رہی تھی اور ان سب باتوں پر غور کر کے وہ اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ عوذان اس سے واقعی میں سچی محبت کر تا ھے۔۔۔۔۔

لیکن اگر وہ مجھ سے اتنی ہی محبت کر تا ھے تو بابا سے رشتے کی بات کیوں نہیں کر رھا۔۔۔۔۔

زینی بیڈ پر پڑا کشن اٹھا کر اپنی گود میں رکھ کر منہ بناتے ہوئے کہا اس وقت وہ پھر سے کشمکش میں مبتلا ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

,کیا پتہ وہ پہلے میری مرضی جاننا چاہتا ہو

,ھاں یہ بات ھو گی

, تو کیا میں عوذان کو قبول کر لوں

, اور نہیں تو کیا اب آخر اتنا کچھ ھونے کے بعد بھی بھلا عوذان کی محبت پر میں شک کر سکتی ھوں

اور

اس سے پہلے کہ ذینی مزید خود سے کوئی بات کرتی کہ دروازے پر ھونے والی دستک سے وہ اپنی سوچوں سے باہر آئی

کون ھے ؟؟؟

ذینی اپنا دوپٹہ اٹھا کر کاندھوں پر ڈالتے ھوئے تیزی سے بولی۔۔۔۔۔

جبکہ دروازے کے باہر شبیر صاحب کی آواز سن کر ذینی فوراً بیڈ سے اٹھ کر دروازے کے پاس گئی اور دروازہ کھول دیا۔۔۔۔۔

کیا ھوا بابا؟؟؟

آپ اتنے پریشان کیوں لگ رھے ھیں ؟؟؟

ذینی نے شبیر صاحب کے چہرے کا جائزہ لے کر کہا جہاں پریشانی صاف دیکھائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔

بیٹا میرا دل بہت گھبرا رہا ھے۔۔۔۔۔

پتہ نہیں کیوں رہ رہ کر عوذان کا خیال دماغ میں آ رھا ھے۔۔۔۔

اسے کال کرنے کا سوچا میں نے لیکن میرے موبائل میں بیلنس نہیں ھے تو بیٹے آپ عوذان کو کال کر کے میری اس سے بات کروادو تا کہ میں تھوڑا پر سکون ھو سکوں۔۔۔۔۔

شبیر صاحب جلدی جلدی بول کر ذینی کے جواب کا انتظار کرنے لگے جبکہ گھبراہٹ سے ان کا اب سانس پھول چکا تھا۔۔۔۔۔

بابا آپ چلیں کمرے میں میں ابھی اپنا موبائل لے کر وہیں آ رہی ھوں۔۔۔۔۔

ذینی نے تسلی بخش لہجے میں شبیر صاحب سے کہا اور پھر تیزی سے بڑھتی ہوئی بیڈ سے اپنا موبائل اٹھانے لگی۔۔۔۔۔

اب تو سہی معنوں میں ذینی کو پھر عوذان کی ٹینشن ھو رہی تھی۔۔۔۔۔

💖💖💖💖💖💖💖💖

بابا یہ لیں موبائل بات کر لیں ,

ذینی تیزی سے چلتی ھوئی شبیر صاحب کے کمرے میں آئی اور پھر ان کے سامنے اپنا موبائل کرتے ھوئے قدرے پر سکون لہجے میں بولی۔۔۔۔۔۔

کہ کہیں شبیر صاحب کو کوئی شک نہ ھو جائے۔۔۔۔۔

کیونکہ اس کہ دل تھا کہ اتنی زور سے دھڑک رھا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا۔۔۔۔۔

اتنا ہی ڈر گئی تھی وہ عوذان کا سوچتے ھوئے۔۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

مگر اسے شبیر صاحب کے سامنے نارمل رہنا تھا تبھی خود کو کمپوز کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

بیٹے آپ خود کال کر لو",

میرے ھاتھ پاؤں کام نہیں کر رھے ,

اور دل بھی بہت گھبرا رھا ھے,

شبیر صاحب اپنے دل پر ھاتھ رکھے بے چارگی سے بولے جبکہ ان کے پاس بیٹھی شاہدہ بیگم ان کو بار بار تسلیاں دے رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

کہ ایسا کچھ نہیں ھوا ھو گا جیسے وہ سوچ رھے ھیں۔۔۔۔

مگر شبیر صاحب کی پریشانی تھی کہ کم ھونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں اور ان کی یہ حالت دیکھ کر شاہدہ بیگم کے ساتھ ذینی کو بھی بہت پریشانی ھو رہی تھی۔۔۔۔۔

کہ کہیں شبیر صاحب خود کو کچھ کروا ہی نہ لیں

کیونکہ وہ سب یہ تو جانتے تھے کہ شبیر صاحب ھارٹ پیشنٹ ھیں۔۔۔۔۔

تبھی وہ دونوں شبیر صاحب کو ریلیکس رکھنا چاہتی تھیں۔۔۔۔۔۔

"بابا پلیز آپ ریلکس رہیں,

اتنی ٹینشن مت لیں,

میں کال کر رہی ھوں نا ابھی پلیز آپ خود کو ریلیکس رکھیں,

اور اپنا موبائل دیں مجھے تاکہ میں نمبر نوٹ کر سکوں,

ذینی شبیر صاحب کو تسلی دیتی ھوئی آگے بڑھ کر شبیر صاحب کا موبائل اٹھانے لگی۔۔۔۔۔

کیونکہ شبیر صاحب تو موبائل دے نہیں رہے تھے وہ تو پریشان ہی اتنے تھے جبکہ ذینی کا اپنا دل بہت گھبرا رھا تھا مگر اب اسے ہمت تو کرنی تھی تبھی جلدی سے نمبر نوٹ کر کے کال کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

, یااللہ پلیز عوذان سہی ھو

, اسے کچھ ناھوا ھو

, ابھی تو میں نے اسے سمجھنا شروع کیا ھے,ابھی تو مجھے اس کی محبت کا یقین ھوا ھے

, پلیز عوذان کو اپنی حفاظت میں رکھیے گا

,انھیں کچھ مت ھونے دیجیے گا

!!! پلیززززززززز

ذینی عوذان کا نمبر بار بار ٹرائے کرتے ھوئے مسلسل دل میں عوذان کی سلامتی کی دعائیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کہ اچانک اسے موبائل کے اسپیکر سے کسی اور کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

کلکون ھ۔۔۔۔۔ ھیں اااپ اووور یہ مو۔۔۔۔۔ موبائل تتو عوذان کا

ذینی کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا بولے۔۔۔۔۔کیونکہ اس کے حواس تو عوذان کے موبائل پر کسی اور کسی آواز سن کر ہی سلب ھورھے تھے۔۔۔۔۔

اور دل میں پیدا ھونے والے وہ سارے خدشات سہی ثابت ھورھے تھے جو وہ عوذان کے بارے میں کر رہی تھی۔۔۔۔۔

"کہیں عوذان کو سچ میں کچھ نہیں"

ذینی نے سوچتے ھوئے م اپنے وہم کو جلدی سے جھٹکا اور پھر خود کو کمپوز کرنے کے لئے گہری سانسیں لینے لگی۔۔۔۔۔

جبکہ شبیر صاحب ذینی کی ایسی حالت دیکھ کر مزید پریشان ھونے لگے۔۔۔۔۔۔

"عوذان کہاں ھیں"

"یہ موبائل تو ان کا ھے نا"

"پلیز میری ان سے بات کروائیں"

ذینی نے خود کو سنبھال کر شبیر صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا جو مسلسل ذینی کو ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

سوری !!!

وہ مسٹر عوذان کا موبائل میرے پاس رہ گیا ,

اصل میں آج ان کا کار ایکسیڈنٹ ھو گیا تھا,تو میں انھیں ھوسپٹل لے کر گیا تھا تبھی یہ موبائل میرے پاس رہ گیا ,

خیر میں کل انھیں وا,

ھوسپٹل کا نام بتائیں !!!

ابھی اس شخص نے بات مکمل بھی نہ کی تھی کہ ذینی کچھ بھرائی ہوئی آواز میں اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔۔۔۔

سٹی ھوسپٹل ,

آپ ان کی ,

نام سننے کی دیر تھی ذینی نے فوراً کال بند کی جبکہ وہ شخص ابھی کچھ اور بھی بولنے والا تھا۔۔۔۔

مگر ذینی کو ان سب باتوں میں اب کوئی دلچسپی نہیں تھی وہ تو یہ سن کر ہی نڈھال ھوگئی تھی کہ عوذان ھوسپیٹل میں ھے۔۔۔۔۔

یعنی اس کے وہم سچ ثابت ھوگئے۔۔۔۔

مگر یہ وقت ان باتوں پر سوگ منانے کا نہیں تھا اسے خود کو سنبھالنا تھا تاکہ شبیر صاحب کو سنبھال سکے

تبھی ذینی اپنے آنسوؤں پر بندھ باندھتے ھوئے شبیر صاحب کے پاس گئ اور پھر انھیں عوذان کے ایکسیڈنٹ کے بارے میں بتا کر ھوسپیٹل چلنے کو کہا۔۔۔۔۔۔

جبکہ شبیر صاحب بھی غم سے نڈھال ھوگئے تھے مگر ذینی کے سمجھانے پر وہ خود کو سنبھالتے ھوئے ھوسپیٹل جانے کے لئے تیار ھوگئے۔۔۔۔۔۔

رات کا دوسرا پہر تھا ہر طرف مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جب عاطف نے ایک ہلکی سی سسکی کے ساتھ اپنی آنکھوں سے آنسوں صاف کیے۔۔۔۔۔۔

اسے نہیں یاد تھا کہ اسے عوذان کے پاس بیٹھے کتنی دیر ھو گئ تھی وہ بس آنکھوں میں ڈھیروں شکوے لیے عوذان کے پاس بیٹھا تھا اور عوذان کو پٹیوں میں لپٹا دیکھ کر خود کو رونے سے روک رھا تھا مگر آنسو تھے کہ بے اختیار ھو رہے تھے۔۔۔۔۔

ایک واحد عوذان کا ہی تو رشتہ تھا اس کے پاس تبھی اسے کھونے کا خوف عاطف پر سوار ھو رھا تھا۔۔۔۔۔

جس کی وجہ سے وہ مسلسل روتے ھوئے عوذان کی سلامتی کی دعائیں کر رھا تھا۔۔۔۔۔

اور کچھ عاطف کی عمر بھی ایسی تھی کہ وہ اپنے جذبات پر قابو پانا جانتا نہیں تھا تبھی عوذان کو اس حالت میں دیکھ کر روئے جا رھا تھا جب اچانک سے اسے عوذان کے ھاتھوں میں لرزش محسوس ھوئی۔۔۔۔۔

جسے محسوس کر کے عاطف نے جلدی سے اپنی آنکھوں کو رگڑ کر آنسوں صاف کیے اور پھر فوراً عوذان کی طرف دیکھا جو اب ہلکی ہلکی آنکھیں کھول رہا تھا۔۔۔

یعنی وہ اب ھوش میں آ گیا تھا۔۔۔

پ۔۔۔پپانی

عوذان نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر عاطف کی طرف دیکھ کر پانی دینے کا کہا۔۔۔۔

جبکہ عاطف عوذان کے منہ سے پانی کا سن کر فوراً اٹھا اور پھر کچھ دور پڑی پانی کی بوتل اٹھا کر واپس عوذان کے پاس آیا اور پھر اسے ہلکا سا سہارا دے کر بیڈ پر بیٹھا کے پانی پلانے لگا۔۔۔۔

جیسے ہی عوذان نے پانی پیا تبھی عاطف اپنے چہرے پر ناراضگی کے تاثرات لانے لگا کیونکہ اب اسے عوذان سے بہت سے سوالوں کے جواب لینے تھے حالانکہ جب اس نے عوذان کو ھوش میں آتے دیکھا تھا تو کتنا خوش ھو گیا تھا وہ مگر اب اسے عوذان سے کوئی نرمی نہیں برتنی تھی تبھی سنجیدگی سے عوذان کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

!!! کچھ اور چاہیے آپ کو مسٹر ملک عوذان صاحب

عاطف عوذان کے سامنے آکر سرد لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

جبکہ عوذان نے بے چارگی سے عاطف کی طرف دیکھا کیونکہ عوذان کو ایک سیکنڈ لگا تھا یہ سمجھنے کے لیے کہ عاطف اس سے کس وجہ سے ناراض ھے۔۔۔۔۔۔

مگر کس قدر ناراض ھے یہ اسے عاطف کے منہ سے اپنا نام سن کر پتہ چل گیا تھا۔۔۔۔۔

تبھی عوذان معصوم سا چہرہ بنا کر عاطف کو دیکھتا رھا جبکہ عاطف سنجیدگی سے عوذان کو ہی دیکھ رھا تھا۔۔۔۔

کتنی تکلیف نمایاں ھو رہی تھی اس وقت عاطف کے چہرے سے جو عوذان ایک نظر میں ہی دیکھ چکا تھا۔۔۔۔۔ تبھی اب سوچ رھا تھا کہ کس طرح عاطف کو منائے کہ عاطف اس سے ناراضگی ختم کر دے۔۔۔۔۔

عا۔۔۔۔عاطف م۔۔۔۔میری بات

بس کریں مسٹر عوذان مجھے کوئی صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو,

عاطف نے ھاتھ کے اشارے سے عوذان کو بولنے سے منع کیا جبکہ عوذان بھی خاموش ھو کر عاطف کے بولنے کا انتظار کرنے لگا تا کہ وہ اپنے دل کی بھڑاس نکال دے۔۔۔۔

غلطی آپ کی نہیں ھے بلکہ غلطی میری ھے کہ میں نے آپ سے بہت سی امیدیں وابستہ کر لیں,حالانکہ مجھے ایسا کرنا نہیں چاھیے تھا,

کیونکہ آپ تو خود مختار ھیں,

اپنا ہر فیصلہ خود کرنے کا حق رکھتے ھیں آپ اور یہ زندگی,

یہ زندگی بھی تو آپ کی ھے,

تو پھر جیسے مرضی جیئں آپ,

میں کون ھوتا ھوں آپ سے شکوے کرنے والا,

اہمیت ہی کیا ھے میری آپ کے نزدیک,

تبھی تو آج آپ نے میری بات کی اہمیت اور میری اہمیت دونوں واضح کر دی ھیں مجھ پر,

مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہی نہیں چاہیے تھا اس سے اچھا ہوتا کہ جب ابو چلے گئے تھے تو میں بھی

تبھی مر جاتا تو آج کم از کم یوں آپ کو دیکھ کر پل پل تو نہ مرتا ,

بس کرو عاطف ,

بند کرو یہ بکواس اور اگر دوبارہ تم نے ایسی کوئی بھی بات کی تو منہ توڑ دوں گا میں تمہارا،

عوذان نے غصے میں عاطف کو جھڑکا جبکہ عاطف سرخ آنکھوں سے عوذان کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

عاطف کب سے روتے ہوئے نان سٹاپ عوذان سے شکوے کر رہا تھا جبکہ عوذان بھی چپ چاپ عاطف کو دیکھتے ہوئے سبھی شکوے سن رہا تھا مگر جیسے ہی عاطف نے مرنے کی بات کی تو عوذان سے یہ بات برداشت نہ ہوئی تبھی اس نے غصے میں عاطف کو ڈانٹ دیا۔۔۔۔

مگر اب عاطف کے معصوم سے چہرے کو دیکھ کر عوذان فوراً دوبارہ شرمندہ ہو کر عاطف سے نظریں چرانے لگا۔۔۔۔۔۔

,عاطف بچے ادھر آؤ

,بات سنو میری

عوذان نے صوفے کے پاس کھڑے عاطف کو پکارا جبکہ عاطف نے ایک نظر عوذان کو دیکھا پھر بھاگتا ھوا عوذان کے پاس آکر اس کے گلے لگ کر زور زور سے رونے لگا۔۔۔۔

,آئی ایم سوری عاطف یار

,میں نے تم سے کیا وعدہ توڑا

,تمہیں تکلیف دی

,یار پتہ نہیں مجھے کیا ھو گیا تھا بہت کمزور پڑ گیا تھا,میں تبھی ان دواؤں کا سہارا لینے لگا

,لیکن اب میں تم سے پکا وعدہ کرتا ھوں کہ دوبارہ ان دواؤں کو کبھی استعمال نہیں کروں گا

عوذان آہستہ آہستہ بولتے ھوئے عاطف سے بات کر رھا تھا جبکہ عاطف بھی اب عوذان سے الگ ھو کر اپنے آنسوں صاف کرنے لگا اور پھر مسکرا کر عوذان کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

یہ لاسٹ ٹائم آپ پر بھروسہ کر رھا ھوں میں بھائی

,پلیز دوبارہ ایسا مت کریے گا

عاطف بھرائی ہوئی آواز میں عوذان سے بولا تو عوذان ھاں میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔

,اچھا عاطف تم نے

, عوذان بیٹے

ابھی عوذان عاطف سے کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اچانک شبیر صاحب کمرے کا درواز کھول کر کمرے میں داخل ھوتے ھوئے عوذان سے بولے۔۔۔۔

جبکہ ان کے پیچھے ذینی بھی سست روی سے چلتی ھوئی کمرے میں داخل ھوئی مگر اس نے نظریں جھکائی ھوئی تھیں کیونکہ وہ عوذان کو اس حالت میں دیکھنے کی خود میں ہمت نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔۔

,انکل آپ یہاں کیسے

عوذان عاطف کو دیکھتے ھوئے شبیر صاحب سے بولا..... جیسے عاطف سے پوچھ رھا ھو کہ تم نے شبیر صاحب کو اطلاع دی ھے کیا،

مگر عاطف خود حیرانگی سے شبیر صاحب کو دیکھ رہا تھا یعنی عاطف نے انھیں اطلاع نہیں دی۔۔۔۔۔۔

,بیٹے یہ سب کیسے

شبیر صاحب تیزی سے چلتے ہوئے عوذان کے پاس آئے اور پھر بیڈ کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھتے ھوئے بولے جبکہ عوذان کی نظر اب دروازے کے پاس کھڑی ذینی پر پڑی۔۔۔

جسے دیکھ کر عوذان کو جیسے دوبارہ جینے کی وجہ مل گئ ھو اور جسم میں ایک نئ انرجی پیدا ھو گئ ھو۔۔۔۔

,انکل وہ میں

,اصل میں وہ

,میں ٹھیک ھو جاؤں گا انکل ڈاکٹرز ھیں وہ کر لیں گے میری دیکھ بھال

,آپ پریشان نہیں ھوں

عوذان پتہ نہیں کیوں ذینی کو دیکھ کر اتنا کنفیوز ھو گیا تھا کہ عجیب عجیب باتیں کرنے لگا تھا۔۔۔

جبکہ شبیر صاحب ڈاکٹرز کی دیکھ بھال کرنے کا سن کر غصے میں عوذان سے بولے۔۔۔۔

بیٹا جی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو ادھر رہنے کی

آپ بس گھر چلو وہاں ہم سب ھیں آپ کی کئیر کرنے کے لئے بس اب جب ڈاکٹر آئیں گے میں ان سے بات کر لوں گا

بس آپ چل رہے ھیں ہمارے ساتھ۔۔۔۔

شبیر صاحب نے جیسے بات ہی ختم کر دی کیونکہ شبیر صاحب کہ دل میں یہ بات تو تھی کہ ذینی کے رشتے کا سن کر عوذان مینٹلی اتنا تارچر ھوا تھا کہ اس کا یہ ایکسیڈنٹ ھو گیا تبھی وہ اب یہ سوچ چکے تھے کہ عوذان سے اس متعلق بات کریں گے اور اب تو وہ ذینی کی نظروں میں بھی عوذان کے لئے تکلیف دیکھ چکے تھے

مطلب وہ بھی اب عوذان کو پسند کرنے لگی تھی۔۔۔۔

جبکہ عوذان شبیر صاحب کی بات سن کر خاموشی سے ذینی کی طرف دیکھنے لگا جو اب بھی عوذان سے نظریں چرا رہی تھی۔۔۔۔

شاید گلٹ ہی اتنا تھا اسے کہ عوذان سے نظریں ملانے کی خود میں ہمت نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔

رات ساری شبیر صاحب اور ذینی عوذان کے پاس ہی رہے ویسے بھی صبح ہونے میں کچھ گھنٹے ہی باقی تھے اس لئے وہ عوذان کے پاس ہی رک کر صبح ہونے کا انتظار کرنے لگے تاکہ صبح عوذان کو ڈسچارج کروا کر اپنے ساتھ لے جا سکیں۔۔۔۔۔

جبکہ عوذان بھی شبیر صاحب کے کہنے پر خاموش ہو کر ان کے ساتھ جانے کے لئے راضی ہو گیا تھا۔۔۔۔

شبیر صاحب عوذان کے پاس بیڈ پر بیٹھے تھے اور عاطف عوذان کے پاس پڑی کرسی پر

جبکہ ذینی ان سب سے دور سنگل صوفے پر بیٹھی اپنے ہاتھوں کو گھورے جا رہی تھی۔۔۔۔

ایک عجیب سا گلٹ فیل ہو رہا تھا اسے کہ

اگر وہ عوذان سے ایسا برتاؤ نہ کرتی تو عوذان کا ایکسیڈنٹ کبھی نہ ہوتا۔۔۔۔

کیونکہ وہ یہ تو دیکھ ہی چکی تھی کہ عوذان کوئی میڈیسن کھانے لگا تھا شاید اسی میڈیسن کے اثر کی وجہ سے اس کا ایکسیڈنٹ ھوا تھا اور اگر اس ایکسیڈنٹ میں اس کی جا۔۔۔۔

اس سے آگے سوچ کر ذینی کی روح تک کانپ جاتی تبھی وہ اپنے گلٹ کی وجہ سے خاموشی سے صبح ھونے کا انتظار کر رہی تھی جبکہ عوذان کو دیکھنے سے وہ ابھی بھی گریز کر رہی تھی۔۔۔۔

جبکہ شبیر صاحب عاطف اور عوذان مسلسل باتیں کرتے رہے پھر کچھ دیر بعد ایک نرس آکر عوذان کو انجیکشن لگا کر چلی گئی۔۔۔۔

جس سے وہ کچھ ہی دیر میں سو گیا تو پھر شبیر صاحب اور عاطف بھی خاموش ھو کر صبح ھونے کا انتظار کرنے لگے۔۔۔۔۔۔۔

مگر پھر کچھ دیر بعد جب فجر کی اذانیں ھونے والی تھیں تب تک عوذان کے ساتھ عاطف اپنی کرسی پر اور ذینی صوفے پر سو چکی تھی۔۔۔۔

مگر شبیر صاحب کو سوچوں نے ہی اتنا گھیر اھوا تھا کہ وہ سو ہی نہ سکے۔۔۔۔۔

پھر جب صبح کے 8 بجے تب شبیر صاحب اٹھے اور باہر نکل کر ڈاکٹر کے کیبن کی طرف جانے لگے تاکہ عوذان کو ڈسچارج کروا سکیں۔۔۔۔۔

جبکہ دروازہ کھلنے کی آواز پر ذینی نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر شبیر صاحب کو باہر جاتے ھوئے دیکھا مگر پھر جب تک ذینی مکمل نیند سے بیدار ھوئی تب تک شبیر صاحب دروازے سے باہر نکل چکے تھے۔۔۔۔۔

تو ذینی ارد گرد کا جائزہ لینے کے بعد (کہ وہ ھوسپیٹل میں ھے) جلدی سے اٹھ کر کھڑی ھوئی اور پھر اپنی چادر سہی کرنے لگی۔۔۔۔۔

ایک ہلکی سی نگاہ کرسی پر بیٹھے عاطف پر ڈالنے کے بعد ذینی نے دوبارہ اپنی نظریں زمین پر گاڑ دیں۔۔۔۔۔

مگر دل تھا کہ بار بار عوذان کو ایک نظر دیکھنے کی ضد کر رھا تھا۔۔۔۔

لیکن ذینی کل رات سے ہر بار اپنی اس خواہش کو جھٹک رہی تھی لیکن اب کیونکہ وہ یہ جانتی تھی کہ شبیر صاحب باہر جا چکے ھیں اور عاطف بھی سو رھا ھے

تبھی ذینی نے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ اپنی نظروں کا رخ بیڈ پر لیٹے عوذان کی طرف کیا۔۔۔۔

جبکہ عوذان کو سفید پٹیوں میں لپٹے دیکھ کر ذینی کو اپنے دل میں اچانک سے شدید تکلیف کا احساس ھوا جبکہ آنکھیں تھیں کہ وہ بھی بہت تیزی سے بھیگنے لگی تھیں۔۔۔۔

عوذان کی ایک ایک بات ایک ایک حرکت کسی فلم کی طرح اس کی نظروں کے سامنے گھوم رہی تھی۔۔۔۔

کتنی تکلیف تھی عوذان کی آنکھوں میں جب وہ لاسٹ ٹائم ذینی سے بات کر رھا تھا۔۔۔۔

کتنی محبت تھی اس کی نظروں میں ذینی کے لئے۔۔۔

مگر اس نے ہمیشہ کیا کیا عوذان کے ساتھ۔۔۔۔۔

"آئی ایم ریلی سوری عوذان"

, میری وجہ سے آپ

"بٹ آئی پرومس عوذان میں آپ کو اپنی وجہ سے کبھی کوئی تکلیف نہیں ھونے دوں گی

ذینی نے بھیگی پلکوں کے ساتھ عوذان کو دیکھتے ہوئے دل میں عہد کیا اور پھر فوراً اپنا رخ دروازے کی طرف کر کے اپنے آنسوں صاف کرنے لگی۔۔۔۔۔

کیونکہ اسے سب کے سامنے نارمل برتاؤ ہی کرنا تھا خاص کر شبیر صاحب کے سامنے۔۔۔۔۔

مگر وہ اس بات سے انجان تھی کہ ماں باپ تو اپنے بچوں کی چال دیکھ کر پہچان جاتے ھیں کہ ان کے بچوں کے دل و دماغ میں کیا چل رھا ھے۔۔۔۔

تو پھر بھلا شبیر صاحب ذینی کے چہرے کو دیکھ کر کیسے کچھ نہ سمجھتے۔۔۔۔

کہ وہ عوذان کی خبر سنتے ہی کتنی تکلیف محسوس کر رہی تھی جو کہ وہ ان سے چھپانے کی بھرپور ایکٹنگ بھی کر رہی تھی۔۔۔۔

مگر شبیر صاحب ایک تو والدہ تھے اور دوسرے ٹیچر تبھی ایک نظر میں سب کچھ سمجھ چکے تھے کہ اس کے دل و دماغ میں کیا چل رھا ھے۔۔۔۔۔

مگر ذینی ابھی بھی یہی سوچ رہی تھی کہ وہ شبیر صاحب کو کوئی شک نہ ھو جائے۔۔۔۔

💖💖💖💖💖💖

تقریباً دن کے 1 بجے شبیر صاحب عوذان کو لے کر گھر میں داخل ھوئے۔۔۔۔

کیونکہ ڈاکٹر صاحب نے تو کل رات ہی عاطف سے کہہ دیا تھا کہ وہ عوذان کو ان کے ھوسپیٹل سے لے جائے اس لئے ڈاکٹر صاحب نے بغیر کوئی احتجاج کیے عوذان کو ڈسچارج کر دیا مگر دوسرے کچھ ضروری کاموں کی وجہ عوذان کو لانے میں دیر ھو گئی۔۔۔۔

عوذان کو سیدھا ذینی کے کمرے میں ہی لایا گیا کیونکہ ذینی صبح ہی شاہدہ بیگم کو فون کر کے یہ کہہ چکی تھی کہ وہ ذینی کے سامان کو آمنہ کے روم میں شفٹ کر دیں اور اس کا کمرہ عوذان کے لئے ریڈی کر دیں۔۔۔

عوذان کے آتے ہی شاہدہ بیگم اور آمنہ اس کے پاس ہی بیٹھی تھیں جبکہ شبیر صاحب اور عاطف تو تھے ہی عوذان کے پاس اس لئے ذینی خود آمنہ کے روم میں فریش ھو کر دوپہر کا کھانا بنانے لگی۔۔۔۔

سالن تو شاہدہ بیگم بنا ہی چکی تھیں اس لیے ذینی نے صرف روٹیاں بنائیں اور پھر عوذان کے لئے سوپ بنانے لگی جو کہ اگلے آدھے گھنٹے میں بالکل تیار تھا مگر اب ذینی یہ سوچ رہی تھی کہ وہ یہ سوپ لے کر کیسے جائے کیونکہ اب تو عوذان پورے ھوش میں تھا اور ذینی اس کے سامنے آنے سے شرمندہ تھی جبکہ عوذان کب سے اسے دیکھنے کے لئے بے تاب تھا کیونکہ وہ صبح سے ہی عوذان سے چھپ رہی تھی۔۔۔۔

حالانکہ وہ خود عوذان کو دیکھنا چاہتی تھی مگر یہ شرمندگی بار بار اسے ایسا کرنے سے روک دیتی۔۔۔۔

خیر اب تو اسے کمرے میں جانا ہی تھا کیونکہ اب کوئی اور چوائس جو باقی نہیں تھی تبھی ذینی نے پہلے تو اچھے سے دوپٹہ اپنے سر پر لیا جو کہ وہ اپنے گلے میں ڈال کر کوکنگ کر رہی تھی اور پھر

ٹرے اٹھا کر ست روی سے چلتے ہوئے کمرے کے پاس جا کر ہلکے سے دروازے کھول کر کمرے میں داخل ھو گئ۔۔۔۔۔

جبکہ ذینی کے کمرے میں داخل ھوتے ہی کمرے میں مکمل خاموشی چھاگئی حالانکہ اس سے پہلے وہ سب آپس میں گپیں لگا رھے تھے مگر ذینی کو دیکھتے ہی سب بالکل چپ کر گئے جس سے ذینی جو پہلے ہی بہت نروس ہو رہی تھی اب کچھ زیادہ ہی ھونے لگی۔۔۔۔۔

جس کی وجہ سے ذینی جو ٹرے بیڈ پر عوذان کے پاس بیٹھے شبیر صاحب کو پکڑانے والی تھی

وہ اپنے کانپتے ھاتھوں سے بیڈ پر گرا دی جس سے سارا سوپ بیڈ پر گرنے کے ساتھ ساتھ شبیر صاحب کے کپڑوں کے علاوہ عوذان کے کپڑوں پر بھی گر گیا۔۔۔۔۔

شبیر صاحب تو فوراً بیڈ سے اتر کر اپنے کپڑے جھاڑنے لگے تاکہ سوپ ان کے جلد کو نہ جلا دے۔۔۔۔۔

کیونکہ سوپ بہت گرم تھا جس کی جلن ان کے ھاتھوں پر بہت زیادہ ھو رہی تھی اس لئے وہ نہیں چاہتے تھے کہ یہی جلن ان کے باقی جسم پر بھی ھو۔۔۔۔۔

جبکہ ذینی بیڈ سے فاصلے پر کھڑی آنکھیں پھاڑے کبھی شبیر صاحب کو دیکھ رہی تھی تو کبھی عوذان کو جس کے منہ سے ابھی ہلکی سی کراہ نکلی تھی کیونکہ وہ بیڈ پر لیٹا ھوا تھا یعنی سوپ اس کے جسم کی جس جس جگہ پر گرا تھا وہاں شدید جلن ھو رہی تھی۔۔۔۔

جو کہ ذینی کو مزید شرمندہ کرنے کے لئے کافی تھی اور اسی شرمندگی کے باعث ذینی کی آنکھوں میں پانی آنا شروع ھو چکا تھا جسے اتنے فاصلے سے بھی عوذان دیکھ چکا تھا تبھی فوراً اپنے منہ کو ایسے بند کر کے بیٹھ گیا جیسے کسی نے منہ پر ٹیپ لگا دی ھو۔۔۔۔

جبکہ شاہدہ بیگم عوذان کی کراہ سن کر جلدی سے اپنے کمرے میں گئیں اور پھر وہاں سے ٹشو پیپر لا کر عوذان کے کپڑوں کو صاف کرنے کی کوشش کرنے لگیں۔۔۔۔

اور ساتھ ساتھ انھوں نے ذینی کی کلاس بھی لینی شروع کر دی جس سے ذینی جو پہلے ہی رونے کی مکمل تیاری کر چکی تھی اب شاہدہ بیگم کی باتیں سن کر اپنے منہ پر ھاتھ رکھے روتے ھوئے بھاگ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

جبکہ عوذان بے بس نظروں سے ذینی کو جاتا ھوا دیکھتا رہا۔۔۔۔

"بیٹے ذینی کی طرف سے میں معافی مانگتی ھوں آپ سے"

,پتہ نہیں آج اسے کیا ھو گیا

,پہلے تو ہمیشہ ہر کام پرفیکٹ کرتی ھے کہ مجھے فخر ھونے لگتا ھے اس پر مگر پتہ نہیں آج کیسے

, خیر آپ اپنے کپڑے بدل لو پھر میں آئٹمینٹ لگا دیتی ھوں

اور شبیر آپ بھی جا کر جلدی سے کپڑے بدل لیں میں تب تک عوذان بیٹے کے لئے کچھ اور بنا لیتی ھوں ,

شاہدہ بیگم ٹرے اور باؤل اٹھا کر کمرے سے باہر جاتے ھوئے بولیں تو شبیر صاحب بھی ان کے پیچھے ایک نظر خاموش بیٹھے عوذان پر ڈال کر کمرے سے نکل گئے جبکہ عاطف بھی جو کہ اب تک خاموش بیٹھا تھا اب اٹھ کر عوذان کے کپڑے بیگ سے نکالنے لگا جو کہ وہ عوذان کے گھر سے لے کر یہاں آ گیا تھا کیونکہ اب کچھ دن عوذان یہاں ہی رہنے والا تھا۔۔۔

ذینی وہاں سے روتے ھوئے سیدھا اپنے کمرے میں آئی اور پھر دروازے کو لوک کرنے کے بعد بیڈ پر بیٹھ کر آنکھوں کے ذریعے جھرنے بہانے لگی۔۔۔۔۔

اور پھر جب کافی دیر اس نے اپنا یہ شوق پورا کر لیا تو اٹھ کر باتھ روم میں منہ ھاتھ دھونے چلی گئی۔۔۔۔۔

,کیا ھو گیا ھے تمہیں ذینی"

, تم رو کیوں رہی ھو وہ بھی اتنا

,تم کب کسی بات کو اتنا سیریس لینے لگی کہ یوں رو رو کر اپنا حلیہ بگاڑ لو

کیا حالت ھو گئی تھی اس کی اتنی سی دیر میں

بکھرے ہوئے بال سوجھی ھوئی سرخ آنکھیں اور اجڑا اجڑا سا حلیہ۔۔۔۔۔۔

تبھی تو وہ واش بیسن کے سامنے کھڑی خود کو آئینے میں دیکھتے ھوئے خود سے ہی سوال کر رہی تھی

مگر جب بدلے میں اسے کوئی جواب نہ ملا تو منہ پر زور زور سے پانی کے چھینٹے مارنے لگی۔۔۔۔۔

جب تک وہ خود کو پر سکون محسوس نہ کرنے لگی تب تک وہ یوں ہی اپنے چہرے کو پانی سے دھوتی رہی۔۔۔۔۔۔

ناجانے کیاھو گیا تھا اس کو اب ایسا بھی کچھ نہیں کہہ دیا تھا شاہدہ بیگم نے کہ وہ اتنا ڈرامہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

یا پھر وجہ کچھ اور تھی جو اسے اتنا دکھی کر رہی تھی۔۔۔۔۔

, کیا ھو رھا ھے مجھے"

, یہ کیا میرے ھاتھ کانپ رہے ھیں

لیکن کیوں ؟؟؟

, اور انہی کانپتے ہاتھوں کی وجہ سے تم نے عوذان پر سوپ گرا دیا

کیوں کیا تم نے ایسے ذینی ؟؟؟

, جلا دیا نا عوذان کو

وہ پہلے ہی اتنی تکلیف میں تھے تم نے اور اضافہ کر دیا

, پتہ نہیں انھیں کتنی جلن ھو رہی ھو گی

ذینی ماتھ روم سے واپس آکر بیڈ پر بیٹھتی ھوئی اپنے کانپتے ہاتھوں کو دیکھ کر سوچنے لگی۔۔۔۔

تو دراصل یہ وجہ تھی کہ وہ اتنی دکھی ھو رہی تھی۔۔۔۔

اصل تکلیف اسے عوذان کے جل جانے سے ھوئی تھی جس وجہ سے اسے اتنا رونا آرھا تھا۔۔۔۔۔۔

تو کیا ذینیہ شبیر کو ملک عوذان سے محبت ھو گئ تھی جو وہ عوذان کی تکلیف کو خود محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

کیا عوذان کی بے لوث محبت ذینی کے بھی دل میں اپنے لئے جگہ پیدا کر چکی تھی اور اگر ایسا تھا تو کیا عوذان اور ذینی کی اس محبت نے اپنی منزل حاصل کر لینی تھی۔۔۔۔۔

یا ان کے نصیب میں کچھ اور ہی لکھا تھا خیر یہ تو وقت ہی بتانے والا تھا۔۔۔۔۔

ذینی اپنے بیڈ پر لیٹی نا جانے کتنی ہی دیر تک اپنی حالت سمجھنے کی کوشش کرتی رہی اور پھر انہی سوچوں میں کب اس کی آنکھ لگ گئ اسے اس بات کا اندازہ ہی نہیں ھوا نیند سے بیدار تو وہ تب ھوئی جب دروازے پر کسی نے زور زور سے دستک دی۔۔۔۔۔

کچھ سیکنڈز تک تو ذینی ہلکی ہلکی آنکھیں کھولے اسی طرح لیٹی رہی مگر جب دوبارہ سے دروازے پر دستک ھوئی تو وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی اور پھر جلدی سے اپنا دوپٹہ گلے میں ڈالے تقریباً بھاگتے ہوئے جا کر دروازہ کھول دیا تو سامنے شبیر صاحب کو کھڑے دیکھ کر وہ فوراً اپنی نظریں جھکا گئی۔۔۔۔

,بیٹے سو گئی تھی کیا آپ"

شبیر صاحب ذینی کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے بات کر رھے تھے کیونکہ ذینی کی آنکھیں ابھی بھی سوجھی ھوئی تھیں اور ایسا صرف تب ھوتا تھا جب ذینی روتی تھی۔۔۔۔

تبھی شبیر صاحب کو ایک منٹ لگا تھا یہ سمجھنے میں کہ ذینی کافی دیر تک روتی رہی ھے مگر شبیر صاحب یہ بھی جانتے تھے کہ ذینی کوئی چھوٹی سی بات پر تو نہیں روتی تھی تو پھر آخر وجہ کیا تھی جس نے ذینی کو رلا دیا تھا۔۔۔۔۔

یہ سوچتے ھوئے ہی شبیر صاحب ذینی کو مسلسل دیکھے جا رھے تھے جبکہ ذینی ابھی بھی نظریں جھکائے شرمندہ سی کھڑی تھی۔۔۔۔۔

,جی بابا وہ آنکھ لگ گئی تھی میں بس آنے ہی والی تھی باہر"

ذینی نے شبیر صاحب کو دیکھے بغیر انھیں جلدی جلدی سے جواب دیا کیونکہ اسے بھی شبیر صاحب کی نظروں سے اب ڈر لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

شاید چوری پکڑے جانے کا ڈر یا پھر کوئی راز کھل جانے کا ڈر۔۔۔۔۔۔

مگر شبیر صاحب ذینی کا جواب سن کر ھاں میں سر ہلانے لگے اور پھر ذینی کو ڈائینگ ٹیبل پر آنے کا کہہ کر خود پلٹ کر واپس چلے گئے۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ ان کے جاتے ہی ذینی زور زور سے سانسیں لینے لگی جیسے پہلے وہ سانس روکے کھڑی ھو۔۔۔۔۔

مگر شبیر صاحب کو یہ بات کو اب ھنڈرڈ پرسنٹ کنفرم ھو گئی تھی کہ ذینی بھی عوذان سے محبت کرتی ھے تبھی وہ اب بہت خاص فیصلہ کرنے کا سوچنے لگے تھے۔۔۔۔

💖💖💖💖💖💖💖💖💖

دن بہت تیزی سے گزر رہے تھے عوذان کو یہاں آے 1 ہفتہ ھو چکا تھا اور اس 1 ہفتے میں عوذان تقریباً مکمل ٹھیک ھو چکا تھا بس اب تھوڑا سا لنگڑا کر چلتا تھا وہ۔۔۔۔۔

شاید یہ شبیر صاحب اور باقی سب کی توجہ اور محبت کا ہی اثر تھا کہ عوذان اتنی جلدی ریکور کر گیا تھا۔۔۔۔۔

مگر اس 1 ہفتے میں ذینی تقریباً نا ھونے کے برابر عوذان کے سامنے آئ تھی عوذان کا تو ذینی کو دیکھے بغیر برا حال ھو ہی رہا تھا جبکہ خود ذینی بھی بہت مشکل سے اپنے دل کی اس خواہش کا گلا گھونٹ رہی تھی۔۔۔۔

کیونکہ وہ خود اب عوذان سے شدید محبت کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

اب کیونکہ عوذان تقریباً ٹھیک ھو چکا تھا تو وہ اپنے گھر جانا چاہتا تھا جس کے لئے شبیر صاحب بھی راضی ھو گئے تھے کیونکہ وہ عوذان کی خوداری کو بہت اچھی طرح جانتے تھے کہ پہلے ہی بہت مشکل سے وہ شبیر صاحب کا دل رکھنے کے لئے راضی ھو گیا تھا۔۔۔۔۔

مگر اب وہ ادھر نہیں رکے گا اس لئے وہ خود آج چھٹی کر کے عوذان کو بہت خلوص سے الوداع کرنا چاہتے تھے بلکہ وہ تو یہ بھی سوچ بیٹھے تھے کہ عوذان کو اس کے گھر تک چھوڑ کر آئیں گے۔۔۔۔۔

اس کے علاوہ ذینی اپنی یونی گئی تھی اور آمنہ اپنے سکول جبکہ عاطف شاہدہ بیگم شبیر صاحب اور عوذان گھر پر ہی موجود تھے۔۔۔۔۔۔

صبح کے 11 بجے کا وقت تھا جب اچانک سے کسی نے مین ڈور کا دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔۔۔۔

جبکہ عاطف جو عوذان کے ساتھ شبیر صاحب کے پاس بیٹھا کوئی بات کر رہا تھا وہ اچانک سے نوک کرنے کی آواز پر ان سے معزرت کرتے ھوئے دروازہ کھلنے کے لئے چلا گیا۔۔۔۔۔۔

!!! آپ یہاں

عاطف نے دروارہ کھولتے ہی جلدی سے کہا۔۔۔۔۔

💖💖💖💖💖💖💖💖

آپ یہاں کیسے !!!

عاطف نے حیرانگی سے سامنے فل بلیک کپڑوں میں ملبوس کھڑے شخص کو دیکھ کر کہا جو کہ اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

میں نے بعد میں آپ کو کتنا ڈھونڈا مگر نہ تو آپ کا ایڈریس پتہ تھا اور نہ ہی نام تو اس لئے آپ کو "ڈھونڈنے میں ہمیشہ ہی ناکام رہا"

خیر آپ باہر کیوں کھڑے ھیں اندر آئیں,

عاطف اچانک سے عوذان کو ھوسپیٹل پہنچانے والے شخص کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سمار ھا۔۔۔۔۔۔

وہ کب سے اسے ڈھونڈ رھا تھا تا کہ اسے تھینکس بول سکے کیونکہ تب تو وہ دکھی اور پریشان ہی اتنا تھا کہ اس شخص کا نام تک نہ پوچھ سکا۔۔۔۔۔

مگر اب اسے اپنے سامنے دیکھ کر عاطف اسے جلد سے جلد عوذان سے ملوانا چاہتا تھا کیونکہ جب عاطف نے عوذان کو بتایا کہ کس طرح اس شخص نے عوذان کی جان بچائی تھی تو عوذان خود بہت

بے چین تھا اس شخص سے ملنے کے لیے تبھی عاطف اسے جلدی سے اندازہ آنے کا بول کر اپنے ساتھ ڈرائنگ روم کی طرف لے جانے لگا۔۔۔۔۔

جبکہ وہ شخص بھی مکمل خاموشی کے ساتھ عاطف کے پیچھے چلتا رہا۔۔۔۔

اس شخص کی پر اسرار سے خاموشی بہت خوفناک تھی

جیسے کوئی طوفان آنے سے پہلے مکمل خاموشی چھا جاتی ھے بالکل ویسی خاموشی تھی اس وقت۔۔۔۔۔

جو کہ اب عاطف کو بھی محسوس ھو رہی تھی کیونکہ اس شخص نے کسی بھی بات کا جواب عاطف کو نہیں دیا تھا جو کہ واقعی عجیب بات تھی۔۔۔۔۔

اچھا ویسے آپ کو یہاں کا ایڈریس کیسے ملا؟؟؟"

مطلب کہ آپ کیا جانتے ھیں شبیر انکل کو جو آپ یہاں پر آئے اور,

اور اپنا نام تو بتائیں مجھے,

وہ تو آپ نے بتایا ہی نہیں ,

عاطف بھی اب کچھ عجیب سی نظروں سے اس شخص کو دیکھ رھا تھا جو کہ چہرہ جھکائے نا جانے کیا سوچ رھا تھا۔۔۔۔۔۔

"تو ابھی جا کر عوذان کو بلا کر لا ادھر"

اس شخص نے سوائے عاطف کی بات کا جواب دینے کے اس کے ساتھ انتہائی بد تمیزی کا مظاہرہ کیا۔۔۔۔

اور اسے حکم دیا کہ وہ عوذان کو بلا کر لائے انداز ایسا تھا جیسے ساری دنیا اس کی غلام ھو۔۔۔۔

جبکہ عاطف کو اب اس شخص کا لہجہ اس دن کی طرح بالکل نہیں لگا کیا ھو گیا تھا اسے کہ وہ اتنی بد تمیزی کر تھا تھا۔۔۔۔۔۔

"ٹھیک ھے میں بلا لاتا ھوں عوذان بھائی کو لیکن آپ کو کیا ھو گیا ھے جو اس طرح بات کر رھے ھیں"

عاطف نے بھی کچھ تلخ لہجے میں اس سے بات کی جبکہ عاطف کی بات پر اس نے کن وحشت زدہ نظروں سے اسے دیکھا کہ ایک پل کے لئے عاطف کو بھی اس سے اور اس کے ارادوں سے خوف آیا۔۔۔۔۔

ناجانے کیا کرنے آیا تھا وہ یہاں یہ بات ہی عاطف کو اب پریشان کر رہی تھی۔۔۔۔۔

عوذان بھائی آپ سے نہیں ملیں گے اور آپ مہربانی کر کے ابھی اسی وقت چلے جائیں یہاں سے"

عاطف نے خود کو کمپوز کر کے غصے سے اس شخص کو یہاں سے جانے کے لئے کہا اور پھر خود کھڑا ہو کر اس کے جانے کا ویٹ کرنے لگا۔۔۔۔۔

جبکہ عاطف کی بات پر اس شخص نے گھور کر عاطف کو دیکھا اور پھر خود اٹھ کر باہر ھال میں جاتے ھوئے زور زور سے عوذان کو آوازیں دینے لگا۔۔۔۔۔

جبکہ عاطف بھی حیران پریشان سا اس کے پیچھے چلتے ھوئے ھال میں آیا تب تک عوذان بھی وہاں پہنچ چکا تھا۔۔۔۔۔

کون ھیں آپ؟؟؟"

, یہاں کیا کر رھے ھیں

عوذان نے سنجیدہ تاثرات کے ساتھ سوال کیا

جبکہ عوذان کو جواب دینے کی بجائے وہ شخص طنزیہ مسکرانے لگا۔۔۔

اور پھر چلتا ھوا عوذان کے پاس جا کر کھڑا ھو گیا۔۔۔

,واجد احمد کہتے ھیں سب مجھے "

, لیکن تیرے لیے میں تیری موت ھوں

واجد احمد نے عوذان کو کھانے والی نظروں سے دیکھتے ھوئے اسے دھمکی دی۔۔۔۔

جبکہ عوذان نا سمجھی سے واجد کی وحشی آنکھوں میں دیکھنے لگا جہاں واقعی میں اس وقت خون سوار تھا۔۔۔۔

تجھے جو بھی بکواس کرنی ھے وہ باہر چل کر کر "

,ادھر ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ھے

عوذان نے بھی بغیر کسی لحاظ کے واجد کو جواب دیا کیونکہ عوذان کو یہی لگ رہا تھا کہ اس کا کام ایسا تھا کہ بہت سے اس کے دشمن تھے تو یہ بھی اس کا کوئی دشمن ہی ھو گا جبکہ عوذان کی بات پر واجد نے سر سے پیر تک عوذان کا جائزہ لیا اور پھر وہی پر اسرار ہنسی ھنسے لگا۔۔۔۔

,ارے واہ تو تو بالکل ٹھیک ھو گیا تبھی اتنی باتیں آ رہی ھیں تجھے"

, بہت صبر کیا میں نے تیرے ٹھیک ھونے کا

, مگر اب جب کہ تو مکمل ہٹا کٹا ھو گیا ھے تو مطلب اب میں بدلا لے سکتا ھوں اپنا

واجد دانتوں کو پیستے ہوئے عوذان سے بولا جبکہ عوذان اب الجھن کا شکار ھو چکا تھا کہ کون ھے یہ جو اس کے ٹھیک ھونے کا ویٹ کر رھا تھا۔۔۔۔

جبکہ ان کی باتوں کی آواز سن کر شبیر صاحب اور شاہدہ بیگم دونوں ھال میں آ چکے تھے اور صورت حال سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔

کون ھے تو؟؟؟ "

, سہی سے بول کیا دشمنی ھے تیری مجھ سے"

عوذان نے واجد کو گھورتے ہوئے سوال کیا جبکہ واجد اب لہو رنگ نظروں سے عوذان کو گھورنے کے ساتھ اس کا گریبان پکڑ چکا تھا۔۔۔۔

وہی ھوں میں سالے جو تجھے ھوسپیٹل لے کر گیا تھا, تاکہ تو مرے نا اور میں تجھے اپنے ھاتھوں " سے مارو,

!!! تیری ہمت کیسے ھوئی

بول تیری ہمت کیسے ھوئی میرے بھائی کو اتنا مارنے کی

, کہ وہ کوما میں چلا گیا

بیوی تھی تیری وہ یا بہن تھی جو تجھے اتنی آگ لگی

, بچ کیسے کیا تونے ساجد کو

واجد نے چیختے ھوئے عوذان کے گریبان کو کھینچا جبکہ عوذان نے ایک ہی جھٹکے سے اپنا گریبان چھڑوا کر واجد کو ہلکا سا دھکا دیا جبکہ واجد اس وقت اپنے ھوش و حواس میں نہیں تھا تبھی دوبارہ چلتا ھوا عوذان کے پاس آ کر اسے گھورنے لگا۔۔۔۔۔

تجھے پتہ ھے کہ کچھ دن اور جینا تھا تونے تبھی میں ملک سے باہر تھا ورنہ اسی دن تیرے بھیجے میں "

, اپنی گن کی ساری گولیاں اتار دی ھوتی میں نے

اور جب تک میں واپس آیا تبھی تیرا ایکسیڈنٹ ھو گیا

تو میں نے میں نے خود تیری جان بچائی دل تو کر رھا تھا کہ تبھی تیرا اگلا دبا دیتا مگر تجھے اتنی آ "

,سان موت کیسے دے دیتا میں

,کیسے دے دیتا تبھی

تبھی تیرے ٹھیک ھونے کا ویٹ کیا تا کہ تجھے اذیت دے دے کر ماروں اور اب جب تو میرے "

,سامنے بالکل سہی کھڑا ھے تو چل سالے تیار ھو جا مرنے کے لئے

اور ایک بات اور کہ میں جب تجھے اپنے ھاتھوں سے مار دوں گا تو تیری آس کچھ لگتی کو گفٹ "

,کروں گا اپنے ساجد کو

,رکھ لے وہ تیری کچھ لگتی کو جب تک اس کا دل نہیں بھرتا "

بس واجد کے اتنا کہنے کی دیر تھی عوذان نے الٹے ھاتھ کا تھپڑ اس کے منہ پر مارا جس سے وہ لڑ کھڑا کر کچھ فاصلے پر ھو گیا۔۔۔۔

مگر اپنا بیلنس رکھتے ہوئے گرنے سے بچ گیا۔۔۔۔

جبکہ عوذان اب اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ھوئے اس کی طرف بڑھنے لگا جب اچانک سے واجد نے اپنی جیکٹ سے گن نکالی اور پھر اس کا رخ عوذان کی طرف کر دیا۔۔۔

,تیری اتنی ہمت کہ تو نے مجھ پے ھاتھ اٹھایا "

,بس بہت کر لیں باتیں اب بس

,کلمہ پڑھ لے ورنہ وہ بھی نصیب نہیں ھو گا

واجد نے بولتے ھوئے گن لوڈ کی جبکہ شاہدہ بیگم اور شبیر صاحب آنکھیں پھاڑے واجد کی گن کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

اور ان سب کے برعکس عوذان سنجیدگی سے واجد کو دیکھ رہا تھا اور پھر وہ اچانک آنکھیں بند کر کے ذینی کا تصور کرنے لگا شاید آخری بار۔۔۔

لیکن نہیں وہ ایسے کیسے ذینی کو اکیلا چھوڑ دیتا تبھی فوراً آنکھیں کھول کر واجد کو غصے سے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

,مار مار گولی "

, نہیں عوذان بیٹے یہ کیا کہہ رہے ھو آپ

, واجد بچے ایسا مت کرو آپ

, ٹھنڈے دماغ سے سوچو اس خون خرابے سے کچھ نہیں ملے گا آپ کو

شبیر صاحب نے عوذان کو کہنے کے ساتھ واجد کو بھی ایسا کرنے سے منع کیا۔۔۔۔۔

جبکہ شبیر صاحب کی بات پر واجد نے ایک غصیلی نگاہ ان پر ڈالی۔۔۔۔

,تو چپ کر بڈھے ورنہ پہلے تجھے ماروں گا "

واجد نے انتہائی بد تمیزی سے شبیر صاحب سے بات کی اور پھر عوذان کی طرف گن تان کر بولا۔۔۔۔۔

,پڑھ لے کلمہ ورنہ میں نے تین بولنے کے ساتھ ہی تجھے گولی مار دینی ھے "

ون !!!

واجد نے عوذان کو گھورتے ھوئے ون کہا اور عوذان اب یہ سوچ رہا تھا کہ واجد سے گن کیسے چھینے جبکہ ان سب سے دور کھڑا عاطف بہت آہستہ سے چلتے ہوئے عوذان کی گن لینے چلا گیا جو کہ وہ عوذان کے کہنے پر یہاں لے کر آیا تھا۔۔۔۔۔۔

ٹو

تو نہیں پڑھنا تو نے کلمہ چل سہی ھے ویسے بھی تجھے کتے کی موت ہی مرنا چاھیے

واجد نے انتہائی حقارت سے ٹریگر پر اپنی انگلی رکھے عوذان سے کہا جبکہ شبیر صاحب گھبراتے ھوئے دل سے یہ سوچ رھے تھے کہ وہ کیسے عوذان کی جان بچائیں۔۔۔۔۔

تین

ٹھاہ

کی آواز کے ساتھ ہی ھال کمرے میں مکمل خاموشی چھاگئی جسے شاہدہ بیگم کی چیخ کی توڑا۔۔۔۔۔

شبیر

شاہدہ بیگم زور سے چیخیں کیونکہ شبیر صاحب عوذان کے سامنے آ گئے تھے جس وجہ سے گولی انھیں لگ گئی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ شاہدہ بیگم کے رونے کے ساتھ ہی ایک اور گولی کی آواز سنائی دی جو کہ واجد کی ٹانگ پر لگی تھی۔۔۔۔۔

جس سے وہ زور سے چیخا اور پھر اپنے تیزی سے نکلتے ھوئے خون کو روکتے ھوئے عاطف کو پلٹ کر دیکھا جو ھاتھ میں گن لیے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

,سالے تو نے مجھ پر گولی کیسے چلائی "

,دیکھ لوں گا میں تجھے بھی اور تو کتے تجھے تو میں ہی ماروں گا اپنے ھاتھوں سے

!!! یاد رکھنا

واجد نے تیز لہجے میں پہلے عاطف کو دھمکی دی اور پھر عوذان کو دھمکاتے ھوئے لنگڑا کر گھر سے باہر نکل گیا تاکہ ھوسپیٹل جا سکے۔۔۔۔۔

جبکہ عوذان بھاگتے ہوئے شبیر صاحب کے پاس گیا اور پھر انھیں اٹھانے کی کوشش کرنے لگا جو کہ اپنے سینے پر ھاتھ رکھے زمین پر گرے ہوئے تھے۔۔۔۔

, انکل انکل آپ کیوں آے میرے سامنے"

میری جان بچانے کے لیے آپ نے اپنی جان کی بازی لگا دی

, کیوں انکل

, چلیں جلدی اٹھیں ھوسپیٹل چلیں

, آپ کو کچھ نہیں ھونے دوں گا میں

, عاطف جلدی جا کر گاڑی سٹارٹ کر

عوذان بوکھلا کر بولتے ھوئے شبیر صاحب کو اٹھانے لگا اور پھر انھیں سہارا دے کر گاڑی میں جا کر بیٹھا دیا جبکہ ان کے بیٹھتے ہی عاطف نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔۔۔

" ڈاکٹر ڈاکٹر پیپلیز انکل کا علاج کریں "

انھیں کو کچھ نہیں ھونا چاھئے ,

کچھ بھی نہیں ,

" آپ سمجھ رہے ھیں نا کہ میں کیا کہہ رھا ھوں

عوذان ھوسپیٹل میں داخل ھوتے ہی تقریباً بھاگتے ہوئے سامنے کھڑے کسی سے بات کر رھے ڈاکٹر صاحب کے پاس گیا اور پھر ایک ہی سانس میں ڈاکٹر صاحب کو شبیر صاحب کے علاج کرنے کا کہنے لگا جبکہ اس وقت اس کے چہرے کے تاثرات ایسے تھے جیسے ابھی رو دے گا۔۔۔۔۔

" اوکے مسٹر ریلیکس رہیں ,

مجھے بس یہ بتائیں کہ پیشنٹ ھے کہاں ,

Urdu Novels Ghar

ڈاکٹر صاحب نے عوذان کے کاندھے پر ھاتھ رکھ کر اسے تسلی دی جبکہ ڈاکٹر صاحب کے اتنا کہنے کی دیر تھی عوذان تیزی سے ڈاکٹر کا ھاتھ پکڑ کر اسے شبیر صاحب کی طرف لے جانے لگا جنہیں سٹریچر پر لیٹا کر واڈ بوائز اسی طرف لا رھے تھے۔۔۔۔۔

, پلیز ڈاکٹر جلدی کریں بہت خون بہہ گیا ھے انکل کا"

, لیکن آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ انکل کو کچھ نہیں ھونے دیں گے

عوذان پاگلوں کی طرح ڈاکٹر صاحب کے ھاتھوں کو پکڑے ان سے وعدہ کرنے کو بول رھا تھا جبکہ ڈاکٹر صاحب عوذان کے اس انداز پر حیرانگی سے اسے دیکھنے لگے اور پھر بہت تحمل سے عوذان کو سمجھانے والے انداز میں بولے۔۔۔۔۔

دیکھیں مسٹر زندگی موت تو اللہ کے ھاتھ میں ھے آپ اللہ سے ان کی زندگی مانگیں ہم تو صرف کوشش کر سکتے ھیں جو کہ ہم کریں گے

, اس لئے پلیز آپ خود کو سنبھالیں اور دعا کریں

ڈاکٹر صاحب نے عوذان سے کہنے کے بعد بوائے کو اشارہ کیا اور پھر آپریشن تھیٹر کی طرف چل پڑے۔۔۔۔۔

جبکہ عوذان یہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا کہ اگر شبیر صاحب کو کچھ ہو گیا تو اس کا کیا ہو گا کیونکہ وہ اب شبیر صاحب کو کھو نہیں سکتا ایک وہی تو تھے جو اسے ایک باپ کی طرح محبت کرتے تھے اور آج انھوں نے صرف عوذان کی زندگی بچانے کے لیے خود کو قربان کر دیا کس طرح وہ ان کا یہ احسان اتار پائے گا۔۔۔۔۔

اور ذینی وہ تو عوذان کو ہی قصوروار سمجھے گی۔۔۔۔

وہ تو اسے کبھی بھی معاف نہیں کرے گی۔۔۔۔

" نہیں نہیں انکل کو کچھ نہیں ہو گا"

" یا اللہ پلیز انکل کو زندگی دے دیں انھیں کچھ نہ ہو

عوذان نے سچے دل سے دعا کی اور پھر بے چینی سے ٹہلتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کے آپریشن تھیٹر سے باہر آنے کا ویٹ کرنے لگا۔۔۔۔۔

اس بات سے انجان کہ ضروری نہیں کہ ہر دعا قبول ہو جائے۔۔۔۔۔

ایک گھنٹے سے زیادہ وقت ھو گیا تھا ڈاکٹرز کو اندر گئے ھوئے مگر ابھی تک ان میں سے کوئی بھی باہر نہیں آیا تھا جبکہ عوذان کا اب اپنا دل بہت گبھرا رھا تھا جیسے کچھ بہت برا ھونے والا ھو ۔۔۔۔۔

مگر اسے اس وقت خود کو سنبھالنا تھا جو کہ وہ بہت مشکل سے کر بھی رھا تھا جبکہ عاطف گاڑی لے کر شاہدہ بیگم اور باقی سب کو ھوسپیٹل لانے کے لیے گیا ھوا تھا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر انکل کیسے ھیں ؟؟؟"

عوذان بے چینی سے مسلسل آپریشن تھیٹر کے دروازے کو گھور رھا تھا جب اچانک اسے وہی ڈاکٹر باہر نکلتے ھوئے نظر آئے تو عوذان فوراً بھاگتا ھوا ان کے پاس گیا اور پھر دھڑکتے ہوئے دل سے شبیر صاحب کے متعلق دریافت کیا جبکہ دل میں وہ مسلسل ایک ہی دعا کر رھا تھا کہ شبیر صاحب بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔

انھیں کچھ نہ ھو۔۔۔۔۔۔

ابھی عوذان یہی سب دعائیں کر رہا تھا جب اسے ڈاکٹر کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔۔

", آئی ایم سوری مسٹر ہم پیشنٹ کو نہیں بچا سکے"

گولی ان کے ھارٹ کے قریب لگی تھی جبکہ وہ ایک ھارٹ پیشنٹ تھے یعنی ان کا ھارٹ پہلے ہی نازک ھوچکا تھا,اس کے علاوہ ان کا خون بھی بہت ضائع ھوگیا تھا سو

" ہم نے بہت کوشش کی لیکن اللہ کو شاید یہی منظور تھا,سو آپ پلیز صبر کریں

عوذان کو نہیں پتہ تھا کہ ڈاکٹر کیا کچھ بول چکا ھے یا بول رہا ھے اس کا دماغ تو یہ سن کر ہی ماؤف ھوچکا تھا کہ شبیر صاحب اب نہیں رھے وہ ان سب کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے جا چکے ھیں۔۔۔۔۔۔

"آنٹی !!!

عوذان ویسے ہی شوکڈ سا کھڑا تھا جب اسے اپنے پیچھے سے عاطف کے چیخنے کی آواز سنائی دی جس پر وہ فوراً ھوش میں واپس آیا اور پلٹ کر دیکھا تو اسے شاہدہ بیگم زمین پر گری ھوئیں نظر آئیں جبکہ عاطف اور آمنہ روتے ھوئے انھیں ھوش میں لانے کی کوشش کر رھے تھے

اور ڈاکٹر صاحب واڈبوائے کو آوازیں لگا رھے تھے۔۔۔۔ جبکہ ذینی وہ پتھرائی ہوئی نظروں سے بس عوذان کو دیکھے جارہی تھی ایک آنسو بھی اس کی آنکھوں میں نظر نہیں آرہا تھا جبکہ اس کے اس بے تاثر چہرے پر اذیت اور تکلیف صاف واضح ہورہی تھی۔۔۔۔

جبکہ شاہدہ بیگم کو ڈاکٹر صاحب وہاں سے لے جاچکے تھے اور ان کے پیچھے عاطف اور آمنہ بھی روتے ہوئے چل پڑے تھے جب عوذان ذینی کو سنبھالنے کے لئے اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔

,ذینیہ "

,دیکھیں میری بات سنیں

,پلیز صبر کریں

,اس میں اللہ کی مرضی ھے لیکن ہمیں مل کر آنٹی

!!! تھڑا

عوذان کچھ دیر تک تو ذینی کو یوں ہی کھڑا شرمندگی سے دیکھتا رھا جو ابھی بھی بغیر پلکیں جھپکائے عوذان کو ہی دیکھے جارہی تھی اور پھر خود کو سنبھالتے ہوئے ذینی کو یوں شوکڈ کھڑا دیکھ کر اسے

سمجھانے کی کوشش کرنے لگا جبکہ ابھی اس نے ابھی چند لفظ ہی ادا کیے تھے کہ ذینی نے ایک زور کا تھپڑ عوذان کے منہ پر دے مارا جس سے وہ لڑکھڑا کر چند قدم پیچھے ہٹا اور پھر حیرانگی سے ذینی کو دیکھنے لگا جواب آنسو بھری نظروں سے اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی,

اور خبر دار اگر تم نے میرے یا میری فیملی کے قریب آنے کی کوشش کی,

ذینی نے زخمی سی نظروں سے عوذان کو دیکھتے ھوئے چیخ کر کہا اور پھر چلتی ھوئی عوذان کے گریبان کو پکڑ کر اس کی آنکھوں میں اپنی آنسو بھری نظریں گاڑھتے ھوئے بولی۔۔۔۔

"قاتل ھو تم میرے بابا کے,

قتل ھوا ھے تمہاری وجہ سے ان کا,

مرنا تمہیں چاھیے تھا مگر میرے بابا نے خود کی قربانی دے دی,

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی عوذان تم نے مجھ سے میری زندگی میرے بابا چھین لیے,

کاش کاش تم کبھی ہم سے ملے ہی نا ھوتے کاش میرے بابا کی جگہ تم ھوتے,

توکم از کم آج میرے بابا تو میرے پاس ھوتے

دفع ھو جاؤ یہاں سے

اور دوبارہ کبھی اپنی شکل مت دیکھانا بند کرو میرے سامنے اچھا بنے کا ڈرامہ

نہیں ضرورت ھے ہمیں تمہاری

اس طرح تمہارا کفارہ ادا نہیں ھو گا

جاؤ

ذینی نے چیختے ھوئے عوذان کے گریبان کو چھوڑ کر اسے دھکا دیا اور پھر زمین پر بیٹھ کر زور زور سے رونے لگی جبکہ عوذان بھی اپنے آنکھوں میں آنے والے آنسوں کو صاف کرتے ھوئے وہاں سے چلا گیا۔-------

دن بہت تیزی سے گزر رہے تھے جیسے انھیں پر لگ گئے ھوں آج شبیر صاحب کو فوت ھوئے تقریباً 2 ماہ ھو چکے تھے۔۔۔۔۔

اور ان دو ماہ میں بہت کچھ بدل گیا تھا۔۔۔۔۔

ذینی اب اپنی سٹڈی کے ساتھ ساتھ ایک پرائیویٹ سکول میں جاب بھی کرنے لگی تھی تاکہ گھر خرچ چل سکے۔۔۔۔ جبکہ عوذان اس دن کے بعد سے ذینی کے سامنے نہیں آیا تھا یہاں تک کہ کفن دفن کا انتظام بھی عوذان نے عاطف کے ذمے لگا دیا تھا اور یہ بھی کہہ دیا تھا کہ وہ ذینی کے گھر میں ہی رہے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کسی مرد کے بغیر انسان کا گھر کیسا ھوتا ھے۔۔۔۔۔

مگر ذینی نے اسے یہاں رکنے سے منع کر دیا تھا اور پھر عاطف کے پرزور اسرار پر اس پر احسان کرتے ھوئے اسے اتنی اجازت دے دی تھی کہ اس نے عاطف کو ادھر آنے جانے سے نہیں روکا تھا تبھی ہر 2 دن بعد عاطف حال چال دریافت کرنے ان کے گھر آجاتا اور پھر ہر خبر عوذان تک پہنچا دیتا۔۔۔۔۔

کیونکہ یہ بھی عوذان نے ہی اسے کرنے کو کہا تھا آخر اس کا سارا دھیان اب ادھر ہی تو لگا رہتا تھا۔۔۔۔۔

اب آخر محبت کرتا تھا وہ ذینی سے تبھی تو اس کے دوبارہ تھپڑ مارنے پر بھی وہ ذینی سے بد دل نہیں ھوا۔۔۔۔۔

ایسے ہی تو ھوتا ھے محبت میں۔۔۔۔۔

کہ ہم جس سے محبت کرتے ھوں اس کے لاکھ برا کرنے پر بھی ہم اس سے نفرت نہیں کر پاتے ھاں ہم اس وجود سے دور ضرور ھو سکتے ھیں مگر نفرت پھر بھی نہیں کر سکتے کیونکہ جو لوگ ایک دفعہ دل میں بس جائیں۔۔۔۔

جنہیں دیکھ کر دل ایک ہی گواہی دے کہ یہی ھے وہ وجود جس کا تمہیں کب سے انتظار تھا جو صرف تمہارا ھے۔۔۔۔۔

جسے صرف ایک نظر دیکھ کر ایسا لگے جیسے اس ایک شخص پر دنیا ختم ھو گئی ھو۔۔۔۔

تو پھر بھلا انسان اس سے نفرت کیسے کر سکتا ھے یہی حال تھا اب عوذان کا کہ اسے ذینی کی کوئی بات کوئی حرکت بری نہیں لگتی تھی۔۔۔۔۔۔

جبکہ اس عرصے میں شاہدہ بیگم تو ٹوٹ سی گئی تھیں۔۔۔

Urdu Novels Ghar

ایک چپ لگ گئی تھی انھیں تب سے جب سے شبیر صاحب ان سب کو چھوڑ کر گئے

تھے۔۔۔۔۔۔

شاید انھیں شبیر صاحب سے محبت ہی اتنی تھی کہ ان کی جدائی برداشت نہیں کر پا رہی تھیں

وہ۔۔۔۔۔۔

جبکہ اقصیٰ بیگم (شبیر صاحب کی بہن) شبیر صاحب کی وفات کے بعد دو تین دفعہ ادھر کا چکر لگا

چکی تھیں اور آج بھی ادھر آنے کا ارادہ رکھتی تھیں۔۔۔۔۔

شاید شاہدہ بیگم سے کوئی بہت ضروری بات کرنے۔۔۔۔۔

جبکہ یہ بات عاطف آج صبح ہی عوذان کو بتا چکا تھا اور تب سے ہی عوذان کا دماغ اس ٹینشن کی لپیٹ

میں تھا کہ ضرور اقصیٰ بیگم ذینی کے رشتے کی بات کریں گی کیونکہ وہ شبیر صاحب سے یہ ذکر سن

چکا تھا۔۔۔۔۔

تبھی وہ اب یہ سوچ رہا تھا کہ کیسے وہ شاہدہ بیگم سے ذینی کا رشتہ مانگے کیونکہ اسے یہ بات تو یاد

تھی کہ جب عوذان ان کے گھر پر موجود تھا تو ایک دن شبیر صاحب نے باتوں باتوں میں اس سے

کہا تھا کہ وہ عوذان کو ہمیشہ کے لئے اپنا بیٹا بنانا چاہتے ہیں مگر تب وہ اصل بات نہیں کر سکے مگر عوذان ان کی آنکھوں میں اپنے لئے محبت اور پسند بہت واضح طور پر دیکھ چکا تھا۔۔۔

تبھی تو وہ شبیر صاحب کی اس خواہش کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

مگر شاہدہ بیگم سے تو اس نے رشتے کی بات کرنی ہی تھی کیونکہ اسے نہیں لگتا تھا کہ شبیر صاحب نے شاہدہ بیگم سے ایسی کوئی بات کی ہو گی

مگر کیسے وہ ذینی کا رشتہ مانگے بس یہ ہی اسے سمجھ نہیں آ رھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

دوپہر کے 1 بجے کا وقت تھا جب عوذان نے شبیر صاحب کے گھر کی گھنٹی بجائی۔۔۔۔۔۔

کیونکہ عاطف اسے بتا چکا تھا کہ ذینی 2 یا 3 بجے گھر واپس آتی تھی جبکہ عوذان نے عاطف سے کہہ کر اقصیٰ بیگم اور سرفراز کو گھر تک پہنچنے سے روکوالیا تھا اب پہنچ تھی اس کی اتنا تو کر واہی سکتا تھا۔۔۔۔

!!! السلام علیکم آنٹی

ارے یہ کیا حال بنالیا ھے آپ نے اپنا؟؟؟

عوذان کو ابھی گھنٹی بجائی 5 منٹ ہی ھوئے ھوں گے کہ شاہدہ بیگم نے دروازہ کھول دیا تو عوذان ان کے کمزور سے وجود کو دیکھ کر بے اختیار بول پڑا۔۔۔۔

کچھ نہیں ھوا مجھے بیٹے زندہ ھوں بس اتنا کافی ھے

شاہدہ بیگم نے انتہائی کرب سے چور لہجے میں کہا جبکہ عوذان ان کو دیکھ کر گلٹ فیل کرنے لگا کہ کہیں نا کہیں وہ ہی ان کی اس حالت کا زمے دار ھے۔۔۔۔

آپ باہر کیوں کھڑے ھو بیٹے اندر چلو

شاہدہ بیگم نے عوذان کی خاموشی نوٹ کی تو خود کو سنبھالتے ھوئے نارمل سے لہجے میں بولیں۔۔۔۔۔

جبکہ عوذان ان کی بات سن کر سر ہلاتے ھوئے ان کے پیچھے چل پڑا۔۔۔۔۔۔

اچھا یہ بتاؤ بیٹے کہ اتنے دنوں تک آے کیوں نہیں یہاں اپنی آنٹی کو تو بھول ہی گئے ھو آپ

شاہدہ بیگم عوذان سے شکوہ کرتی ھوئیں اپنے کمرے میں داخل ھوئیں اور پھر جا کر بیڈ پر بیٹھ گئیں۔۔۔۔۔۔۔

تو عوذان بھی خاموشی سے چلتے ہوئے شاہدہ بیگم کے پاس ان کے قدموں میں بیٹھ گیا اور پھر بے بسی سے انھیں دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ ذینی کے بارے میں بتانا نہیں چاہتا تھا جبکہ شاہدہ بیگم عوذان کی نظروں کو سمجھتے ھوئے ہلکا سا مسکرائیں۔۔۔۔۔۔

ذینی نے روکا ھے نا آپ کو یہاں آنے سے

بیٹے سہی کہہ رہی ھوں نا میں

ایسا ہی ھے

شاہدہ بیگم کے اچانک سوال پر عوذان کی نظروں میں اب حیرانگی آچکی تھی جبکہ عوذان کے ایسے دیکھنے پر شاہدہ بیگم کی مسکراہٹ اور گہری ھو گئ۔۔۔۔۔۔

بیٹے برا نہیں منانا ذینی ایسی ہی ھے بہت جذباتی اب اپنے بابا سے محبت بھی تو اسے اتنی ہی تھی۔۔۔۔

اس لئے آپ کو غلط سمجھ رہی ھے وہ

خیر مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی تھی بہت دنوں سے سوچ رہی تھی کہ عاطف سے کھوں گی کہ آپ سے بات کروادے۔۔۔۔۔

شاہدہ بیگم ذینی کی طرف سے معزرت کرنے کے بعد کچھ سنجیدگی سے بولیں۔۔۔۔۔

جبکہ عوذان مکمل متوجہ ھو کر ان کے بولنے کا ویٹ کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

بیٹے شبیر آپ سے ذینی کے رشتے کی بات کرنا چاہتے تھے اور اس کا ذکر انھوں نے مجھ سے بھی کیا تھا۔۔۔۔۔

مگر پھر وقت نے انھیں اتنی مہلت ہی نہیں دی کہ وہ کوئی بات کرتے آپ سے

خیر میں اب خود بہت پریشان رہتی ھوں ذینی کی طرف سے

بالکل پاگل ھے یہ لڑکی

غصہ تو جیسے اس کی ناک پر رکھا ھوا ھے۔۔۔۔

مگر وہ دل کی بہت اچھی ھے اب میری بھی زندگی موت کا کوئی بھروسہ نہیں ھے تبھی آپ سے

التجا کرتی ھوں کہ شبیر کی یہ خواہش پوری کر دیں۔۔۔۔۔

اپنا لیں ذینی کو

کیونکہ اقصیٰ باجی سرفراز کے رشتے کی بات کرنا چاہتی ھیں مگر میں ذینی کا ھاتھ آپ کو سونپنا

چاہتی ھوں۔۔۔۔۔

میں جانتی ھوں کہ آپ بھی ذینی کو پسند کرتے ھیں

اور مجھے پتہ ھے کہ ذینی اس نکاح کے لئے نہیں مانے گی مگر آپ فکر نہیں کرو

میں جانتی ھوں کہ ذینی کس طرح راضی ھو گی۔۔۔۔

بس میں جو جو کہہ رہی ھوں آپ وہ کرو

پھر آپ دیکھئے گا کہ ذینی کس طرح آپ سے نکاح کرتی ھے۔۔۔۔۔

شاہدہ بیگم تو نان سٹاپ ایسے بولیں جیسے اتنے دنوں سے اسی لئے چپ ھوں کہ وہ عوذان سے اتنی بات کر سکیں۔۔۔۔۔۔

پھر شاہدہ بیگم نے آہستہ آہستہ بولتے ھوئے عوذان کو سارا پلین سمجھایا جو وہ نا جانے کب سے بنائی بیٹھی تھیں جبکہ عوذان منہ کھولے ان کی ھاں میں ھاں ملاتا رھا۔۔۔۔۔۔

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

زینیہ شبیر ولد شبیر احمد آپ کا نکاح ملک عوذان ولد ملک معیز سے سکہ رائج الوقت 50 لاکھ روپے کیا جارھا ھے۔۔۔۔۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ھے؟؟؟

ذینی نے کبھی زندگی میں نہیں سوچا تھا کہ اس کی شادی ایک ایسے شخص سے کر دی جاۓ گی جس سے وہ سب سے زیادہ نفرت کرتی ھو گی۔۔۔

ھاں یہ سچ تھا کہ وہ عوذان سے شدید محبت کرنے لگی تھی مگر جب سے شبیر صاحب کی موت ھوئی تھی تب سے اس کے دل میں عوذان کے لیے پیدا ھونے والی محبت تو کہیں دب سی گئی تھی۔۔۔۔۔۔

بلکہ اس کی جگہ اب انتہا درجے کی نفرت نے لے لی تھی۔۔۔۔۔

لیکن اب وہ اسی شخص سے شادی کرنے کے لئے مجبور تھی جس کی شکل تک دیکھنا اسے گوارا نہیں تھا کیونکہ اگر وہ یہ شادی کرنے سے انکار کر دیتی تو وہ شخص اس کی ماں اور بہن دونوں کو جان سے مار دیتا۔۔۔۔۔

اب آخر عاطف شاہدہ بیگم اور آمنہ کے سر پر گن رکھ کر جو کھڑا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ یہ بھی جانتی تھی کہ عوذان کے کہنے پر عاطف فائر کر بھی سکتا ھے آخر تھا تو وہ بھی ایک گنڈہ ہی نا۔۔۔۔۔

حالانکہ ذینی کو عاطف سے ایسی امید نہیں تھی وہ تو اسے اپنا چھوٹا بھائی سمجھنے لگی تھی مگر نہیں اسے بھی تو عوذان کے ساتھ ہی زیادہ لگاؤ اور محبت تھی تبھی تو اس کا حکم بجا لا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

مگر اب ذینی کے پاس اپنے رشتوں کو کھونے کا نہ تو حوصلہ تھا اور نہ ہی برداشت۔۔۔۔

تبھی وہ ایک فیصلہ کر چکی تھی۔۔۔۔۔

!!! جی قبول ھے

اپنی زندگی اور اپنی خوشیوں کو ایک طرف رکھ کر وہ اپنی فیملی کے بارے میں سوچتے ھوئے آج ہمیشہ کے لئے اس شخص کے نام ھو گئی تھی۔۔۔۔۔

جس سے اسے شدید محبت بھی تھی اور انتہا درجے کی نفرت بھی۔۔۔۔۔

!!! نکاح مبارک ھو بھائی

Urdu Novels Ghar

جیسے ہی نکاح مکمل ھو ھوا عاطف خوشی سے چہکتے ھوئے ڈرائنگ روم میں داخل ھوا اور پھر مسکراتے ھوئے عوذان کے گلے لگ کر اسے مبارک باد دینے لگا۔۔۔۔۔

جبکہ عوذان جو مولوی صاحب اور جو دو تین گواہ موجود تھے ان سے مبارک باد وصول کر رھا تھا اچانک سے عاطف کے انداز پر ھنس کر ذینی کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

جو تب سے شوکڈ سی بیٹھی تھی جب سے نکاح ھوا تھا جس وجہ سے عوذان کو ذینی کے ساتھ زبردستی نکاح کرنے پر افسوس ھونے لگا۔۔۔۔

مگر یہ افسوس صرف وقتی تھا کیونکہ اپنی محبت کو پالینے کی خوشی اس افسوس پر حاوی ھو چکی تھی۔۔۔۔

جبکہ ذینی جو سرخ دوپٹے سے اپنے چہرے کے ساتھ سر کو بھی جھکائے کب سے اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی عاطف کے ڈرائنگ روم میں داخل ھوتے ہی فوراً وہاں سے اٹھی اور تیزی سے شاہدہ بیگم کے کمرے میں داخل ھوتے ہی بھاگ کر ان کے گلے لگ کر زور زور سے رونے لگی۔۔۔۔

ناجانے کب سے وہ اپنے آنسو روکے بیٹھی تھی تبھی اتنا پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی جبکہ شاہدہ بیگم کو ذینی کے رونے پر اب غصہ آنے لگا کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ عوذان ذینی سے کتنی محبت کرتا ھے اور وہ ذینی کو بہت خوش بھی رکھے گا لیکن ذینی اس جیسے اتنی محبت کرنے والے شخص سے شادی ھونے پر رو رہی ھے۔۔۔۔

اسی بات پر شاہدہ بیگم کو اب غصہ آرھا تھا جسے انھوں نے بہت مشکل سے روکا کیونکہ ذینی کے سامنے انھوں نے لاچار اور مجبور بننے کا ڈرامہ جو کرنا تھا۔۔۔۔

, اپ ٹھیک ھیں نا"

,عاطف نے کچھ نقصان تو نہیں پہنچایا آپ کو

ذینی کچھ دیر بعد شاہدہ بیگم سے الگ ھو کر انھیں سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

جبکہ ان دونوں سے کچھ فاصلے پر بیٹھی آمنہ اپنی ھنسی چھپانے کی بھرپور ایکٹنگ کر رہی تھی کیونکہ جس وقت عوذان کو شاہدہ بیگم اپنا پلین بتا رہی تھیں تبھی آمنہ بھی رکشے پر (جو کہ ذینی نے لگوا کر دیا تھا کیونکہ وہ خود ذینی کو سکول سے واپس نہیں لا سکتی تھی) سکول سے واپس آچکی

تھی اور پھر عوذان کو دروازہ کھولتے دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سمارہی تھی اتنی ہی اٹیچ ھو گئی تھی وہ عوذان سے آخر اسے اس کا بڑا بھائی جو مل گیا تھا عوذان کے شکل میں

ابھی آمنہ عوذان سے اتنے دنوں تک ادھر نا آنے کے شکوے ہی کر رہی تھی کہ تب تک شاہدہ بیگم بھی وہاں پر آچکی تھیں------

تبھی آمنہ بھی ان کے پلین میں شامل ھو چکی تھی

اس لئے اب ذینی کے عوذان سے نکاح ھونے پر اس سے اپنی خوشی چھپائی نہیں جارہی تھی-----

,بیٹے میں اور آمنہ بالکل ٹھیک ھیں کیونکہ آپ نے عوذان شادی جو کرلی ھے "

مگر اگر آپ نے عوذان بیٹے کو کوئی شکایت ھونے دی تو وہ پھر ہم دونوں کو نقصان پہنچاسکتے ھیں ,اس لئے آپ عوذان بیٹے کی ہر بات ماننا تاکہ ہم سہی سے رہ سکیں

شاہدہ بیگم نے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ھوئے ذینی کو سمجھایا جبکہ عوذان کا نام سنتے ہی ذینی کے اندر ایک آگ سی جلنے لگی------

ہماری مجبوری کا فائیدہ اٹھایا ہے نا تم نے ملک عوذان !!! مجھے حاصل کر کے بہت خوش ھو رھے "

, ھو کہ تمہاری ضد پوری ھو گئ

, مگر اگر میں نے تمہاری زندگی عذاب نہ بنادی تو نام بدل دینا میرا

آپ سمجھ رھے ھو نا ذینی بیٹے کہ میں کیا کہہ رہی ھوں ؟؟؟

ذینی اپنے دل و دماغ میں عوذان سے بدلہ لینے کی پلیننگ ہی کر رہی تھی جب اسے شاہدہ بیگم کی آواز پھر سے سنائی دی جس سے وہ فوراً اپنے خیالوں سے باہر نکلی اور پھر شاہدہ بیگم کی بات کو سمجھتے ھوئے ہلکے سے ھاں میں سر ہلا دیا۔۔۔۔

تو شاہدہ بیگم نے ہلکا سا مسکرا کر ذینی کو اپنے ساتھ بیڈ پر ہی بیٹھا لیا اور اسے نا جانے کون کون سی باتیں سمجھانے لگیں جبکہ آمنہ ہر بات پر اپنی بتیسی چھپانے کی کوشش ہی کر رہی تھی۔۔۔۔

جسے ایک دو دفعہ ذینی نے نوٹ بھی کیا مگر پھر وہ اسے اپنے غصے اور غم میں اگنور کر گئی۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں ماں بیٹی یہی باتیں کر رہی تھیں جب اچانک سے عاطف کمرے میں داخل ھوا۔۔۔۔

بھائی جی بلا رہے ہیں آپ کو رات ہونے والی ہے تو رخصتی وغیرہ کر لیں"

عاطف نے نظریں جھکا کر کچھ شرمندگی سے کہا اور پھر فوراً باہر نکل گیا کیونکہ وہ ذینی سے نظریں ملانے کی خود میں ہمت نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ شاہدہ بیگم ایک ٹھنڈی سانس لینے کے بعد ذینی کا دوپٹہ سہی کرتے ہوئے اسے باہر لے جانے لگیں۔۔۔۔

عوذان نے جیسے ہی ذینی کو باہر حال میں آتے دیکھا تو اچانک سے اس کے چہرے پر ایک بھرپور مسکراہٹ پھیل گئی اپنی محبت کو پا لینے کا احساس ہی اسے خوشی سے پھولے نہیں سمانے دے رہا تھا۔۔۔

اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ چیخ چیخ کر ساری دنیا کو بتائے کہ اس کا شمار بھی ان خوش قسمت ترین لوگوں میں ہوتا ہے جو اپنی محبت کو حاصل کر لیتے ہیں۔۔۔۔

مگر ابھی وہ ایسا کچھ نہیں کر سکتا تھا جبھی اپنی خوشی کو اندر ہی اندر رکھ کر بس مسکرائے جا رہا تھا۔۔۔

جبکہ ذینی نظریں جھکائے اسے دیکھنے سے بھی گریز برت رہی تھی کیونکہ اس وقت وہ شاہدہ بیگم کے سامنے کوئی تماشہ نہیں بنانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

تبھی وہ عوذان کو دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی کیونکہ عوذان کو دیکھ کر اسے صرف غصہ ہی آنا تھا۔۔۔۔۔

تبھی عوذان نے ذینی کی جھکی نظریں دیکھ کر شاہدہ بیگم کو منہ ہی منہ میں تھینک یو کہا جس پر شاہدہ بیگم عوذان کے اس انداز پر مسکرائے بغیر نہ رہ سکیں مگر پھر فوراً اپنی مسکراہٹ سمیٹ کر چہرے پر سنجیدگی لے آئیں۔۔۔۔۔

"یہ لو لے جاؤ ذینی کو وہ تمہیں کوئی شکایت نہیں ھونے دے گی اس لیے مجھے یا آمنہ کو کوئی نقصان مت پہنچانا,

شاہدہ بیگم نے غصہ کرنے کی ڈرامہ بازی کی اور پھر ذینی کے سر پر کس کر کے اسے عوذان کے ساتھ گھر سے رخصت کر دیا اور پھر عاطف کے باہر نکلتے ہی دروازہ بند کر کے اپنی نم آنکھیں صاف کرنے لگیں کیونکہ آج وہ اپنی لاڈلی بیٹی سے جھوٹ بول چکی تھیں اسے دھوکے میں رکھا

تھاانھوں نے مگر یہ سب کرنا ضروری تھا کیونکہ وہ شبیر صاحب کی آخری خواہش پورا کرنا چاہتی تھیں۔۔۔۔۔

اسی لئے جہاں ایک طرف یہ آنسو غمی کے تھے وہیں خوشی کے بھی تھے۔۔۔۔۔

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

پورا سفر خاموشی سے گزرا عوذان ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ عاطف اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا اندر ہی اندر شرمندہ ھو رہا تھا اسے بار بار ذینی کی شکوہ بھری نظریں یاد آرہی تھیں تبھی وہ ذینی کو نظر اٹھا کر دیکھنے کی ہمت اور حیثیت دونوں خود میں نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔

جبکہ ان دونوں سے لاپرواہ بیک سیٹ پر بیٹھی ذینی یہ سوچ رہی تھی کہ وہ عوذان کو آج پہلی ہی رات کس طرح سبق سکھائے۔۔۔۔۔

ابھی ذینی انھی سوچوں میں گم تھی جب عوذان نے اپنے گھر کے آگے بریک لگائی اور پھر خود گاڑی سے باہر نکل کر ذینی کی سائیڈ کا دروازہ کھولا۔۔۔۔۔

"آجاؤ ذینی"

عوذان نے اپنا دائیاں ھاتھ ذینی کے سامنے کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا جبکہ ذینی نے تیش بھری نظروں سے عوذان کو دیکھنے کے بعد دوسری سائیڈ کا دروازہ کھول کر خود گھر میں داخل ھو گئی۔۔۔۔

ذینی کے اس انداز پر عوذان بھی کاندھے اچکاتے ھوئے عاطف کے ساتھ گھر میں انٹر ھوا۔۔۔۔۔

عاطف تو فوراً اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ عوذان نے اسے کہا بھی کہ کچھ کھالے کیونکہ کک سے عوذان نے کال کر کے کھانا بنوالیا تھا۔۔۔۔۔

مگر عاطف نہ منع کر دیا اور پھر اپنے کمرے میں بند ھو گیا جبکہ عوذان بھی عاطف کی حالت سمجھتے ھوئے (کہ وہ ذینی سے شرمندہ ھے) سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔۔۔

م کیونکہ کھانا کھانے کو تو اس کا بھی دل نہیں کر رھا تھا مگر اپنی شیرنی سے تو ملنا تھا نا اس نے تبھی مسکراتے ہوئے جیسے ہی اپنے کمرے میں داخل ھوا وہاں فل اندھیرا تھا مگر باتھ روم کی لائٹ جل رہی تھی اور ساتھ پانی بہنے کی بھی آواز آ رہی تھی یعنی ذینی باتھ روم میں تھی۔۔۔۔

عوذان نے کچھ سوچتے ھوئے لائٹ بند ہی رھنے دی اور پھر چپ چاپ سنگل صوفے پر جا کر بیٹھ گیا جبکہ ابھی اسے بیٹھے 10 سے 15 منٹ ہی ھوئے تھے کہ ذینی دوپٹے سے اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے بیڈ پر لیٹ گئی اور سونے کی کوشش کرنے لگی کیونکہ ابھی وہ صرف خود کو ریلیکس کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

تا کہ صبح تک خود کو مضبوط بنا کر عوذان سے بدلے لے سکے۔۔۔

ابھی اسے لیٹے ھوئے کچھ دیر ہی ھوئی تھی کہ اچانک سے عوذان بیڈ پر لیٹا اور پھر ذینی کا بازو کھینچ کر اسے اپنے اوپر گرا لیا۔۔۔۔

اور پھر ذینی کے ایک گال پر ھاتھ رکھ کر اسے اپنے قریب کیا کہ ذینی عوذان کا ارداہ بھانپتے ھوئے فوراً عوذان کے سینے پر دباؤ ڈال کر اٹھی اور پھر بھاگ کر لائٹ جلا دی مگر عوذان کو بیڈ پر لیٹے مسکراتے ھوئے دیکھ کر شوکڈ رہ گئی۔۔۔

کیونکہ اسے یہی لگ رھا تھا کہ عوذان کسی دوسرے کمرے میں جا کر سو چکا ھو گا مگر اب عوذان کی اس کمرے میں موجودگی کے ساتھ اپنے ساتھ کی وہ حرکت ذینی کو غصہ دلانے کا سبب بنی تھی۔۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رھے ھو"

"اور تمہاری ہمت کیسے ھوئی میرے قریب آنے کی"

ذینی غصے سے پھٹ پڑی جبکہ عوذان فوراً ایک ہی چھلانگ میں ذینی تک پہنچا اور پھر اس کے منہ پر ھاتھ رکھ کر اسے چپ کروا دیا۔۔۔۔

"یار کیا کر رہی ھو عاطف ھے نیچے"

"آہستہ تو بولو کیوں اپنا تماشا بنوا رہی ھو"

"میرا تو کچھ نہیں جائے گا مگر عاطف کو ضرور پتہ چل جائے گا کہ میں تمہارے ساتھ کچھ کرنے والا تھا"

Urdu Novels Ghar

عوذان ذینی کے کان کے پاس آہستہ آہستہ بول رہا تھا جبکہ اس کے ھونٹ ذینی کے کان کو ٹچ ھو رھے تھے جس سے ذینی کا دل اتنی زور سے دھڑکنا شروع ھو چکا تھا کہ اس کی آواز عوذان کو کلیئر لی سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔

, کیا ھوا ڈر لگ رھا ھے مجھ سے"

, لیکن تم تو بہت بہادر بنتی تھی یار

, کیا ھوا ایک ہی منٹ میں ساری بہادری ختم ھو گئ تمہاری

عوذان نے بولنے کے ساتھ ذینی کا مزاق اڑایا جبکہ ذینی نے عوذان کی بات پر تپ کر اس کا ھاتھ اپنے منہ سے ہٹایا اور پھر اس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑھے کر کھڑی ھو گئ۔۔۔۔

, میں اور تم سے ڈروں گی"

رئیلی سمجھ کیا لیا ھے تم نے مجھے ملک عوذان؟؟؟

, میں تم سے تو کیا تمہارے باپ سے بھی نہ ڈروں

, اتنی ہمت ھے مجھ میں کہ تمہارا سامنا کر سکوں

اور اب دفعہ ھو جاؤ یہاں سے کیونکہ میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی غصہ آتا ھے تمہیں دیکھ کر مگر میرا ابھی لڑنے کا کوئی موڈ نہیں ھے

"سو گیٹ آؤٹ

ذینی نے تلخ لہجے میں عوذان کو گھورتے ہوئے کہا اور پھر واپس جا کر بیڈ پر بیٹھ کر عوذان کے جانے کا ویٹ کرنے لگی۔۔۔۔

جبکہ ذینی کی بات اور لہجے سے عوذان نے اپنے غصے کو بہت مشکل سے کنٹرول کیا اور پھر خود کو ریلیکس کرنے لگا۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ ذینی کے غصے کو جائزہ سمجھ رہا تھا اور وہ یہ بھی فیصلہ کر چکا تھا کہ اپنی محبت سے وہ ذینی کو بھی مجبور کر دے گا کہ وہ عوذان سے محبت کرے اور پھر اس کا اظہار بھی کرے۔۔۔۔۔

جبھی وہ اپنے غصے کو دبا کر مسکراتے ھوئے ذینی کو دیکھنے لگا اور پھر اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

مجھے اس لئے تم ادھر سے بھیج رہی ھونا کہ تمہیں اس بات کا ڈر ھے کہ میں تمہارے ساتھ کچھ "

ایسا ویسا کر دوں گا ,

عوذان شرارت سے بولا جبکہ عوذان کی بات پر اچانک سے ذینی کی پلکیں جھک گئیں مگر پھر وہ فوراً سے عوذان کو گھورنے لگی کیونکہ وہ عوذان کے سامنے کم از کم شرما تو نہیں سکتی تھی اور نہ ہی ڈر سکتی تھی۔۔۔۔

جی نہیں ایسا کچھ بھی نہیں ھے اور ویسے بھی تمہارے اندر اتنی ہمت ہی نہیں ھے کہ تم "

میرے ساتھ کچھ ایسا ویسا کر سکو ,

جان سے مار دوں گی تمہیں

اور سچ میں اس بات پر مجھے کوئی افسوس نہیں ھو گا ,

تو اپنی اس خوش فہمی کو رھنے ہی دو تم

انسان کو اپنی اوقات دیکھ کر بات کرنی چاہیے

آیا بڑا ,

ذینی نے ایک ہی سانس میں عوذان کو اتنی تلخ باتیں سنادیں جبکہ عوذان ابھی بھی بس مسکرائے ہی جارھا تھا جیسے اس نے کچھ سنا ہی نا ھو۔۔۔۔۔۔

"مجھے ایسا کیوں لگ رھا ھے ذینی کہ تم مجھے چیلنج کر رہی ھو کہ میں واقع میں تمہارے ساتھ کچھ کروں ,

, اور تم جانتی ھو کہ میں ایسا کر سکتا ھوں اور اس بات کی جھلک تم کچھ دیر پہلے دیکھ بھی چکی ھو

عوذان بولتے ھوئے کچھ کھسک کر ذینی کے قریب ھوا جبکہ ذینی اب مکمل بیڈ کی پشت سے لگ چکی تھی۔۔۔۔۔

, اور رہ گئی اوقات کی بات تو اب جو اوقات میری ھے وہ تمہاری بھی ھے

, اس وقت بیوی ھو تم میری

میری اوقات ثابت کرنے کے لئے اتنا ہی کافی ھے خیر میں سمجھ سکتا ھوں کہ تم تھک گئی ھو گی

, اور ویسے بھی تمہارا موڈ تھوڑا خراب ھے تو ریلیکس ھو کر سو جاؤ کچھ نہیں کروں گا تمہارے ساتھ

عوذان نے جب ذینی کو یوں ڈرے ھوئے دیکھا تو بولنے کے ساتھ ذینی سے کچھ فاصلے پر ھو گیا جبکہ ذینی جو عوذان کی بات پر ریلیکس ھو گئی تھی کہ وہ اس کے ساتھ ایسا کچھ نہیں کرے گا۔۔۔۔

, لیکن فلحال کیونکہ صبح کی یا اس کے بعد کی میں کوئی گارنٹی نہیں دے سکتا"

عوذان نے جب ذینی کو یوں ریلیکس ھوتے دیکھا تو کچھ سوچتے ھوئے شرارت سے بولا جبکہ ذینی کو عوذان کی ان خوفناک باتوں سے اپنی سانس رکتی ھوئی محسوس ھو رہی تھی۔۔۔۔۔

, یار کیا کروں انسان ھوں یعنی غلطیوں کا پتلا"

,تو غلطی تو ھو سکتی ھے نا

, تو معاف کر دینا

,اوکے

عوذان نے مزید بولنے کے ساتھ معصومیت کی انتہا کرتے ھوئے ذینی کے خوفزدہ آنکھوں میں دیکھا اور پھر اپنی سائیڈ پر لیٹ کر ذینی کی طرف کروٹ کر لی جبکہ ذینی کچھ دیر تک تو عوذان کی

باتوں کے بارے میں سوچتی رہی اور پھر جب سوچتے سوچتے بہت زیادہ نیند آنے لگی تو خود بھی لیٹ کر سو گئی۔۔۔۔۔

صبح روٹین کے مطابق عوذان کی آنکھ جلدی کھل گئی تھی حالانکہ وہ سویا بھی رات کے دوسرے پہر تھا۔۔۔ کیونکہ ذینی کو پالینے کی خوشی ہی اتنی تھی جس نے اسے سونے ہی نہیں دیا تھا مگر جب تک ذینی سو نہیں گئی تب تک عوذان خود بھی سونے کا ڈرامہ کرتا رہا اور پھر جب اسے کنفرم ہو گیا کہ ذینی گہری نیند میں جا چکی ہے تو وہ ذینی کی طرف چہرہ کر کے ناجانے کتنی ہی دیر اسے دیوانہ وار دیکھتا رہا اور خود کو اس بات کا یقین بھی کروانے کی کوشش کرتا رہا کہ ذینی اس کے کمرے میں اس کے بیڈ پر اس کے قریب لیٹی سو رہی ہے۔۔۔۔۔

اور پھر اسی طرح ذینی کو دیکھتے ہوئے ناجانے کب وہ نیند کی وادیوں میں گم ہو گیا۔۔۔۔۔

اور اب صبح جب سے وہ نیند سے بیدار ھوا تھا تب سے ہی وہ اپنا رات والا مشغلہ پورا کر رھا تھا یعنی ذینی کو تاڑنے کا۔۔۔۔۔

جبکہ جسے وہ اس طرح گھور رھا تھا وہ تو اپنے برسوں کی نیند پوری کر رہی تھی۔۔۔۔

ذینی کو یوں دیکھتے دیکھتے اچانک عوذان کے دماغ میں یہ خیال آیا کہ وہ ذینی کے لئے شاپنگ تو کر ہی نہیں سکا اور ذینی اس کے پیسوں سے اپنی شاپنگ کرے گی بھی نہیں تو پھر کیا کیا جائے آخر۔۔۔۔۔

عوذان نے دماغ پر زور ڈالتے ھوئے پھر سے ذینی کو دیکھا اور پھر کچھ سوچ کر اپنے کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ عوذان کے دروازہ کھولنے کی آواز پر ذینی کی آنکھ کھل گئی اور پھر جب اس نے اپنی آنکھیں رگڑتے ہوئے سامنے موجود کلاک کی طرف دیکھا تو ہڑبڑا کر فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی کیونکہ صبح کے آٹھ بج رہے تھے۔۔۔۔۔

اور ایسا تو کبھی بھی نہیں ھوا تھا کہ وہ اتنی دیر تک سوتی رہے تبھی جلدی سے سلیپر پہن کر باتھ روم میں منہ ھاتھ دھونے چلی گئی۔۔۔۔۔۔

کیونکہ کپڑے تو اس کے پاس موجود تھے نہیں یعنی انھی کپڑوں میں رہنا تھا اس نے۔۔۔۔۔۔

جبکہ دوسری سمت عوذان سیڑھیاں اتر کر جیسے ہی ہال میں آیا تو اسے عاطف وہیں چائے پیتے ہوئے نظر آیا یعنی وہ ناشتا کر چکا تھا اور گھر بھی صاف ستھرا تھا مطلب کہ سب ملازمین اپنے کاموں سے فارغ ھو گئے تھے۔۔۔۔۔۔

تبھی عوذان جا کر عاطف کے پاس صوفے پر بیٹھا اور پھر اسے دیکھنے لگا جو عوذان کو ہی مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

" آج کچھ جلدی نہیں اٹھ گئے آپ"

عاطف شرارت سے بولا جبکہ عوذان نے بدلے میں اسے ایک گھوری سے نوازا جس سے عاطف فوراً نظریں جھکا کر مسکرانے لگا۔۔۔۔۔۔

" عاطف ایک کام تھا تم سے"

" جی جی بھائی حکم کریں

عوذان نے جیسے ہی بات سٹارٹ کی عاطف بیچ میں ہی بول پڑا مگر عوذان نے اسے نظر انداز کرتے ہوئے اپنی بات پھر سے شروع کی۔۔۔۔۔

یار تو جا کر ذینی کے کپڑے وغیرہ اس کے گھر سے لے آ,اور ھاں آنٹی اور آمنہ کو بھی دیکھ لینا"

"کہ انھیں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں

عوذان نے تحمل سے اپنی بات کی اور پھر عاطف کے جواب کا انتظار کرنے لگا جبکہ عاطف نے فوراً اپنا سر ھاں میں ہلایا اور چائے کا لاسٹ سپ لے کر جانے کے لئے کھڑا ھو گیا تو پھر عوذان بھی اٹھا اور وہاں سے چلا گی۔۔۔۔

اب آخر اس نے گھر کے سبھی ملازمین کو چھٹی بھی تو دینی تھی تا کہ وہ ذینی کے ساتھ تنہارہ سکے۔۔۔۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

" ٹائم تو دیکھو"

"یہ ٹائم ھے تمہارے جاگنے کا

عوذان جیسے ہی اپنے کمرے میں دوبارہ داخل ھوا تو اسے ذینی بیڈ پر بیٹھی اپنے بال کنگھی کرتی نظر آئی۔۔۔۔۔۔

تبھی ذینی کو تنگ کرنے کا سوچ کر وہ فرضی غصہ کرنے کا ڈرامہ کرنے لگا جبکہ عوذان کی اچانک آواز سن کر ذینی نے گردن موڑ کر عوذان کی طرف دیکھا اور پھر شرمندگی سے اپنا سر جھکا گئی۔۔۔۔۔

اور ذینی کی یہی شرمندگی عوذان کو اور شرارت کرنے پر مجبور کر رہی تھی تبھی وہ پھر سے بولا۔۔۔۔۔

" سچ میں ذینی اچھی بیویوں والی کوئی خاصیت نہیں ھے تم میں "

" بہت کچھ سیکھانا پڑے گا مجھے کہ کس طرح اپنے ھسبنڈ کو خوش رکھتے ھیں

" کیسے اس کی ہر بات مانتے ھیں اور سب سے بڑھ کر کہ اپنے ھسبنڈ کو آپ کہہ کر بلاتے ھیں

بدتمیز لڑکی !!! "

عوذان ٹھہر ٹھہر کر بولتے ھوئے ذینی تک چلتے ھوئے آیا اور پھر بات مکمل کر کے ذینی کے سر پر ہلکی سی چت لگائی۔۔۔۔

جبکہ ذینی جو وقتی طور پر شرمندہ ھو رہی تھی وہ عوذان کی باتوں اور پھر چت لگانے پر سر اٹھا کر اسے گھورنے لگی۔۔۔۔۔

" ھسبنڈ اس لائق ھوں نا تو وائف خود بخود اس کی عزت کرتی ھے"

" اب مجھے ھسبنڈ بھی تو ایسا ملا ھے جسے دیکھ کر ہی مجھے انتہا کا غصہ آنے لگتا ھے"

"تو عزت کیا خاک کروں اس کی"

ذینی نے بغیر کوئی لحاظ کیے عوذان کو کھری کھری سنا دیں جبکہ ذینی کے باتوں سے عوذان کے چہرے کا رنگ غصے سے مکمل سرخ ھو چکا تھا اور دل کر رھا تھا کہ ایک لگائے ذینی کے منہ پر تا کہ اسے سمجھ آ جائے کہ وہ ملک عوذان سے اور اپنے شوہر سے بدزبانی کر رہی ھے۔۔۔۔۔

مگر نہیں وہ ذینی کو اپنی محبت سے جیتنا چاہتا تھا تبھی نا جانے کتنی مشکل سے اس نے اپنا غصہ کنٹرول کیا اور نارمل سے انداز میں ذینی کو دیکھنے لگا جو عوذان کے ہی چہرے کے اتار چڑھاؤ کو نوٹ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

جلدی سے کنگھی کرو اور جا کر میرا بریک فاسٹ بناؤ"

" بہت بھوک لگی ھے مجھے

!!! چلو شاباش

عوذان نے ذینی کو حکم دیا اور پھر ساتھ ہی اس نے وارڈروب سے اپنے کپڑے لینے کے بعد باتھ روم کا رخ کیا جب اسے اچانک سے اپنے پیچھے ذینی کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔۔

تمہارے باپ کی نوکر نہیں ھوں میں جا کر خود بنا لو

ذینی نے کرخت لہجے میں کہا اور پھر سے اپنے کام میں مشغول ہو گئی جبکہ عوذان نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور پھر باتھ روم میں لوکڈ ھو گیا۔۔۔۔

جبکہ ذینی باتھ روم کے بند دروازے کو دیکھ کر یہ سوچنے لگی کہ آخر عوذان کیوں اس کی اتنی بد تمیزیوں کو برداشت کر رہا ھے۔۔۔۔۔

جبکہ اسے بدلے میں کوئی اچھا خاصا ری ایکشن لینا چاہیے تھا پھر کیوں ؟؟؟

کیوں کر رہا ھے وہ یہ سب برداشت ؟؟؟

ذینی عوذان کے باتھ روم سے باہر آنے تک اسی کیوں کا جواب تلاش کر رہی تھی جب عوذان گیلے ٹاول کو بیڈ پر پھینک کر اس کے سامنے سے گزرتے ھوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

تب جا کر ذینی اپنی اس سوچ سے باہر نکلی اور پھر عوذان کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگی تاکہ وہ ایک بار پھر سے عوذان کو تنگ کر سکے اور عوذان اس پر غصہ ھو۔۔۔۔

کیونکہ وہ خود کو اس حقیقت سے بہت دور رکھنا چاہتی تھی کہ عوذان اس سے محبت کرتا ھے۔۔۔۔۔۔

ذینی کو عوذان کا انتظار کرتے ھوئے پورا گھنٹہ ھو چکا تھا مگر وہ ابھی تک واپس نہیں آیا تھا تبھی ذینی اسے دیکھنے کے لئے نیچے جانے کا سوچ رہی تھی ابھی وہ بیڈ سے اٹھی ہی تھی کہ عوذان دروازہ

کھول کر کمرے میں داخل ھوا جبکہ اس کے ھاتھ میں ایک پلیٹ تھی جس میں دو سینڈوچز موجود تھے یعنی کے ایک گھنٹے بعد وہ یہ دو سینڈوچز بنا کر آیا تھا۔۔۔۔۔۔

ذینی نے حیرانگی سے عوذان کو دیکھا جو مغرورانہ چال چلتے ھوئے اپنے بیڈ پر جا کر بیٹھ چکا تھا۔۔۔۔۔

مقصد ذینی کو جتانا تھا کہ وہ خود بھی کوکنگ کر سکتا تھا جبکہ ذینی کو عوذان کے اس انداز پر اچانک سے ھنسی آگئی جسے اس نے فوراً اپنے لبوں پر ہی سمیٹا اور پھر کچھ سوچ کر تیزی سے عوذان کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔۔

,یہ میرے سینڈوچز ھیں ذینی جسے میں نے بہت محنت سے ایک گھنٹہ لگا کر بنایا ھے"

,واپس کرو فوراً اسے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ھوگا

عوذان نے ابھی سینڈوچز بھری پلیٹ بیڈ پر رکھی ہی تھی کہ اس سے پہلے وہ سینڈوچ اٹھاتا ذینی نے تیزی سے پلیٹ اٹھائی اور پھر عوذان کو انگوٹھا دیکھاتی ھوئی کمرے سے بھاگ گئی۔۔۔۔۔۔

جبکہ عوذان صرف اسے دھمکی ہی دیتا رھا مگر پھر کچھ سوچتے ھوئے وہ بھی ذینی کے پیچھے لپکا

جبکہ ذینی جو باہر حال میں بیٹھ کر سینڈوچ کھانے کا پروگرام بنا رہی تھی عوذان کو یوں اچانک حال میں داخل ھوتا دیکھ کر پلیٹ کو اپنے پیچھے چھپانے لگی۔۔۔۔

جبکہ عوذان نے دو قدموں میں ہی ذینی تک کا فاصلہ طے کیا اور پھر اس کے سامنے کڑے تاثرات کے ساتھ کھڑا ھو کر اسے گھورنے لگا۔۔۔۔۔۔

"واپس کرو ابھی کے ابھی ورنہ"

عوذان نے سرد لہجے میں ایک ھاتھ ذینی کے سامنے کرتے ھوئے اس سے سینڈوچز مانگے جبکہ ذینی عوذان کو یوں کھڑا دیکھ کر عجیب و غریب شکلیں بنانے لگی۔۔۔۔۔۔

ورنہ کیا ھاں؟؟؟"

"بڑے ہی کوئی بھوکے قسم کے شخص ھو تم تو کیا ھو گیا اگر میں نے تمہارے سینڈوچز لے لیے"

,جا کر نئے بنا لو کیونکہ یہ تو تمہیں کبھی نہیں ملیں گے

ذینی نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا جبکہ مقصد عوذان کو تنگ کرنا تھا مگر وہ بھی ملک عوذان تھا جسے ذینی جانتی نہیں تھی کہ وہ کیا کچھ کر سکتا ھے۔۔۔۔۔۔

" اوکے نہیں دینے سینڈوچز تو مت دو"

مجھے اب یہ چاہیے بھی نہیں کیونکہ اب مجھے کچھ اور چاہیے آخر تم نے میرے سینڈوچز لیے ھیں تو

"بدلے میں تمہیں کچھ دینا بھی تو پڑے گا نا

"جو مجھے تم سے چاھیئے

عوذان معنی خیزی سے بولتے ھوئے ذینی پر جھکا اور پھر صوفے کے دائیں بائیں اپنے ھاتھ رکھ لئے یعنی اس نے فرار کے سارے راستے بند کر دیے ذینی کے لئے جبکہ ذینی تو عوذان کے اس انداز پر ہی خوفزدہ ھونے لگی۔۔۔۔

ک۔۔۔۔کیا چاھیئے تم۔۔۔۔تمہیں

کوشش کے باوجود بھی ذینی اپنی کانپتی آواز کو نارمل نہ کر سکی جبکہ عوذان کو ذینی کا یوں سہمنا بہت اچھا لگ رھا تھا تبھی وہ اسے اور تنگ کرنے کا ارادہ کرتے ھوئے ذینی پر کچھ اور جھکا اب ذینی اور عوذان کے چہروں میں صرف کچھ انچ کا فاصلہ تھا یہاں تک کہ عوذان ذینی کے دل دھڑکنے کی رفتار تک نوٹ کر رھا تھا۔۔۔۔۔۔

میرے سینڈ وچز تو تم لے ہی چکی ھو جو کہ بہت بڑا گناہ کیا ھے تم نے تو اس کے بدلے میں مجھے

, ایک پیاری سی کسی چاھیئے یہاں پر

,اور وہ تم خود دو گی مجھے

عوذان نے لو دیتی نظروں سے ذینی کے سراپے کو دیکھا اور پھر سر گوشی نما آواز میں ذینی کے

ھونٹوں کو فوکس کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

اور عوذان کی اس فرمائش پر ذینی کی آنکھیں خوف سے کچھ اور پھیل گیئں۔۔۔۔۔

جبکہ عوذان نے ذینی کو یوں ڈرتے دیکھ کر اپنا چہرہ ذینی کے کچھ اور قریب کیا۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر اپنا ایک گھٹنا صوفے پر رکھ کر اپنے ایک ھاتھ سے ذینی کی چن پکڑ کر اوپر کی۔۔۔۔۔

جس سے ذینی نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر لیں کیونکہ اب عوذان اس کے اتنے قریب تھا کہ

وہ اس کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ وہ اب مکمل طور پر کانپنے لگی تھی جبکہ عوذان اسکے کپکپاتے ھونٹوں کو دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا اور پھر اپنے دوسرے ھاتھ کو ذینی کی گردن میں ڈال کر وہ ابھی ذینی کے ھونٹوں پر مزید جھکا ہی تھا کہ اچانک سے اسے عاطف کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

,بھائی بھابھی کا بیگ تو میں لے آ"

اس سے پہلے کہ وہ ذینی کے ساتھ کوئی شرارت کرتا عاطف کباب میں ہڈی بننے کے لئے ھال میں بولتے ھوئے داخل ھوا۔۔۔۔۔

مگر پھر جیسے ہی اس نے عوذان اور ذینی کو اتنے قریب دیکھا تو فوراً سوری بولتے ھوئے منہ پھیر کر کھڑا ھو گیا۔۔۔۔

, میں نے کچھ نہیں دیکھا"

,کچھ بھی نہیں سچ میں بھائی"

اور پلیز آپ اس بات کا دھیان رکھا کریں کہ آپ کا ایک بھائی بھی ھے جو اس گھر میں ہی رہتا ھے ,

,پرائیویسی نام کی بھی تو کوئی چیز ھوتی ھے اتنا تو سمجھیں آپ

,روم ھے تو سہی آپ کا پھر بھی آپ ادھر"

, چپ کر عاطف

, جا یہاں سے

عوذان نے ہڑبڑا کر نان سٹاپ بولتے عاطف کا منہ بند کروایا ورنہ نا جانے وہ کیا کیا بول جاتا اور پھر وہ شرم وحیاء سے سرخ ھو رہی ذینی کے اوپر سے ہٹ کر صوفے سے دور کھڑا ھو گیا جبکہ ذینی تو جیسے اسی انتظار میں تھی تبھی فوراً بھاگتے ہوئے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔۔۔

جبکہ عوذان نے اسے یوں بھاگتے دیکھ کر اپنے سر پر زور سے ایک چت لگائی اور پھر غصے سے عاطف کی طرف چل پڑا جبکہ عاطف نے جب عوذان کو یوں سخت تاثرات کے ساتھ اپنی طرف آتے دیکھا تو دانت دیکھاتے ھوئے وہاں سے تیزی سے بھاگ گیا۔۔۔۔۔

کیونکہ اسے پتہ تھا کہ اب اس کی خیر نہیں تھی۔۔۔۔۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿

' یہ کیا ھورھاھے مجھے "

' میں نے میں نے اسے روکا کیوں نہیں

کیوں میں نے اسے اپنے اتنے قریب آنے دیا؟؟؟

کیوں میں نے خود کو اس کے حوالے کر دیا؟؟؟

آخر کیوں ؟؟؟

ذینی جب سے اپنے کمرے میں آئی تھی تب سے ہی خود سے ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے کے سامنے کھڑی سوال کر رہی تھی جبکہ آنکھوں سے نمکین پانی بہ کر اس کے چہرے کو تر کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کیا کچھ نہ تھا اس وقت اس کے چہرے پر شرم وحیاء کچھ خوف اور سب سوالوں کے جواب بھی وہیں موجود تھے مگر وہ انھیں دیکھ کر بھی ماننے سے انکار کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کیا میں اس سے محبت کرنے لگی ھوں ؟؟؟

ذینی نے آخرا اپنے دل کی بات کر ہی دی جسے وہ کب سے جھٹلا رہی تھی۔۔۔۔

' نہیں نہیں"

' نہیں ایسا کبھی نہیں ھو گا

' میں ایسا کبھی نہیں ھونے دوں گی

' میں اپنے بابا کے قاتل کو کبھی معاف نہیں کروں گی

"تمہیں خود کو مضبوط بنانا ھو گا ذینی تا کہ تم اس شخص کے سامنے کمزور نہ پڑ سکو

' جس کی قربت صرف تمہیں برباد کرے گی"

" صرف برباد

میں تمہیں کبھی خوش نہیں رھنے دوں گی ملک عوذان"

" کبھی بھی نہیں

Urdu Novels Ghar

ذینی نے اذیت سے اپنی سرخ آنکھیں رگڑتے ہوئے ایک حتمی فیصلہ کیا اور پھر باتھ روم جانے کے لئے مڑی تا کہ اپنے چہرے کو دھو سکے جو کہ کچھ دیر میں ہی قابل رحم ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

کہ اس سے پہلے کہ وہ باتھ روم میں جاتی عوذان دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ھوا۔۔۔۔۔

' ذینی یہ تمہارا سامان ھے تو تم کپڑے وغیرہ چینج کر لو اور پھر نیچے آ جاؤ ناشتے کے لئے "

عوذان نے ذینی کی کمر کو دیکھتے ہوئے کہا جو کہ باتھ روم کے دروازے کے پاس ہی کھڑی تھی۔۔۔۔۔

اور ھاں ایک بات اور اب جو کام عاطف کی وجہ سے مکمل نہیں ھو سکا وہ ہم رات کو کمپلیٹ کریں گے "

'اوکے لیکن ابھی جلدی آ جاؤ ناشتہ ٹھنڈا ھو رھا ھے

عوذان شرارت سے بولا اور پھر باہر نکل گیا جبکہ اس کے جاتے ہی ذینی کرب سے پلٹ کر بند دروازے کو دیکھنے لگی پھر کچھ سوچتے ھوئے اپنے بیگ تک آئی اور ایک سفید سوٹ نکال کر باتھ روم میں چلی گئی۔۔۔۔۔

پر سکون ماحول میں عوذان اور ذینی نے اکٹھے ناشتہ کیا اور پھر ناشتہ کمپلیٹ ھوتے ہی ذینی خاموشی سے اٹھی اور ٹیبل سے برتن سمیٹنے لگی جبکہ ناشتے کے دوران سے لے کر اب تک عوذان ذینی کی خاموشی کو نوٹ کر رھا تھا لیکن پھر یہ سوچتے ھوئے کہ شاید وہ شرما گئی ھو وہ اس نے اس بات پر زیادہ غور نہیں کیا۔۔۔۔۔

مگر ذینی کی سوجھی ھوئی آنکھیں وہ کیا تھیں عوذان کو اب کچھ شک تو ھوا ذینی پر مگر ابھی وہ ذینی کو کچھ ٹائم اکیلے چھوڑ دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

تبھی اس نے ذینی سے کوئی بات نہیں کی جبکہ ذینی جیسے ہی کچن میں برتن رکھ کر واپس پلٹی تو اسے عاطف کیچن کے دروازے کے پاس نظر آیا۔۔۔۔۔

جو نظریں جھکائے شرمندہ سا کھڑا تھا۔۔۔۔۔

آئی ایم ریلی سوری ذینی آپی !!!

' مجھے پتہ ھے کہ آپ مجھ سے ناراض ھیں کہ میں نے آپ کا ساتھ نہیں دیا"

' لیکن آپی میں خود مجبور تھا عوذان بھائی کے بہت احسان ھیں مجھ پر میں کیسے انھیں انکار کرتا"

' پلیز میری مجبوری کو سمجھیں آپی

' مجھ سے آپ کی ناراضگی برداشت نہیں ھورہی

"پلیز مجھے معاف کردیں

عاطف مسلسل سر جھکائے ذینی سے معافی مانگ رہا تھا جبکہ ذینی کو وہ کوئی چھوٹا سا بچہ لگا جس سے کوئی بہت بڑی غلطی ھوگئی ھو اور وہ معافی کا طلبگار ھو۔۔۔۔۔

تبھی عاطف کے اس انداز پر ذینی ہلکا سا مسکرائی اور عاطف کی طرف چل پڑی۔۔۔۔۔۔

جبکہ پچھلی کچھ دیر سے مسکراہٹ تو جیسے اس کے چہرے سے کسی نے چھین لی ھو مگر اب عاطف کی وجہ سے کچھ دیر کے لئے ہی سہی مگر وہ مسکرا پڑی تھی۔۔۔۔۔

' میں سمجھتی ھوں عاطف"

"کہ تم مجبور تھے

تمہیں گلٹ فیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں وقتی ناراض تھی تم سے مگر اب نہیں ھوں سو "

ریلکیس"

" موڈ ٹھیک کرو اپنا مجھے اپنا پہلے والا چھوٹا سا ھنس مکھ بھائی چاہیے"

ذینی نے مسکراتے ھوئے عاطف سے کہا اور پھر آخر میں اس کے بالوں کو ھاتھ پھیر کر بگاڑ دیا یہ

بھی ذینی کا ایک انداز تھا پیار جتانے کا۔۔۔۔۔

جبکہ ذہنی کی بات سن کر عاطف نے فوراً اپنا سر اٹھایا اور پھر تھینک یو آپی بول کر کچن سے باہر نکل

گیا۔۔۔۔۔

جبکہ عاطف کے وہاں سے جاتے ہی ذینی پھر سے اسی حالت میں واپس آ گئ جس میں وہ پہلے

تھی۔۔۔۔۔

پورے دن میں کچھ دیر ذینی نے شاہدہ بیگم سے فون پر بات کی اور پھر باقی ٹائم گھر دیکھتے گزار دیا پھر جب شام ھو گئی تو جا کر ھال میں بیٹھ کر ٹی وی دیکھنے لگی جبکہ کک کو عوذان رات کا کھانا بنانے کا بول چکا تھا۔۔۔۔۔

ذینی کو ٹی وی دیکھتے رات کے 8 بج گئے جب اسے عاطف کھانے پر بلانے آیا تو ذینی ٹی وی آف کر کے عاطف کے پیچھے چل پڑی۔۔۔۔۔

ذینی نے خاموشی سے کھانا کھایا جبکہ عوذان اور عاطف مسلسل کوئی نہ کوئی بات چیت کرتے رھے پھر جب کھانا کمپلیٹ ھوا تو عوذان نے فوراً میڈ کو برتن وغیرہ اٹھانے کو کہا جبکہ ذینی ایک ترچھی نظر عوذان پر ڈال کر اپنے کمرے میں چلی گئی تو عوذان نے بھی عاطف سے گڈ نائٹ کہا اور پھر ذینی کے پیچھے چل پڑا۔۔۔۔۔

ذینی نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا تو اچانک سے اسے عوذان کی صبح والی بات یاد آئی جس سے ذینی کو اب واقعی میں عوذان سے خوف آنے لگا مگر نہیں وہ عوذان سے نہیں ڈرے گی یہی سوچتے ھوئے ذینی نے خود کو مضبوط بنانا چاہا لیکن پھر بھی وہ عوذان سے خوفزدہ تھی تبھی وہ تیزی

سے دروازے کی طرف بڑھی تا کہ دروازہ لوک کر سکے مگر اس سے پہلے کہ وہ دروازے کو لوک کرتی سامنے عوذان کو کھڑا دیکھ کر اسے اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔۔۔۔

لیکن نہیں وہ ایسے کیسے ھار جاتی اسے تو عوذان کو ٹارچر کرنا تھا اسے کبھی خوش نہیں رہنے دینا تھا

یہی سب سوچتے ہوئے ذینی نے اپنے دل کو مضبوط کیا اور پھر چہرے پر بیز اریت لا کر عوذان کو گھورنے لگی۔۔۔۔۔

' جا کر کسی اور کمرے میں سو جاؤ کیونکہ میں تمہیں اس کمرے میں برداشت نہیں کر سکتی"

ذینی نے غصے سے کہا اور پھر دروازہ بند کرنے لگی جبکہ عوذان نے حیرانگی سے ذینی کی طرف دیکھا اور پھر اپنے ایک ھاتھ سے دروزاہ پکڑ کر اسے بند ہونے سے روکا۔۔۔۔۔

میں تو ادھر ہی سوؤں گا کیونکہ ادھر میری بیوی ھے اور رہ گئی مجھے برادشت کرنے کی بات تو وہ " ' تو تمہیں مجھے پوری عمر کرنا پڑے گا

" اسپیشلی آج کی رات کو"

عوذان بولنے کے ساتھ ذینی کو دیکھ کر طنزیہ مسکرایا اور پھر ایک ہی جھٹکے سے دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ھو کر دروازہ لوک کر دیا جبکہ عوذان کی باتوں کے علاوہ اس کے ارادوں کے بارے میں سوچ کر ذینی مکمل کانپنے لگی اور ڈر کر مسلسل پیچھے کو قدم بڑھنے لگی کیونکہ عوذان اسی کی طرف چلتے ھوئے آرھا تھا۔۔۔۔۔

ذینی کا یوں ڈرنا اور گھبرانا عوذان کو بہت اٹریکٹ کر رہا تھا تبھی وہ تیزی سے چلتا ھوا ذینی تک آیا اور پھر ایک دھکا دے کر ذینی کو بیڈ پر گرا دیا جبکہ اس سے پہلے کہ وہ خود ذینی پر جھکتا وہ فوراً بیڈ سے اٹھی اور پھر عوذان کو ایک زور کا دھکا دے دیا ایک طرح سے عوذان کو خود سے دور کیا جبکہ اس دھکے کی وجہ سے عوذان لڑکھڑا کر دیوار سے جالگا اور سر پر چوٹ لگنے سے وہاں سے خون بہنا شروع ھو گیا۔۔۔۔

جبکہ ذینی نے جب عوذان کو یوں دیوار سے ٹکراتے دیکھا تو فوراً بھاگ کر اس کے پاس گئ مگر پھر جب اس نے عوذان کے سر سے خون بہتے دیکھا تو خوف سے پیچھے کو ہٹتی ھوئی دروازہ کے پاس کھڑی ھو گئی اور بغیر پلکیں جھپکائے عوذان کو آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگی۔۔۔۔ جبکہ عوذان نے حیرانگی سے ذینی کی طرف دیکھا اور پھر اسی طرح کچھ دیر تک دیکھتا رہا مگر پھر جب ذینی کے وجود

میں کوئی حرکت نہ ھوئی تو خود چلتا ھوا ذینی کے پاس گیا جبکہ اپنے ایک ھاتھ کو وہ سر پر رکھے خون روکنے کی کوشش کر رھا تھا۔۔۔۔

"ذینی"

عوذان نے جیسے ہی دوسرے ھاتھ سے ذینی کے کاندھے کو ہلایا تو وہ لڑکھڑا کر زمین پر گر گئی۔۔۔۔

جبکہ عوذان اب اپنی بھول کر ذینی کو دیکھنے لگا جو اچانک بے ھوش ھو گئی تھی۔۔۔۔

" ذینی اٹھو یار کیا ھو گیا ھے تمہیں"

عوذان مسلسل ذینی کے گال پر تھپکی لگا کر اسے ھوش میں لانے کی کوشش کر تا رھا اور ساتھ ہی جلدی سے اس نے اپنا موبائل نکال کر ڈاکٹر کو کال کی اور اسے یہاں جلدی آنے کو کہہ کر کال کاٹ دی۔۔۔۔

جبکہ موبائل واپس اپنی جیب میں ڈالنے کے بعد عوذان نے اپنے خون سے بھرے ھاتھ کو ذینی کی کمر میں ڈال کر اسے اٹھایا اور پھر لے جا کر بیڈ پر لیٹا دیا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اب اسے بس ڈاکٹر کے آنے کا انتظار تھا جبکہ اپنے سر سے جو خون بہہ رہا تھا اس کی عوذان کو جیسے کوئی پرواہ ہی نہیں تھی۔۔۔۔

'امجد ذینی ٹھیک تو ھے نا کوئی خطرے کی بات تو نہیں "

عوذان نے بے چینی سے مصروف سے امجد (ڈاکٹر صاحب) سے سوال کیا جبکہ اس کے انداز میں ذینی کے لئے پریشانی واضح تھی۔۔۔۔

جی مسٹر ملک آپ کی وائف بالکل ٹھیک ھیں بس کچھ خوف اور سٹریس کی وجہ سے وہ بے ' ھوش ھو گئیں' ویسے کوئی خطرے کی بات نہیں ھے

"میں نے انھیں انجیکشن لگا دیا ھے کچھ دیر تک انشاللہ ہوش میں آ جائیں گی

ڈاکٹر امجد نے عوذان کے سر پر پٹی باندھتے ھوئے انتہائی تحمل سے اسے سمجھایا پھر عوزان کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

'اچھا یہ تو بتائیں مسٹر ملک کہ آپ کے سر پر اتنی گہری چوٹ لگی کیسے "

'خون بہت ضائع ھو گیا ھے آپ کا

" اگر خدانخواستہ کچھ دیر ھو جاتی تو آپ کی جان کو خطرہ بھی ھو سکتا تھا

ڈاکٹر امجد مسلسل عوذان کے چہرے کو دیکھ کر بات کر رھے تھے جیسے اپنی بات کا جواب اس کے چہرے سے تلاش کر رھے ھوں جبکہ ان کے ان سوالات سے عوذان کے چہرے کا رنگ اچانک سے سفید پڑ گیا مگر عوذان نے فوراً خود کو کمپوز کیا اور پھر ڈاکٹر امجد کو دیکھ کر مسکرانے لگا۔۔۔۔

'کچھ نہیں امجد یار پاؤں سلپ ھو گیا تھا اور سر ٹکرا گیا دیوار سے تبھی یہ چوت لگ گئی"

"اور زینی وہ تو میرے سر سے خون نکلتے دیکھ کر ہی بے ھوش ھو گئ

"بہت محبت جو کرتی ھے مجھ سے میری ذرہ سی بھی تکلیف برداشت نہیں ھوتی اس سے'

عوذان بات کرتے ھوئے بیڈ پر بے ھوش پڑی زینی کو دیکھنے لگا کیسی حسرت سی تھی اس کی آنکھوں میں کہ کاش اس کے الفاظ سچ ھو جائیں زینی بھی اس سے محبت کرنے لگے جیسے وہ اس سے کرتا ھے۔۔۔۔

اوکے مسٹر ملک سٹیپچنگ کر کے پٹی باندھ دی ھے آپ کے خون بھی رک چکا ھے مگر آپ" کے سر میں درد بہت ھو گا تو یہ کچھ میڈیسنز ھیں انھیں آپ ٹائم پر لے' لیجئے گا اور کل آپ میرے کلینک پر آ جائیں آپ کے ڈریسنگ کر دوں گا نہیں تو میں دیکھوں گا اگر ٹائم ھوا تو خود آ جاؤں گا آپ کے گھر "

" اب اجازت دیں

"اللہ حافظ

ڈاکٹر امجد نے تفصیل سے عوذان کو ہدایات دیں اور پھر اپنی پیشہ ورانہ سمائل کے ساتھ وہاں سے چلے گئے۔۔۔۔

جبکہ عوذان نے تو جیسے کچھ سنا ہی نہیں تھا اسے تو اب بس ایک بات ہی ٹارچر کرنے کے لئے کافی تھی کہ ذینی نے اسے دھکا دیا یہ سوچے سمجھے بغیر کہ وہ زیادہ چوٹ لگنے سے مر بھی سکتا تھا۔۔۔۔

حالانکہ عوذان کا مقصد صرف ذینی کو ڈرانا تھا وہ بھی اس لئے کیونکہ ذینی اس سے بد تمیزی کر رہی تھی جبکہ یہ خود عوذان کی سوچ تھی کہ وہ ذینی کی مرضی کے بغیر اس کے قریب نہیں جائے گا تو

بھلا وہ کیسے ذینی کے ساتھ زبردستی کر سکتا تھا مگر ذینی نے اس پر بھروسہ تو کیا کرنا تھا اس کی پرواہ تک نہیں کی یہی بات اسے رہ رہ کر ٹارچر کر رہی تھی۔۔۔۔

جبکہ عوذان کے چہرے کے تاثرات سے ڈاکٹر امجد اس کے دل کا حال جان چکے تھے حالانکہ عوذان نے بہت کوشش کی تھی خود کو نارمل رکھنے کی مگر پھر بھی اگر انسان کے پاس انسانیت ھو تو وہ دوسرے شخص کا درد سمجھ ہی لیتا ھے۔۔۔۔۔

حالانکہ اس کا ڈاکٹر امجد سے کچھ سال سے ہی تعلق تھا جب عوذان کو بازو پر گولی لگی تھی تو وہ ڈاکٹر امجد کے کلینک پر ڈریسنگ وغیرہ کروانے آیا تھا کیونکہ عوذان کا جس قسم کا کام تھا اسے چوٹیں لگنا تو جیسے فرض تھا تبھی عوذان کی ڈاکٹر امجد سے ملاقات ھوئی تھی اور پھر یہ ملاقات اچھی دوستی میں بدل گئی۔۔۔۔

ھاں یہ بات الگ تھی کہ ڈاکٹر امجد عوذان کو ہمیشہ اضافی عزت دیتے تھے پتہ نہیں اس کی وجہ کیا تھی مگر اس کے برعکس عوذان ان کے ساتھ بہت فرینک تھا۔۔۔۔

لیکن پھر بھی آج عوذان ان سے سچ نہیں بول سکا کیونکہ یہ اس کا پرسنل میٹر تھا تو پھر وہ یہ بات کیسے کسی سے کرلیتا تبھی عوذان کے جھوٹ بولنے سے وہ یہ سمجھ چکے تھے کہ عوذان انھیں سچ نہیں بتانا چاہتا تبھی ڈاکٹر امجد نے وہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا۔۔۔۔

کیونکہ بقول ان کے عوذان کو تنہائی کی ضرورت تھی تاکہ وہ خود کو سنبھال سکے۔۔۔۔۔

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

رات کا دوسرا پہر تھا جب ذینی کو ھوش آیا تو اسے اپنا دائیاں ہاتھ کسی کی مضبوط پکڑ میں قید محسوس ھوا مگر ابھی وہ مکمل ھوش میں نہیں تھی اور کچھ نائٹ بلب کی روشنی اتنی کم تھی کہ وہ یہ جان نہ پائی کہ آخر کس نے اس کا ھاتھ پکڑا ھوا ھے مگر پھر جب کچھ دیر بعد ذینی نے اپنی مکمل آنکھیں کھول کر کمرے کا جائزہ لیا اور پھر عوذان والا حادثہ یاد آیا تو فوراً وہ اٹھ کر بیٹھ گئی مگر پھر اپنے ھاتھ پر کسی کی مضبوط پکڑ محسوس ھونے سے ذینی نے اپنی دائیں جانب دیکھا تو اسے عوذان بیڈ

کے پاس کرسی پر بیٹھا سویا ھوا نظر آیا جبکہ اس کے دونوں ھاتھوں میں ذینی کا ھاتھ موجود تھا۔۔۔۔۔

مگر ذینی نے جب عوذان کو اس طرح اپنے قریب پایا تو اچانک سے اس کا دل زور سے دھڑکا مگر پھر جیسے جیسے ذینی اسے غور سے دیکھنے لگی تو ایک شدید تکلیف ذینی کو اپنی دل میں ھوتی محسوس ھوئی۔۔۔۔

عوذان کے سر پر بندھی پٹی اس کا زرد پڑتا چہرہ جو کہ لیمپ کی روشنی میں واضح ھو رھا تھا اور سب سے بڑھ کر سوتے ھوے بھی اس نے ذینی کا ھاتھ پکڑا ھوا تھا۔۔۔۔یعنی ذینی کے اتنا سب کچھ کرنے کے باوجود بھی وہ ذینی کا ھاتھ پکڑے اس کے قریب کرسی پر بیٹھا سو رھا تھا۔۔۔۔

آخر کیا تھا وہ؟؟؟

کوئی کسی سے اتنی محبت کیسے کر سکتا ھے کہ اس کے اتنا برا کرنے کے باوجود بھی وہ اس کا صرف بے ھوش ھونا بھی برداشت نہ کر سکا اور یوں اس کے ھوش میں آنے تک خود تکلیف میں ھونے کے باوجود بھی کرسی پر اس کے قریب بیٹھا تھا۔۔۔۔

یہی بات ذینی کے دل میں آتے ہی وہ اپنی سانس رکتی محسوس کرنے لگی شاید گلٹ ہی ایسا تھا کہ وہ اپنے اس درد کو برداشت نہیں کرپارہی تھی۔۔۔۔

کیوں عوذان کیوں کررھے ھو تم ایسے ؟؟؟

کیوں مجھے مجبور کررھے ھو کہ میں تم سے محبت کروں تمہیں چاہوں تمہارے ساتھ زندگی گزراوں ؟؟؟

" مگر میں ایسے نہیں کرنا چاہتی عوذان کیونکہ تم قاتل ھو میرے بابا کے "

لیکن میں کیا کروں عوذان میں اپنے ہی فیصلے سے پیچھے ہٹ رہی ھوں صرف تمہاری یہ جنونی محبت دیکھ کر ؟؟؟

' لیکن میں تم سے محبت نہیں کرسکتی "

" کبھی بھی نہیں

ذینی عوذان کے چہرے کو دیکھتے ھوئے مسلسل روکر اپنی محبت کا اظہار بھی کررہی تھی اور انکار بھی۔۔۔۔

مگر پھر اسی طرح کچھ دیر تک عوذان کو دیوانہ وار دیکھنے کے بعد ذینی نے رگڑ کر اپنے آنسوں صاف کیے اور اچانک سے اپنا ھاتھ عوذان کی گرفت سے کھینچا جس سے وہ فوراً جاگ کر سہمی ھوئی نظروں سے ذینی کو دیکھنے لگا جیسے کوئی اس کی بیش قیمتی چیز اس سے چھیننے والا ھو جو کہ اس کی زندگی کا کل اثاثہ ھو۔۔۔۔۔

ایساہی خوف تھا اس وقت عوذان کی آنکھوں میں مگر پھر جیسے جیسے وہ مکمل ھوش میں آیا تو ذینی کے قریب بیڈ جا کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

تم ٹھیک ھو ناذینی ؟؟؟ "

عوذان کے اچانک سے سوال کرنے پر ذہنی کو پھر سے اپنے دل میں شدید تکلیف کا احساس ھوا مگر پھر وہ خود کو نارمل کرنے لگی تا کہ جو شخص اس کی قریب بیٹھا تھا وہ اس کا چہرہ پڑھ کر اس کے دل کا حال نہ جان لے۔۔۔۔۔

تبھی وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ عوذان کو اس کی اپنے لئے محبت کا پتہ چلے اور وہ ذینی کو مجبور کر دے کہ وہ عوذان کے ساتھ عمر بھر رھے کیونکہ وہ یہ سوچ بیٹھی تھی کہ بہت جلد وہ عوذان سے الگ ھو جائے گی۔۔۔۔۔

' یہ تو مجھے پوچھنا چاہیئے "

' کیا حال ھے تمہارا؟؟؟

ذینی نے عوذان سے نظریں چراتے ھوئے بدلے میں اس سے سوال کیا جبکہ عوذان نے مسکرا کر اسے دیکھا اور پھر اسی طرح مسکراتا رھا۔۔۔۔

' میں بالکل ٹھیک ھوں ذینی "

'کچھ بھی تو نہیں

آآہ

کیا ھوا؟؟؟

عوذان جو ذینی سے جھوٹ بول رھا تھا کیونکہ پین کلر نہ لینے سے اور پھر یوں اچانک اٹھ جانے سے اس کے سر میں درد کی شدید لہر اٹھی تھی جس سے وہ اب اچانک کراہ اٹھا تھا جبکہ اس کے یوں بولنے سے ذینی تڑپ کر فوراً عوذان سے پوچھا۔۔۔۔

'کچھ نہیں

عوذان اپنا ھاتھ جسے وہ اپنے سر پر رکھ چکا تھا اسے واپس بیڈ پر رکھتے ھوئے پھر سے جھوٹ بولا جبکہ ذینی اسے غصے سے گھورنے لگی۔۔۔۔

' جھوٹ مت بولو عوذان "

' درد ھو رھا ھے نا

پین کلر لی تم نے ؟؟؟

ذینی نے عوذان کو گھورتے ھوئے اس سے سوال کیا جبکہ بدلے میں وہ چپ چاپ نظریں جھکا کر بیٹھ گیا۔۔۔

" وہ میں "

'فوراً میڈیسن لو

" ورنہ یہ درد ختم نہیں ھو گا

عوذان نے پھر سے کوئی جھوٹ بولنا چاھا جبکہ ذینی نے بیچ میں ہی اس کی بات کاٹ دی اور پھر اسے میڈسن لینے کا حکم دیا۔۔۔

'اچھار کو میں کچھ کھانے کو لے کر آتی ھوں پھر تم میڈیسن کھا کر سو جاؤ "

" دیکھنا صبح تک بالکل ٹھیک ھو جاؤ گے

ذینی جلدی سے بیڈ سے اٹھ کر عوذان کو دیکھتے ھوئے بولی جبکہ انداز میں عوذان کے لئے کتنی فکر تھی جو دیکھ کر ہی عوذان حیران ھونے کے ساتھ خوش ہو رھا تھا اور اس کے لئے تو کچھ دیر پہلے والی ساری تکلیف کا جیسے مداوا تھا یہ سب۔۔۔۔

"نہیں میں نے کچھ کھانا نہیں ھے دل نہیں کر رھا بس ویسے میڈیسن کھا لیتا ھوں "

عوذان ذینی کا ھاتھ پکڑ کر اسے دوبارہ بیڈ پر بیٹھتے ھوئے بولا۔۔۔۔

جبکہ ذینی پھر سے اسے گھورنے لگی۔۔۔

' تمہارا دماغ تو ٹھیک ھے مرنے کا ارادہ ھے تمہارا "

' کوئی نہیں کھا رھے تم خالی پیٹ میڈیسن

ذینی غصے سے پھٹ ہی تو پڑی تھی جبکہ عوذان اسے پھر حیرانگی سے دیکھنے لگا آج تو وہ نا جانے عوذان کو حیران کر کے ہی مارنے والی تھی۔۔۔۔

' لیکن پھر یہ درد ختم نہیں ھو گا

' عوذان بے چارگی سے بولا تو ذینی نے کچھ سوچتے ھوئے اپنی گود میں بیڈ سے اٹھا کر کشن رکھا اور پھر عوذان کا ھاتھ پکڑ کر اسے اپنے قریب کیا۔۔۔۔

' سر رکھو اپنا ادھر "

' میں سر دبا دیتی ھوں دیکھنا تم فوراً سو جاؤ گے

"جادو ھے میرے ھاتھوں میں

ذینی نے کچھ مسکرا کر اپنی خوبی بتائی جبکہ اب تو عوذان پکا شوکڈ ھو کر مرنے والا ھو گیا تھا مطلب کہ ذینی خود اسے اپنی گود میں لیٹنے کو کہہ رہی تھی۔۔۔۔

کیا یہ محبت تھی یا پھر صرف گلٹ یہ عوذان سمجھنے سے قاصر تھا خیر جو بھی تھا وہ تو اس ایک لمحے کو ہی بھرپور انداز میں محسوس کرنا چاہتا تھا تبھی مسکراتے ہوئے وہ ذینی کی گود میں کروٹ کے بل لیٹ کر آنکھیں موند گیا جبکہ ذینی ہلکا ہلکا اس کا سر دبانے لگی۔۔۔۔

اور جیسا کہ اس نے کہا تھا کچھ ہی دیر میں عوذان گیری نیند سو چکا تھا تو ذینی پھر سے اسے دیوانہ وار دیکھنے لگی جب اچانک سے اس کی آنکھوں میں آنسوں آنے لگیے تو کسی احساس کے تحت ذینی نے جھک کر عوذان کی پیشانی کو اپنے لبوں سے چھوا اور پھر اسے طرح ناجانے کتنی دفعہ وہ یہ عمل دہراتی رہی جب اچانک سے عوذان کے جسم میں حرکت ھوئی تو ذینی فوراً سے اٹھ کر بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اور پھر اپنی فوراً آنکھیں بھی بند کر لیں۔۔۔

جبکہ عوذان جو اپنی پیشانی پر کسی کے ھونٹوں کا لمس محسوس کر کے اٹھا تھا جب اس نے ذینی کو سوتے ھوے پایا تو خود بھی پھر سے آنکھیں بند کر کے سو گیا کیونکہ اسے ذینی کی گود میں سکون ہی اتنا مل رہا تھا۔۔۔

جبکہ ذینی ناجانے کب یہ سونے کا ڈرامہ کرتے کرتے سچ میں سو گئی۔۔۔۔

💖💖💖1

ذینی کی آنکھ فجر کی اذان سن کر کھلی تو بے ساختہ اس کی نظر اپنی گود میں سورھے عوزان پر پڑی کتنی معصومیت تھی اس وقت اس کی چہرے پر کہیں سے بھی وہ پہلے والا عوزان نہیں لگ رھا تھا جس سے ذینی نفرت ھونے کا دعویٰ کرتی تھی۔۔۔۔

کسی احساس کے تحت ذینی نے عوزان کے پیشانی پر بکھرے بالوں کو اپنے ھاتھ سے پیچھے کیا پھر اپنی دو انگلیوں سے عوزان کے سر پر بندھی سفید پٹی کو چھونے لگی۔۔۔۔۔

کہ اچانک اس سفید پٹی پر موجود سرخ دھبے دیکھ کر ذینی کو شدید تکلیف کا احساس ھوا اور آنکھوں سے نمکین پانی بہنا شروع ھو گیا آخر یہ سب اسی کی کرنی کا نتیجہ تھا تبھی وہ دوبارہ جھک کر عوزان کی پیشانی چومنے لگی اور پھر بھرائی ہوئی آواز میں اس سے سوری کہا جبکہ عوزان جو صرف ذینی کے ٹچ کرنے سے ہی اٹھ چکا تھا وہ اس کی ان سب حرکتوں اور سوری کرنے کا انداز دیکھ کر اندر ہی اندر خوش ھوئے جا رھا تھا کہ مطلب رات کو بھی ذینی سچ میں اسے کس کر رہی تھی وہ کوئی خواب نہیں تھا۔۔۔۔۔

تبھی وہ بغیر کوئی حرکت کیے یوں ہی چپ چاپ لیٹا رھا تا کہ ذینی کا اظہارِ محبت دیکھ سکے مگر یہ بھی عوزان کی خواہش ہی رہ گئی کیونکہ ذینی کو شاید شک ھو چکا تھا کہ عوزان جاگ رھا ھے تبھی اس

نے عوذان کا سر آہستہ سے اٹھا کر کشن سمیت بیڈ پر رکھا اور پھر فوراً اٹھ کر باتھ روم میں چلی گئی۔۔۔۔۔

جبکہ اس کے وہاں سے جاتے ہی عوذان نے آنکھیں کھول کر باتھ روم کے بند دروازے کو دیکھا اور پھر ٹھنڈی آہ بھر کر دوبارہ سے سونے کی کوشش کرنے لگا جس میں وہ اگلے 5 منٹ میں کامیاب بھی ہو کر گہری نیند سو چکا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ ذینی نے شاور لیا اور پھر وہی کپڑے پہن کر واپس روم میں داخل ھوئ کیونکہ جلدی میں کپڑے لے جانا تو وہ بھول ہی گئی تھی تو عوذان اسی طرح سو رہا تھا جیسے ذینی نے ایک نظر دیکھا اور پھر دوپٹہ نماز کے سٹائل میں لینے کے بعد جائے نماز ڈھونڈ کر نماز ادا کرنے لگی جبکہ دعا کے لیے جیسے ہی اس نے ھاتھ اٹھائے تو آنسو پھر سے بہنا شروع ہو گئے۔۔۔۔۔

ناجانے کتنی ہی دیر وہ اللہ سے معافی مانگتی رہی اور پھر شبیر صاحب کی مغفرت فرمانے کی دعا کر کے وہ اٹھی اور جائے نماز اٹھا کر اسکی جگہ پر رکھنے کے بعد خود عوذان کو دیکھے بغیر کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ دوبارہ خود کو ٹارچر نہیں کرنا چاہتی تھی جو کہ عوذان کی چوٹ کو دیکھ کر وہ ھوتی تھی۔۔۔۔

جیسے ہی ذینی سیڑھیوں سے نیچے اتری تو اسے سب ملازمین گھر میں اپنے اپنے کام کرتے نظر آئے حالانکہ ابھی صرف صبح کے 6 بجے کا ہی وقت تھا مگر پھر بھی شاید انھیں عادت تھی جلدی اٹھنے کی یا یہ بھی عوذان کا ہی حکم تھا خیر ذینی کو ان سب باتوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا تبھی وہ صرف کیچن میں جا کر کک کو یخنی بنانے کا بول کر خود باہر لان کی طرف چل پڑی۔۔۔۔ کیونکہ وہ خود کو پرسکون کرنا چاہتی تھی تاکہ کھلی ھوا میں سانس لے کر اپنے اندر کی حبس کو کم کر سکے جس سے اس کی سانس رک رہی تھی۔۔۔۔

تبھی وہ جا کر لان میں موجود جھولے پر بیٹھ کر آنکھیں بند کر گئی جبکہ لمبی لمبی سانسیں لے کر وہ خود کو ریلیکس کر رہی تھی نا جانے کب یہی عمل دہراتے ھوئے وہ نیند کی آغوش میں چلی گئی کیونکہ درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں میں ایسا ھونا تو لازمی تھا آنکھ تو اس کی تب کھلی جب کسی کے ھاتھ کا لمس اپنے گال پر محسوس کیا۔۔۔۔

مگر جیسے ہی اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو عوذان اس کے سامنے کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"ذینی ادھر کیوں سو رہی ھو اندر چلو"

عوذان نے جیسے ہی ذینی کو آنکھیں کھولتے دیکھا تو اس کا ھاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کرتے ھوئے بولا

جبکہ ذینی نے فوراً اپنا ھاتھ کھینچ کر عوذان کے ھاتھ سے نکالا اور پھر چپ چاپ گھر کے اندر چلی گئی تو عوذان بھی ہلکا سا مسکرا کر اس کے پیچھے چل پڑا۔۔۔۔

کہ عوذان کے سامنے وہ کس طرح نفرت کرنے کا ڈرامہ کرتی تھی مگر اس کی محبت تو وہ رات کو ہی دیکھ چکا تھا۔۔۔۔۔

مگر ذینی سے وہ اس کا اظہار کروائے گا یہ وہ پلین کر چکا تھا۔۔۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

ذینی کے کمرے میں جانے کے 5 منٹ بعد ہی عوذان کمرے میں داخل ھوا تو ذینی جو صبح عوذان کے اٹھ جانے والی بات سوچتے ھوئے اپنے ھاتھ مروڑ رہی تھی وہ فوراً سیدھی ھو کر بیٹھ گئی جبکہ عوذان مسکراتے ھوئے اس کے سامنے جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

مگر ذینی کو اس کی یہ مسکراہٹ ایسے محسوس ھو رہی تھی جیسے عوذان اس کا مزاق اڑا رہا ھو تبھی وہ اندر ہی اندر جلنے بھننے لگی جبکہ اس کے برعکس عوذان کی مسکراہٹ ایسے ہی قائم تھی۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ ذینی عوذان کے اس طرح مسکرانے پر اسے باتیں سناتی اس سے پہلے ہی عاطف یخنی کا باؤل اٹھا کر نوک کرتے ھوئے کمرے میں داخل ھوا مگر پھر عوذان کے اشارہ کرنے سے وہ فوراً باؤل عوذان کو پکڑا کر کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ اس کا ارادہ عوذان کے ساتھ وقت گزارنے کا تھا کچھ دیر پہلے ہی اسے عوذان کی چوٹ کا پتہ چلا تھا۔۔۔۔۔۔

مگر وہ عوذان سے تفصیل نہ پوچھ سکا کیونکہ عوذان اسے تفصیل بتانا نہیں چاہتا تھا اور اب بھی عوذان نے اسے کمرے سے باہر بھیج دیا جس وجہ سے عاطف کا موڈ اچھا خاصا خراب ھو گیا جو کہ عوذان نے بھی نوٹ کیا مگر وہ جانتا تھا کہ وہ عاطف کو منا لے گا۔۔۔۔۔۔

لیکن ان سب سے لاپرواہی ظاہر کرتی ذینی نے جب عوذان کا اشارہ دیکھا تبھی اس کا موڈ خراب ھونے لگا۔۔۔۔۔

ایسا ہی تو ھوتا ھے انسان کے ساتھ جب وہ اپنے دل کی بات ماننے سے انکار کر رھا ھو اپنی فیلنگز کو اگنور کرنے کی کوشش کرے اور وہی کر رہی تھی ذینی اپنے دل میں جو عوذان کے لئے محبت تھی

اسے ایکسپٹ کرنے سے ڈرتی تھی وہ کہ کہیں وہ اس طرح شبیر صاحب کے ساتھ ناانصافی نہ کر جائے۔۔۔۔۔۔

حالانکہ ایسا کچھ بھی نہیں تھا مگر یہ بات اس جذباتی لڑکی کو کون سمجھاتا۔۔۔۔۔

' میں خود پی لوں گا ذینی تم پریشان نہیں ھو"

اتنا تو میں خود کر سکتا ھوں اب پلیز میرے ھاتھوں سے یہ باؤل مت چھین لینا تاکہ مجھے اپنے ھاتھوں سے یخنی پلا سکو"

عوذان شرارتی نظروں سے ذینی کے سنجیدہ چہرے کو دیکھتے ھوئے بولا جبکہ ذینی نے عوذان پر ایک گھوری ڈالنے کے بعد اپنے چہرے کا رخ موڑ لیا۔۔۔۔۔

جسے دیکھ کر عوذان نے کچھ دیر ذینی کا انتظار کیا اور پھر خود یخنی پینے لگا کیونکہ ذینی سے تو اس بات کی امید کرنا فضول تھا۔۔۔۔۔۔

مگر عوذان بھی ھار ماننے والوں میں سے نہیں تھا تبھی سوچنے لگا کہ ذینی کی اٹینشن کیسے حاصل کرے۔۔۔۔۔

" اائ ذینی سر میں بہت درد ھو رھا ھے پلیز تھوڑا سا دبا دو"

عوذان نے آگے بڑھ کر باؤل سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور پھر تھوڑا سا کھسک کر ذینی کے قریب ھو کر اس سے فرمائش کی جبکہ ذینی نے حیرانگی سے عوذان کو دیکھا اور پھر اسے غصے سے گھورنے لگی۔۔۔۔۔۔

" زیادہ امیدیں لگانے کی ضرورت نہیں ہے میڈیسن ھے نا جا کر کھا لو ٹھیک ھو جاؤ گے "

ذینی نے دانت پیستے ھوئے عوذان کو اس کی اوقات بتائی اور پھر چہرہ موڑ کر بیٹھ گئی مگر مجال ھے جو عوذان کو اس کی بات کا برا لگا ھو تبھی مسلسل مسکراتے ہوئے ذینی کو دیکھے جا رھا تھا۔۔۔۔

پھر کچھ سوچ کر وہ اٹھا اور اپنی میڈیسن اٹھا کر چلتے ھوئے ذینی کے سامنے آ کر کھڑا ھو گیا جبکہ اس کے ایسا کرنے سے ذینی حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی کہ آخر اب وہ ادھر کیا کرنے والا ھے۔۔۔۔۔

جبکہ ذینی کے دیکھتے ہی دیکھتے عوذان نے ایک ایک کر کے ساری گولیاں اپنی ہتھیلی پر نکالیں اور پھر انھیں زمین پر پھینک کر ان پر اپنے پاؤں سے دباؤ ڈال کر مسلنے لگا اور ٹھیک 5 منٹ بعد جب اس نے اپنا پاؤں اٹھایا تو سب گولیاں پاؤڈر کی شکل اختیار کر چکی تھیں۔۔۔۔۔

' ارے یہ کیا میڈیسن تو ساری ختم ھو گئی اب تو تمہیں ہی سر دبانا پڑے گا نا میرا "

" کیونکہ سچ میں بہت درد ھو رھا ھے اور میڈیسن بھی نہیں ھے

عوذان نے معصومیت کی انتہا کر دی جبکہ ذینی غصے سے پاگل ھونے والی ھو گئی تبھی ایک منٹ سے پہلے بیڈ سے اٹھ کر عوذان کے سامنے کھڑی ھوئی اور پھر اس کا گریبان پکڑ کا زور سے چیخی۔۔۔۔۔

' سمجھتے کیا ھو تم خود کو ھاں"

' کیوں کر رھے ھو تم ایسی حرکتیں

' آخر ثابت کیا کرنا چاھتے ھو تم

' چھوڑ کیوں نہیں دیتے میری جان

'زندگی عذاب بنادی ھے میری سکون کی ایک سانس تک نہیں ملتی مجھے تمہاری موجودگی میں

" نکل کیوں نہیں جاتے میری زندگی سے

ذینی نان سٹاپ چیختی ھوئی مسلسل عوذان کے گریبان کو جھنجھوڑ رہی تھی جبکہ ذینی کے ایسے برتاؤ سے اب عوذان کو بھی غصہ آنے لگا تھا تبھی اس نے ایک جھٹکا دے کر ذینی کا ھاتھ اپنے گریبان سے ہٹایا اور پھر اس کے دونوں ھاتھوں کو پیچھے کمر کی طرف لے جا کر اپنے ایک ھاتھ میں جکڑ لیا اور پھر دوسرے ھاتھ سے اس کے چہرے کو پکڑ کر اپنی غصیلی نظروں کو وہ ذینی کی کچھ خوفزدہ آنکھوں میں گاڑ چکا تھا۔۔۔۔۔

' تمہارا شوہر سمجھتا ھوں خود کو جس سے تم بہت محبت کرتی ھو مگر اسے ظاہر نہیں کر رہی"

' تمہاری توجہ تمہاری محبت حاصل کرنا چاہتا ھوں جسے تم چھپا کر رکھ رہی ھو مجھ سے

یہ ثابت کرنا چاہتا ھوں کہ تمہیں بھی محبت ھے مجھ سے مگر تم اسے اپنی انا کی وجہ ختم کرنے کی کوشش کر رہی ھو'

'کس لئے ھاں کس لئے کر رہی ھو ایسے

'یہی کہ میری وجہ سے انکل کی موت ھوئی

"یہی بات ھے نا ذینی"

عوذان نے ذینی کے ھاتھوں پر مزید دباؤ ڈال کر دوسرے ھاتھ سے اس کے چہرے کو کچھ اور اونچا کیا تاکہ اپنی بات کی تصدیق کرواسکے جبکہ ذینی اب رونا شروع کر چکی تھی۔۔۔۔

سنیں میڈم ذینیہ عوذان انکل پر گولی ساجد حیات کے بھائی واجد حیات نے چلائ تھی وہ بھی انھیں نہیں لگنی تھی مگر وہ میرے سامنے آکر اپنے سینے پر اس گولی کو سہہ گئے کیونکہ محبت کرتے تھے وہ مجھ سے

اور یہ ان کی ہی خواہش تھی کہ ہم دونوں کی شادی ھو'جو کہ آنٹی نے مجھ سے ڈرامہ کرنے کو کہہ کر پوری کر دی کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ تم اس بات کے لیے اپنی اس انا کے چکر میں کبھی راضی نہیں ھوگی"

عوذان ایک کے بعد ایک راز کھول رہا تھا ذینی کے سامنے جبکہ ذینی سانس روکے صرف اسے سن رہی تھی۔۔۔۔

' کیا چاہتی ھو کہ چھوڑ دوں تمہیں"

تو میری جان یہ میرے بس کی بات نہیں ھے وہ کیا ھے نا' کہ تمہیں دیکھے بغیر زندہ نہیں رہ سکوں گا اور نہ ہی میں اپنا وعدہ توڑ سکتا ھوں جو میں نے آنٹی سے کیا ھے "

' مگر ریلیکس رہیں آپ

' کچھ نہیں کہوں گا آپ کو اور نہ ہی کوئی حق جتاوں گا آپ پر مگر رہیں گی آپ ادھر ہی اس گھر"

" میں

دنیا کے سامنے تم مسز عوذان ہی رہو گی خاص طور پر آنٹی کے سامنے مگر زندگی تم اپنی مرضی"

"سے یہاں پر گزارو گی

'جو کہ مجھ سے الگ رہنا ھے

" سو گڈ بائے مائے لو

عوذان نے بولنے کے ساتھ ذینی کے چہرے سے آنسوں صاف کیے پھر اس کی پیشانی پر کس کر

کے اسے چھوڑ کر دروازے کی طرف چل پڑا جبکہ باہر نکلنے سے پہلے وہ مڑا اور گم سم سی کھڑی

ذینی کو سوری بول کر چلا گیا

جو کہ ذینی کو کس کرنے کے لئے تھا۔۔۔۔

مگر ذینی وہ تو جیسے کچھ سوچنے سمجھنے کی حالت میں ہی نہیں تھی وہ تو بس یہ سوچ سوچ کر پاگل ھو رہی تھی کہ شبیر صاحب کی موت عوذان کی وجہ سے نہیں بلکہ خود ذینی کی وجہ سے ھوئی تھی وہ تھی جسے ساجد حاصل کرنا چاہتا تھا مگر عوذان نے تب تو اسے ساجد سے بچالیا مگر اس بات کا بدلہ واجد نے شبیر صاحب کی جان لے کر لیا۔۔۔۔

اور وہ اتنے عرصے تک شبیر صاحب کی پسند ان کی خواہش عوذان کو برا بھلا کہتی رہی مگر عوذان نے پھر بھی کبھی اسے کچھ نہیں کہا ہمیشہ ہر بات برداشت کرتا رھا وہ اور وہ وہ کتنی کم ظرف نکلی۔۔۔۔

بہت سی ایسی تلخ یادیں اور باتیں تھیں جسے ذینی سوچ سوچ کر رو رہی تھی نا جانے کب کا غبار تھا اس کے اندر جو وہ آنسوؤں کے ذریعے بہانے بیٹھ گئی تھی جبکہ عوذان آج وہ اپنا سب کچھ کھو چکا تھا ذینی سے تو وہ کہہ گیا تھا کہ ذینی اس سے کوئی تعلق نہ رکھے مگر اس پر کیا بیت رہی تھی یہ تو وہ ہی جانتا تھا۔۔۔۔۔

صبح سے شام کے 7 بج گئے تھے مگر ذینی ابھی بھی ویسے ہی رو رو کر خود کو ہلکان کر رہی تھی

ناشتہ تو صبح اس نے ویسے ہی نہیں کیا تھا مگر اب تو پانی کا بھی ایک گھونٹ اپنے حلق سے نہیں اتارا تھا اس نے۔۔۔۔۔

لیکن اسے اس بات کا ھوش ہی کب تھا وہ تو بس رو رو کر اپنی تکلیف کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ بھوکا پیاسا رھنے اور اتنا رونے سے ذینی پر غنودگی طاری ھونے لگی تبھی وہ اگلے کچھ منٹوں میں بیڈ پر لیٹی لیٹی ھوش و حواس سے بیگانہ ھو کر گہری نیند میں چلی گئی جو کہ ایک طرح سے اس کے لئے بہتر ہی تھا کہ اس طرح وہ کچھ دیر کے لئے ہی سہی پر سکون تو ھوتی۔۔۔۔۔۔

جبکہ دوسری طرف عوذان تب کا گھر سے گیا ھوا ابھی تک واپس نہیں آیا تھا وہ تو بس یوں ہی سڑکوں پر گاڑی بھگائے جا رھا تھا اور پھر اسی طرح کسی سنسان جگہ پر جا کر بیٹھ گیا مگر گھر سے باہر

جانے سے پہلے وہ عاطف کے علاوہ باقی سب ملازمین کو بھی ذینی کے پاس جانے سے منع کر چکا تھا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ ذینی تنہائی میں خود سے سوال جواب کرے تا کہ اسے سہی غلط کا فرق پتہ چلے۔۔۔۔۔

تبھی کسی نے بھی ذینی کے پاس جانے کی جرآت نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

اور پھر جب عوذان خود تکلیف سہہ سہہ کر تھک گیا تو اس نے واپس گھر کی راہ لی کیونکہ یہ تکلیف تو اسے پوری زندگی سہنی تھی تو مگر اسے خود کو عادی بھی تو کرنا تھا نا تبھی خود کو پر سکون ظاہر کرتے ھوئے وہ رات کے 10 بجے گھر میں داخل ھوا تا کہ تب تک سب ملازمین اپنے اپنے گھروں میں چلے جائیں اور عاطف بھی سو جائے۔۔۔۔۔۔

مگر یہ بھی اس کی غلط فہمی ثابت ھوئی کیونکہ عاطف اس کا ھال میں بیٹھا انتظار کر رہا تھا مگر پھر وہ عوذان کو دیکھتے ہی فوراً اس کی طرف لپکا۔۔۔۔۔

کہاں تھے آپ بھائی؟؟؟

اور یہ کیا حال بنا رکھا ھے آپ نے اپنا؟؟؟

میں صبح سے آپ کا ویٹ کر رہا ھوں مگر آپ ھیں کہ میری کال تک پک نہیں کر رہے تھے "

"

عاطف عوذان سے ایک کہ بعد ایک سوال کر رہا تھا مگر عوذان نے بجائے اسے کسی بات کا جواب دینے کے صرف سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا اور پھر اپنے کمرے کی طرف چل پڑا۔۔۔۔

" میں ٹھیک ھوں عاطف جا کر سو جاؤ "

عوذان سیڑھیاں چڑھنے سے پہلے پلٹ کر حیران پریشان سے کھڑے عاطف سے بولا اور پھر تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گیا۔۔۔۔

جبکہ عاطف کے دل میں ایک ٹھِس سی اٹھی عوذان کی ایسی حالت دیکھ کر نا جانے وہ کتنی تکلیف میں مبتلا تھا جو کہ اس کی آنکھوں سے نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

یہاں تک کے اس نے اپنی ڈریسنگ تک نہیں کروائی تھی ڈاکٹر سے تبھی ایسی سرخ دھبوں والی کچھ میلی سی پٹی بندھی ہوئی تھی اور شاید اس نے کوئی پلین کلر بھی نہیں کھائی تھی تبھی تکلیف کے آثار اس کے چہرے پر واضح تھے۔۔۔۔

' کیا کرلی ھے آپ نے اپنی حالت بھائی "

' محبت میں کیا انسان اتنا خوار ھوتا ھے کہ آپ جیسا انسان جس سے یہ شہر ڈرتا تھا اسے اب اپنا

ھوش نہیں رھا'

یا اللہ میرے بھائی کو زمانے بھر کی خوشیاں عطا فرما ان کے دل کی ہر مراد پوری کر اور انھیں

سکون دے دے"

عاطف نے کرب سے عوذان کے بارے میں سوچا اور پھر سچے دل سے اس کے لئے دعا مانگتے

ھوئے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

' عوذان پیچھے ھو جائیں پلیز چھوڑ دیں اسے "

' گولی لگ جائے گی آپ کو

Urdu Novels Ghar

ذینی زور سے چیختے ھوئے عوذان سے کہہ رہی تھی مگر وہ تو جیسے کچھ سننے یا سمجھنے کو تیار ہی نہیں تھا

لیکن ذینی کی جان پر بنی ھوئی تھی کہ کہیں عوذان کو گولی لگ نہ جائے۔۔۔۔

'عوذان ہٹ جائیں پلیززززززززز"

ٹھاہ !!!

" عوذان

ذینی چیخ کر نیند سے جاگی اور پھر منہ کھولے لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔۔۔۔

کتنا خوفناک خواب دیکھا تھا اس نے ابھی بھی وہ شاید اسی خواب کے زیر اثر تھی تبھی ڈر کر بس اور گرد دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

پھر جیسے ہی وہ مکمل ھوش میں آئی تو فوراً بیڈ سے اٹھ کر دروازے کی طرف بھاگی مگر اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتی اچانک اس کا سر کسی مضبوط وجود سے بری طرح ٹکرایا جس سے ذینی کا بیلنس بگڑا مگر اس سے پہلے وہ زمین بوس ھوتی کسی نے اس کی کمر میں ھاتھ ڈال کر اسے گرنے سے بچالیا۔۔۔۔۔

مگر ذینی نے اس کا ھاتھا اپنی کمر سے ہٹاتے ھوئے ھوے زور لگا کر اسے خود الگ کیا۔۔۔۔

" چھوڑو مجھے جانے دو پلیز"

مجھے میرے عوذان کے پاس جانا ھے'

عوذان کہاں ھیں آپ؟؟؟

" عوذان

ذینی زور زور سے چیختے ھوئے مسلسل اس وجود کو خود سے الگ کر رہی تھی جبکہ ذینی کے اس طرح عوذان کو آوازیں دینے پر اس وجود نے فوراً ھاتھ بڑھا کر سوئچ بورڈ سے بٹن پریس کیا تو کمرے میں تیز روشنی پھیل گئی جبکہ ذینی جو آنکھوں میں آنسو لیے مسلسل چیخ رہی تھی وہ عوذان کو اپنے قریب کھڑا دیکھ کر کچھ دیر کے لئے تو مکمل شوکڈ ھو گئی۔۔۔۔۔

مگر پھر جب اسے یقین آنے لگا کہ عوذان اس کے سامنے سچ میں موجود ھے تو ایک سیکنڈ بھی ضائع کیے بغیر وہ عوذان کے سینے سے لگ کر زور زور سے رونے لگی۔۔۔۔۔

جیسے ہی کمرے میں داخل ھوا تو وہاں اس کا استقبال گہرے اندھیرے نے کیا وہ تو صرف یہاں ایک نظر ذینی کو دیکھنے آیا تھا تا کہ خود بھی سکون سے سو سکے کیونکہ اپنی محبت کو دیکھے بغیر بھلا کہاں گزارا تھا اس کا۔۔۔۔۔۔

مگر ابھی تو وہ مکمل کمرے میں داخل بھی نہیں ھوا تھا کہ ذینی بھاگتی ھوئی بری طرح اس سے ٹکرائی اور پھر رو کر کر اسے پکارنے لگی۔۔۔۔۔۔

سمجھ تو عوذان کو خیر کچھ بھی نہیں آرھا تھا مگر پھر بھی صرف ذینی کو یہ بتانے کے لئے کہ وہ اس کے قریب ھے عوذان یوں ہی ذینی کو پکڑے کھڑا رھا اور بس اسے تسلی دینے کے لیے اس کی کمر سہلاتا رھا۔۔۔۔

آپ ٹھیک ھیں نا عوذان؟؟؟

" بالکل ٹھیک آپ کو کچھ نہیں ھوا نا

"ووہ گولی تو نہیں لگی آپ کو

ذینی عوذان کی کمر سے اس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں زور سے دبوچے رو کر اس سے سوال کرنے لگی جبکہ عوذان خاموش کھڑا ذینی کی حالت سمجھنے کی کوشش کر رھا تھا۔۔۔۔

" آئی ایم سوری"

آئی ایم ریلی سوری عوذان بہت بری ھوں نا میں ہمیشہ آپ کو تکلیف پہنچاتی رہی بغیر کسی گناہ کے سزا دیتی رہی آپ کو مگر آپ نے کبھی بدلے میں کچھ نہیں کہا مجھے سب کچھ برداشت کرتے رھے "

" پلیز مجھے معاف کر دیں

" پلیز عوذان

" میں نہیں رہ سکتی آپ کے بغیر

" بہت محبت کرتی ھوں آپ سے بہت زیادہ

" پلیز عوذان ایک ایک چانس دے دیں مجھے تا کہ میں اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کر سکوں

ذینی روتے ھوئے عوذان سے معافی مانگ رہی تھی جبکہ عوذان شوکڈ سا کھڑا یہ سمجھنے کی کوشش کرتا رھا کہ آخر ذینی کو اچانک ھوا کیا ھے جو وہ اس طرح سے ری ایکٹ کر رہی ھے کیا۔۔۔۔

' میں بالکل ٹھیک ھوں ذینی دیکھو تمہارے سامنے ھوں میں "

' کچھ نہیں ھوا مجھے

' تم پلیز سنبھالو خود کو

عوذان نے ذینی کو خود سے الگ کرتے ھوئے انتہائی محبت سے اسے سمجھایا جبکہ ذینی پھر سے اس کے گلے لگ گئی۔۔۔۔

آپ مجھے کبھی چھوڑیں گے تو نہیں میں "

' میں مر جاؤں گی آپ کے بغیر

"پلیز عوذان مجھے معاف کر دیں

Urdu Novels Ghar

ذینی کپکپاتی ہوئی آواز میں عوذان سے بولی نا جانے ایسا کون سا خوف پیدا ہو گیا تھا اس کے دل میں جو وہ اتنا ڈر رہی تھی جبکہ عوذان نے فوراً اسے اپنی بازوؤں میں اٹھایا اور پھر اسے بیڈ پر لیٹا کر اسے کے قریب بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

' کبھی بھی نہیں میں ہمیشہ تمہارے پاس رہوں گا"

عوذان نے ذینی نے دونوں ھاتھوں کو اپنے مضبوط ھاتھوں میں پکڑ کر اسے یقین دلایا۔۔۔۔۔

' اور پلیز یار سوری مت کہوں

اس کی ضرورت نہیں ہے میرے لئے اتنا ہی کافی ھے کہ تمہیں میری محبت کا اندازہ ھو گیا اور"

" تم نے مجھے ایکسپٹ کر لیا

' تو دوبارہ سوری مت کرنا

'اور پلیز ریلیکس کرو خود کو لگتا ھے تم نے کوئی برا خواب دیکھا ھے

' لیکن وہ صرف ایک خواب تھا

'صرف خواب جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ھوتا

" اب سو جاؤ

عوذان ذینی کے ھاتھوں کو چھوڑ کر بیڈ سے اٹھنے لگا کہ ذینی نے فوراً دوبارہ عوذان کے ھاتھوں کو پکڑ لیا اور پھر اسے خوفزدہ نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

' پلیز عوذان مت جائیں"

' مجھے آپ کے ساتھ کی ضرورت ھے پلیز میرے قریب رہیں

ذینی نے نظریں جھکا کر التجا کی جبکہ عوذان کچھ سوچتے ہوئے ذینی کے قریب بیڈ پر لیٹ گیا تو ذینی فوراً کسک کر عوذان کے قریب ھوئ اور پھر اپنے دونوں ھاتھوں سے عوذان کی بازو پکڑ کر اپنا سر اس کے سینے پر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں جبکہ عوذان بھی اپنے دوسرے ھاتھ سے ذینی کے بال سہلانے لگا اور پھر اسی طرح وہ خود بھی گہری نیند سو گیا۔۔۔۔

آخر تھک بھی تو اتنا گیا تھا جسمانی طور پر تو پھر بھی اتنا نہیں مگر دماغی طور پر وہ بہت تھک چکا تھا تبھی اتنی جلدی سو گیا۔۔۔۔

صبح کا سورج طلوع ھو رھا تھا جس کی ہلکی ہلکی سی روشنی ذینی کے چہرے پر پڑنے سے اس کی آنکھ کھل گئی۔۔۔۔۔

کچھ دیر تک تو وہ یوں ہی آنکھیں بند کیے لیٹی رہی آخر عوذان کی قربت میں اسے سکون ہی اتنا مل رھا تھا کہ وہ اٹھ کر جانا ہی نہیں چاہتی تھی مگر پھر جانا بھی ضروری تھا آخر کتنی دیر تک وہ یوں ہی لیٹی رہتی تبھی بہت آہستہ سے وہ عوذان کی بازو کو (جو کہ ذینی کی کمر پر تھی) اسے ہٹا کر بیڈ سے اٹھی اور پھر باتھ روم میں اپنے کپڑے لئے گھس گئی۔۔۔۔۔

جب باتھ لے کر وہ واپس روم میں آئی تو عوذان اسی پوزیشن میں سو رھا تھا جبکہ عوذان کو اس طرح سوتے دیکھ کر ذینی کے چہرے پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ آ گئی۔۔۔۔۔

یہ احساس ہی اسے انتہا کی خوشی بخش رھا تھا کہ کوئی ھے جو اسے اس قدر محبت کرتا ھے جو اس کے اتنا برا کرنے کے باوجود بھی بالکل نہیں بدلہ جس کے رویے میں یا ذرہ سی بھی تبدیلی نہیں آئی۔۔۔۔۔

' آئی ایم سوری عوذان"

' میری ہر غلطی ہر بے وقوفی کے لئے 'آئی پرومس میں دوبارہ ایسا کچھ کرنے کا سوچوں گی بھی نہیں 'اور آپ کو اتنی محبت دوں گی کہ میری تمام غلطیوں کا ازالہ ھو جائے "

ذینی اپنے بالوں کو ٹاول سے رگڑتے ھوئے مسلسل عوذان کے چہرے کو دیکھ کر اپنے دل میں عہد کر رہی تھی جبکہ اس کے چہرے پر ایک بھرپور مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

کتنے خوش نصیب ھوتے ھیں وہ لوگ جنہیں اس قدر چاہنے والا اس قدر محبت کرنے والا انسان مل جاتا ھے کیونکہ دنیا میں محبت بہت کم لوگوں کو ھوتی ھے اب صرف پسند کرنے کو یا دل لگی کو ہم محبت تو نہیں کہہ سکتے۔۔۔۔۔

کیونکہ محبت ہر کسی کے دل میں اپنا ٹھکانہ نہیں بناتی وہ تو صرف ان لوگوں کو چنتی ھے جو واقعی میں اس قابل ھوں جن کے دل صاف ھوں جو مخلص ھوں

جو محبت کر کے اسے نبھانا جانتے ھوں تبھی تو یہ محبت پہلے عوذان کو ھوئی ذینی سے کیونکہ عوذان میں یہ تمام خصوصیات موجود تھیں اور پھر عوذان کی سچی محبت نے ذینی کو بھی مجبور کر دیا کہ وہ بھی عوذان کو سچے دل سے اپنا لے۔۔۔۔

مسلسل عوذان کو دیکھتے ہوئے ذینی نے اپنے بالوں کو کنگھی کیا اور پھر انھیں کھلے ہی چھوڑ دیا پھر کچھ سوچتے ھوئے دوپٹہ اچھے سے لے کر وہ کمرے سے باہر نکل گئی اب اس کا رخ کیچن کی طرف تھا تا کہ اپنے ھاتھوں سے عوذان کے لیے کچھ کھانے کو بنا سکے جبکہ خود اسے بہت بھوک لگی ھوئی تھی مگر اس وقت اسے صرف عوذان کی پڑی ھوئی تھی۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ کیچن میں داخل ھوئی تو اسے کک ناشتہ بناتے ھوئے نظر آیا جسے دیکھ کر ذینی نے دوبارہ اپنا دوپٹہ سہی کیا اور پھر آہستہ سے چلتی ھوئی کک کے پاس جا کر کھڑی ھو گئی۔۔۔۔۔

بنالیا ناشتہ آپ نے؟؟؟"

" تو پلیز آپ کچھ دیر کے لئے باہر جائیں مجھے عوذان کے لئے ناشتہ بنانا ھے

ذینی نظریں جھکائے انتہائی تحمل مگر سنجیدگی سے اپنی بات کر گئی۔۔۔۔۔

جبکہ بیچارہ کک تو ذینی کی موجودگی سے ہی چونک گیا تھا اور اب ذینی کے یوں حکم دینے پر بغیر کچھ بولے چپ چاپ باہر نکل گیا جبکہ وہ یہ بتانا چاہتا تھا کہ وہ سب کے لیے ناشتہ بنا چکا ھے یعنی کی عوذان کے لئے بھی۔۔۔۔۔۔

مگر وہ بھلا ذینیہ عوذان کے سامنے کچھ کیسے بول سکتا تھا جسے عوذان اپنی پلکوں پر بیٹھا کر رکھتا تھا تبھی اس نے وہاں سے جانے میں ہی عافیت سمجھی۔۔۔۔۔۔

جبکہ کک کے وہاں سے جاتے ہی ذینی نے اپنا کام کرنا شروع کر دیا کیونکہ اسے یہ تو پتہ نہیں تھا کہ کون سی چیز کس جگہ پر ہے تبھی صرف آملیٹ اور پراٹھے بنانے میں اسے گھنٹے سے اوپر ٹائم لگ گیا خیر جیسے تیسے کر کے وہ ناشتے کو ٹرے میں سجائے اپنے کمرے کی طرف چل پڑی جبکہ ذینی کو یوں ناشتہ لے جاتے دیکھ کر عاطف حیران رہ گیا کیونکہ رات تک تو عوذان کی بکھری ہوئی حالت دیکھ کر اور ذینی کے کمرے میں لوک ہونے پر وہ کتنا پریشان ہو گیا تھا مگر جہاں وہ اب ذینی کو نارمل دیکھ کر حیران ہوا تھا وہیں اندر ہی اندر اسے ایک سکون بھی ملا تھا کہ شکر ہے سب کچھ ٹھیک ہو گیا مگر پھر بھی وہ عوذان کو ایک دفعہ دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ اب بہتر ہے یا نہیں مگر ابھی اسے کچھ دیر صبر سے کام لینا تھا تاکہ ذینی عوذان کو ناشتہ کروا دے تبھی ہلکا سا مسکرا کر وہ ناشتہ کی ٹیبل پر بیٹھ گیا اور پھر ملازم سے ناشتہ لگانے کو کہنے لگا۔۔۔۔۔۔

عوذان کہاں ہیں آپ؟؟؟"

ذینی جیسے ہی کمرے میں داخل ھوئ تو عوذان کو بیڈ پر موجود نا پا کر وہ پریشانی سے عوذان کو پکارنے لگی

مگر پھر باتھ روم سے پانی گرنے کی آواز سن کر اسے کچھ سکون ملا کہ عوذان باتھ روم میں ھے تبھی پر سکون سی سانس لینے کے بعد ذینی نے کھانا لے جا کر بیڈ پر رکھا اور پھر عوذان کے باہر آنے کا ویٹ کرنے لگی۔۔۔۔۔

ابھی اسے انتظار کرتے 10 منٹ ہی ھوئے ھوں گے کہ عوذان باتھ روم سے باہر نکل آیا مگر ذینی کو بیڈ پر ٹرے لئے بیٹھا دیکھ کر وہ سنجیدہ چہرے کے ساتھ بیڈ کے قریب آیا اور پھر سائیڈ ٹیبل کے دراز میں سے فسٹ ایڈ باکس نکالنے لگا کیونکہ باتھ لینے کی وجہ سے پٹی تو گیلی ھو چکی تھی مطلب دوبارہ نئ پٹی کرنے کی ضرورت تھی اس لئے عوذان خود سے ہی اپنی ڈریسنگ کرنے لگا جبکہ عوذان کو یوں اپنے سر سے پٹی اتارتے دیکھ کر ذینی فوراً بیڈ سے اٹھی اور پھر عوذان کے ھاتھ کو پکڑ کر نیچے کرنے کے بعد اس کی آنکھوں میں دیکھتے ھوئے پٹی اتارنے لگی جو اس وقت سرخ ھوئ ھوئی تھیں شاید شاور کا پانی آنکھوں میں چلا گیا تھا یا وجہ کچھ اور تھی۔۔۔۔

خیر جو بھی تھا مگر ذینی کو اپنے سر سے پٹی اتارتے دیکھ کر عوذان نے ایک ھاتھ سے اس کے ھاتھ پکڑے اور پھر سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

"یہ احسان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ھے میں خود کرلوں گا"

عوذان نے ذینی پر اپنی ناراضگی جتانی چاہی جبکہ اس کا دل تو ذینی کی یوں توجہ دینے پر خوشی سے نہال ھو رہا تھا لیکن اس وقت وہ ذینی کو کچھ جتانا چاہتا تھا کہ وہ بھی فیلنگز رکھتا ھے جسے ذینی ہمیشہ دھتکارتی رہی عوذان کے خیال میں یہ سب کرنا ضروری تھا تبھی اپنے چہرے پر صرف سنجیدگی سجائے وہ ذینی سے مخاطب ھوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مگر ذینی کی تو مانو جان پر بن گئی تبھی فوراً آنکھوں میں آنسو لا کر وہ عوذان کے قریب اس کے پیروں میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

آپ نے معاف نہیں کیا نا مجھے پلیز عوذان ایسا مت کریں میں مزید اس بوجھ کے ساتھ زندہ" " نہیں رہ سکوں گی میں مر جاؤں گی عوذان

' پلیز پلیز عوذان سوری نا

'معاف کر دیں پلیززززززززز

"آپ تو محبت کرتے ھیں مجھ سے صرف ایک چانس دے دیں عوذان پلیززززز

ذینی مسلسل روتے ھوئے عوذان کے ھاتھوں کو پکڑ کر سر جھکائے اس سے معافی مانگ رہی تھی

جبکہ عوذان کا دل کر رھا تھا کہ وہ کھینچ کر ذینی کو اپنے سینے سے لگا لے اور اسے بتائے کہ وہ کبھی

اپنی ذینی سے ناراض نہیں ھو سکتا مگر ابھی وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ ذینی کے منہ سے اپنے

لئے وہ تین میجیکل ورڈ سننا چاہتا تھا تبھی خود پر ضبط کیے وہ چپ چاپ بیٹھا رہا

جبکہ ذینی کی اب روتے ھوئے ہچکی بند چکی تھی مگر وہ اب بھی اپنے سر تاج کو منانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

'مجھے یہ سزا مت دیں عوذان پلیززززز"

' آئی لو یو عوذان

آئی ریلی لو یو اب سے نہیں تب سے جب آپ نے مجھے اس گھر میں لا کر اپنی محبت کا اظہار کیا تھا

' تبھی مجھے نا جانے کب آپ سے محبت ھو گئ عوذان

مگر میں اپنے دل کی کیفیت سمجھ نہیں پارہی تھی

' اور پھر جب اپنی محبت کا پتہ چلا تو وہ غلط فہمی میری محبت پر حاوی ھو گئ

لیکن جب کل آپ نے مجھے حقیقت کا بتایا تو میں نے بہت سوچا بہت یاد کیا ایک ایک بات کو

' گھنٹوں سوچتی رہی تب مجھے یقین ھو گیا عوذان کہ میں بھی آپ سے بہت محبت کرتی ھوں

'پلیز عوذان مجھے چھوڑیۓ گا مت میں زندہ نہیں رہ پاؤں گی میں مر جاؤں گی آپ کے بغیر

" کیا کیا ہم یہ سب باتیں بھول کر ایک بھرپور خوشحال زندگی نہیں گزار سکتے عوذان

' کیا آپ اپنی ذینی کو معاف نہیں کر سکتے عوذان

ذینی کپکپاتی ہوئی آواز میں بولنے کے ساتھ امید بھری نظروں سے عوذان کو دیکھنے لگی جو اسے ہی بے یقینی سے دیکھ تھا تھا مگر پھر ذینی کے آخر میں سوال کرنے پر عوذان فوراً ہوش میں آیا اور پھر اچانک اس نے ذینی کو کھینچ کر کھڑا کیا اور کھس کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا جبکہ عوذان کے ایسا کرنے سے ذینی زور زور سے رونے لگی جیسے اسے کوئی مضبوط سہارا مل گیا ھو جو اس کے سارے غم ساری تیلکف ختم کر کے اسے پر سکون کر دے گا۔۔۔۔۔۔

' آئی لو یو ٹو میری جان"

' تمہارا عوذان تمہیں ایک کیا ہزاروں چانس دے سکتا ھے تم نے بالکل ٹھیک کہا ہم سب کچھ بھول جائیں گے اور ایک بہت خوبصورت زندگی گزاریں گے جس میں کوئی غم شامل نہیں ھو گا "

عوذان ذینی کو اپنے سینے سے چپکائے آہستہ آہستہ اسے سنبھال رہا تھا جبکہ ذینی بھی اب پر کافی ریلکیس ھو چکی تھی۔۔۔۔۔

' ارے واہ آج تو اپنے عوذان پر بڑا پیارا آرہا ھے میری جان کو"

پہلے یہ ناشتہ بنایا میرے لئے اور پھر وہ اظہارِ محبت ویسے مجھے یقین نہیں تھا کہ تم اتنی محبت کرتی ھو مجھ سے "

عوذان نے جب ذینی کو پر سکون ھوتے دیکھا تو اسے خود سے الگ کر کے کچھ شرارت سے بولا۔۔۔۔۔

جبکہ ذینی بجائے عوذان کو کچھ کہنے کے کھکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔۔۔

'آپ کو کیا پتہ مسٹر عوذان کہ آپ کی ذینی آپ سے کتنی محبت کرتی ھے

"یہ تو جب وقت آئے گا تب پتہ چلے گا آپ کو

ذینی مسکرا کر عوذان کو بیڈ پر بیٹھتے ھوئے بولی جبکہ ذینی کی بات پر عوذان نے زور کا ایک قہقہہ لگایا۔۔۔

' اوکے میری جان"

پتہ چل جائے گا مجھے بھی کہ تم کتنی محبت کرتی ھو مجھ سے کیونکہ میں سوچ رھا ھوں کہ پرسوں ولیمہ رکھ لوں یار کیا ھے نا کہ اب تو میری جان بھی راضی ھو گئی ھے اور مجھ سے اور صبر بھی نہیں ھو گا کیونکہ مجھے تمہاری محبت کا ٹیسٹ بھی تو لینا ھے"

عوذان نے مسکراتے ہوئے بولنے کے ساتھ آخر میں ذینی کو دیکھ کر آنکھ ماری جبکہ عوذان کی بات کا مطلب سمجھتے ھوئے ذینی شرم وحیا سے سرخ پڑتے چہرے سے عوذان کو گھورنے لگی اسے اس وقت بہت شدید احساس ھوا کہ اسے عوذان سے محبت ٹیسٹ کرنے والی بات کرنی ہی نہیں چاہیے تھی۔۔۔۔۔۔

' بہت بے شرم ھیں آپ عوذان"

"چپ چاپ بیٹھیں اور پٹی کرنے دیں مجھے

ذینی عوذان کو منصوعی ساڈانتے ھوئے فسٹ ایڈ باکس سے پٹی نکالنے لگی جبکہ ذینی کو یوں شرماتے دیکھ کر عوذان پھر سے قہقہ لگا کر ھنس پڑا۔۔۔۔۔

جبکہ ذینی خود پر ضبط کرتے ھوئے عوذان کی ڈریسنگ کرنے لگی حالانکہہ اس کا دل تو کر رھا تھا کہ بھاگ جائے یہاں سے کیونکہ عوذان کا یوں ھنسنا اسے مزید شرمانے پر مجبور کر رھا تھا۔۔۔۔۔

عوذان میں سوچ رہی ھوں کہ آپ سب ملازمین کو نوکری سے نکال دیں کیونکہ میں خود اپنے گھر کا کام اپنے ھاتھوں سے کرنا چاہتی ھوں

" مجھے نہیں پسند کہ آپ کے کام کوئی اور کرے

ذینی نے عوذان کے ڈریسنگ کر کے فسٹ ایڈ باکس اس کی جگہ پر رکھا اور پھر عوذان کے سامنے آ کر بیڈ پر بیٹھتی ھوئی بولی ارادہ عوذان کا دھیان کہیں اور لگانا تھا تا کہ عوذان اسے تنگ کرنا بند کر دے جبکہ عوذان جو پراٹھے کا نوالہ بنا رھا تھا ذینی کی بات پر اسے چونک کر دیکھنے لگا مگر پھر اچانک سے اس کے چہرے پر شرارتی تاثرات آنے شروع ھو گئے۔۔۔۔۔

' اوہ ھوا اتنی جیلیسی کہ کوئی میرا کام بھی نہ کرے"

'واہ میں تو بڑا لکی ھوں یار

"کہ مجھے اتنی محبت کرنے والی بیوی ملی

اور صاف کہونا میری جان کہ تمہیں پرائیویسی چاہیۓ اس لئے سب کو کام سے نکالنے کا کہہ رہی ھو"

عوذان ذینی کو تنگ کرنے کے لئے شرارت سے بولا جبکہ ذینی نے بجائے شرمانے کے گھور کر عوذان کو دیکھا اور پھر پراٹھے کا ایک بڑا سا نوالہ بنا کر عوذان کے منہ میں ٹھونس دیا۔۔۔۔

جبکہ عوذان آنکھیں پھاڑے ذینی کو حیرانگی سے دیکھنے لگا اور پھر نوالہ کھانے کے بعد دوبارہ سے ذینی کے چہرے کو دیکھتے ھوئے زور ھنسا مگر ذینی عوذان کے یوں ھنسنے پر غصے سے اٹھ کر جانے لگی کہ عوذان نے فوراً اس کے ھاتھ کو پکڑ کر اپنے پاس بیٹھایا اور پھر ذینی کے ایک کان کو پکڑ کر سوری بولا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

جبکہ عوذان کے اس انداز پر ذینی کھکھلا کر ہنس پڑی اور پھر عوذان کے ھاتھ سے ناشتہ کرنے لگی جبکہ عوذان کو وہ اپنے ھاتھ سے ناشتہ کروا رہی تھی۔۔۔۔

ذینی یار میں نے کہا بھی تھا کہ کوئی ضرورت نہیں ھے ملازمین کو کام سے نکالنے کی مگر تمہاری " ضد تھی کہ تم خود اپنے ھاتھوں سے گھر کے کام کرنا چاہتی ھو

' اب دیکھو کہ کیسے صبح سے مصروف ھو کاموں میں

"یار تھک جاؤ گی بس کرو اب

ذینی جو صبح سے گھر کی صفائی کرنے کے بعد اب دوپہر کا کھانا بنا رہی تھی عوذان کے بولنے پر اور اپنی اتنی فکر کرنے پر مسکرا کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

جبکہ عوذان نے ذینی کے مسکرانے پر ہلکا سا اسے گھورا اور پھر چلتا ھوا اس کے قریب کھڑا ھو گیا۔۔۔

"ادھر دو میں بنالیتا ھوں کھانا"

" تم جا کر اپنا حلیہ ٹھیک کرو کیسا حال بنالیا ھے اپنا

عوذان زینی کے ھاتھ سے سالن کا چمچا پکڑ کر کچھ سختی سے بولا جبکہ زینی اب عوذان کو حیرانگی سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

" عوذان میں بالکل ٹھیک ہوں اور اپنے گھر کے کام کرنے سے مجھے کوئی تھکاوٹ نہیں ھو گی"

' اور پلیز آپ جائیں یہاں سے مجھے کھانا بنانے دیں

" بھوک لگی ھو گی عاطف کو

جائیں بھی !!!

زینی نے فوراً عوذان کے ھاتھوں سے چمچا واپس لیا اور پھر اسے کچن سے نکالتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

جبکہ زینی کے اس طرح کرنے پر عوذان نے سختی سے زینی کے دونوں ھاتھوں کو پکڑا اور پھر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔۔

صرف آج کر لو اپنی من مانی کل ولیمہ ھے ہمارا اور اس کے بعد تم گھر کا کوئی کام نہیں کرو گی کیونکہ میں نے کسی بھی ملازم کو کام سے فارغ نہیں کیا' بس آج کی چھٹی دی ھے وہ بھی اس لئے کیونکہ یہ تمہاری ضد تھی

"بس اس کے بعد تم کبھی کوئی کام نہیں کرو گی

سمجھ آئی !!!

عوذان نے دوٹوک انداز میں ذینی کو اپنا فیصلہ سنایا اور پھر اس کے ھاتھ چھوٹ دیے جنھیں وہ کافی سختی سے پکڑے کھڑا تھا جبکہ ذینی نے بھی عوذان کے سامنے بولنے کی ہمت نہ کرتے ھوئے اس کے فیصلے کو ماننے کے لیے حامی بھر لی جس پر عوذان کو تو ذینی پر بہت پیار آیا تبھی کچھ سوچتے ھوئے وہ ذینی کے قریب ھوا اور پھر اس کی کمر میں اپنا ایک ھاتھ ڈال کر دوسرے ھاتھ سے اس کے چہرے کو اونچا کر کے غور سے دیکھنے لگا جو کہ عوذان کا فیصلہ سننے سے سے اتر گیا تھا۔۔۔۔

' کیا ھوا اتنی اداس کیوں ھو گئی ھو"

" برا لگا میرا یوں فیصلہ کرنا

عوذان ذینی کے چہرے کے ایک ایک نقش کو غور سے دیکھتے ھوئے اس سے سوال کر رھا تھا جبکہ ذینی اپنی نظریں جھکائے چپ چاپ کھڑی تھی۔۔۔۔۔

اوکے فائن ہفتے میں صرف ایک بار کھانا بنا سکتی ھو تم بس اس کے علاوہ تم گھر کا کوئی کام نہیں کرو گی "کیونکہ تمہیں صرف مجھے خوش رکھنے میرا خیال رکھنے اور مجھ سے محبت کرنے کا کام ملا ھے جو تمہیں پوری ایمانداری سے کرنا ھے "

" سمجھ آئی یا اپنے سٹائل میں سمجھاؤں

عوذان نے جب ذینی کو یوں خاموش کھڑے دیکھا تو اس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے کچھ شوخ ھوا جبکہ ذینی بھی عوذان کی باتوں سے شرما کر سرخ پڑنے لگی جو کہ عوذان کو تو بہت اٹریکٹ کر رہی تھی تبھی وہ یوں ہی ذینی کی کمر میں ھاتھ ڈالے اپنے دوسرے ھاتھ کو اس کی گردن میں ڈال کر ابھی ہلکا سا جھکا ہی تھا کہ اچانک سے اس کے ناک میں کچھ جلنے کی سمیل آئی جس سے وہ ادر گرد دیکھنے لگا کہ آخر سمیل آ کہاں سے رہی ھے۔۔۔۔۔

کچھ جل رہا ھے کیا ذینی ؟؟؟"

عوذان کے اس قدر قریب ھونے سے ذینی جو اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی اچانک عوذان کی بات سن کر فوراً اس سے الگ ھوئی اور پھر بھاگ کر چولہے کے پاس گئ مگر تب تک سالن جل چکا تھا کیونکہ وہ چولہا بند کرنا تو بھول ہی گئی تھی عوذان کو کیچن سے نکالنے کے چکر میں۔۔۔۔

اور اب جلے ھوئے سالن کو دیکھ کر وہ بے چارگی سے عوذان کی طرف دیکھنے لگی جو کہ چہرا پھیرے اپنی ھنسی چھپانے کی کوشش کر رھا تھا جس پر ذینی کو تو بہت غصہ آیا تبھی وہ غصے سے عوذان کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

جبکہ عوذان نے جب ذینی کو یوں اپنی طرف خطرناک تاثرات کے ساتھ آتے دیکھا تو فوراً کیچن سے باہر نکل گیا کہ اچانک کیچن کی طرف آرھے عاطف سے زور سے ٹکرا کر عاطف کو ساتھ لیے زمین بوس ھو گیا جس پر ذینی جو شدید غصے میں تھی وہ عوذان کو یوں گرے دیکھ کر زور زور سے ھنسے لگی جبکہ عاطف بیچارہ اپنی کہنی سہلاتا ھوا یہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگا کہ آخر یہ سب ھو کیا رھا ھے۔۔۔۔۔۔

ھاتھ دو اپنا عاطف

ذینی نے عاطف کے پاس جا کر ھنستے ھوئے اپنا ھاتھ اس کے سامنے کیا جبکہ اس سے پہلے کہ عاطف اپنا ھاتھ بڑھاتا اس سے پہلے ہی عوذان فوراً کھڑا ھو کر عاطف کو بھی اٹھانے لگا۔۔۔۔

یہ سب کیا ھو رھا ھے بھائی ؟؟؟"

عاطف نے عوذان کو دیکھ کر سوال کیا جو ذینی کو ہی دیکھے جا رھا تھا۔۔۔۔

وہ وہ کچھ نہیں یار تیری بھابھی نے سالن جلا لیا ھے پتہ نہیں دھیان کہاں تھا اس کا ایسے کونسے " کام میں مصروف تھی کہ کھانا جلا لیا "

عوذان ذینی کو دیکھ کر شرارت سے بولا جبکہ ذینی کا عوذان کی بات پر حیرانگی سے منہ کھلے کا کھلا ہی رہ گیا جسے دیکھ کر عوذان مزید بولا۔۔۔۔۔

یار عاطف تو ایسا کر کے جا کر باہر سے کھانا لے آ کیونکہ اب گھر میں تو کچھ ھے نہیں کھانا کو تو اب " بھوکے تو نہیں رہ سکتے نا "

عوذان عاطف کو پیسوں کے ساتھ گاڑی کی چابی پکڑاتے ھوئے سنجیدگی سے بولا تو عاطف بھی فرمابرداری سے سر ہلا کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

جبکہ عاطف کے وہاں سے جاتے ہی عوذان نے بھی ذینی کو دیکھ کر فل سمائل دی اور فوراً عاطف کے پیچھے گھر سے باہر نکل گیا اب اس کا ارادہ ذینی کے لئے گفٹ خریدنے کا تھا کیونکہ کل منہ دیکھائی کے لئے بھی ابھی اس نے گھفٹ نہیں لیا تھا جبکہ باقی سب شاپنگ وہ کل شام کو ہی کر چکا تھا مگر گفٹ لینا وہ بھول ہی گیا جو کہ اب اسے ذینی کے غصیلے چہرے کو دیکھ کر یاد آیا تبھی ذینی کو کچھ بھی بتائے بغیر وہ گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

اس بات سے انجان کہ اس کے واپس آنے تک کیا کچھ ھونے والا تھا۔۔۔۔

عوذان اور عاطف کے وہاں سے جانے کے بعد ذینی پھولے ھوئے چہرے کے ساتھ کیچن سمیٹنے لگی کہ اچانک سے اسے کسی کے چلنے کی آواز گھر میں سنائی دی۔۔۔۔

شاید آنے والا شخص لنگڑا کر چل رھا تھا تبھی ذینی حیرانگی سے فوراً کیچن سے باہر نکلی کہ آخر کون ھے وہ شخص جو اس طرح اس کے گھر میں گھس آیا ھے۔۔۔۔

مگر جیسے ہی ذینی ھال میں داخل ھوئی تو واجد کو وہاں موجود دیکھ کر بری طرح کانپ اٹھی۔۔۔۔

کیونکہ ساجد کے ساتھ کئی دفعہ وہ واجد کو بھی دیکھ چکی تھی یونی کے باہر تبھی وہ واجد کو اب پہچان گئی مگر یہ سوچ کر اسے بہت خوف آیا کہ آخر واجد اس کے گھر میں کیا کرنے آیا تھا۔۔۔۔۔۔

!!! ااااپ یہاں

ذینی نے اپنی کپکپاتی آواز کے ساتھ واجد سے سوال کیا جبکہ واجد نے ذینی کے بولنے کے ساتھ ہی ایک زور کا قہقہہ لگایا جس سے پورا گھر گونج اٹھا اور ذینی کو مزید ڈرانے کے لئے اتنا ہی کافی تھا۔۔۔۔۔۔

!!! ھاں میں

" کیوں نہیں آنا چاہیے تھا مجھے یہاں

اب تیرے اس خسم نے دشمنی مول لی ھے مجھ سے تو انجام بھی تو اسے پتہ چلے گا'سالہ اچھا"

" نہیں کیا اس نے پہلے ساجد کو مار کر اور پھر مجھ سے پنگا لے کر

پہلے تو میں نے سوچا تھا کہ اس سالے کو مار کر تجھے ساجد کو گفٹ کروں گا مگر اب نہیں 'کیونکہ "

" اب تو اس کمینے کی بیوی بن چکی ھے مطلب کہ تو اب میرے ساجد کے قابل نہیں رہی

'چھوا ھو گا اس نے تجھے تیرے ساتھ کیا کچھ ہنہ "

" چل چھوڑ اس بات کو اب میں تجھے اپنا نیا پلین بتاتا ھوں

واجد بولتے ھوئے آہستہ آہستہ ذینی کی طرف قدم بڑھا رھا تھا جبکہ ذینی خوفزدہ سی واجد کو دیکھتے ہوئے مسلسل پیچھے کو قدم بڑھائے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

تجھے پتہ ھے مجھے ایک بات پتہ چلی کہ تیرا خسم تجھ سے بڑی محبت کرتا ھے لو میرج ھے اس کی"

سہی کہا نا میں نے ؟؟؟

واجد نے ذینی سے اپنی بات کی تصدیق کرنی چاہی جبکہ وہ بس چپ چاپ آنکھیں پھاڑے واجد کو ہی دیکھے جا رہی تھی نا جانے کیوں ذینی کو اس سے اتنا خوف آ رھا تھا کہ وہ اس سے اس قدر ڈر رہی تھی۔۔۔۔۔

تواب میں نے یہ سوچا ھے کہ اگر میں نے اس سالے کو مار دیا پھر تو وہ سکون کی موت مر جائے" گا مطلب کوئی تکلیف کوئی اذیت نہیں ملے گی اسے 'لیکن میں اسے ہر پل ہر لمحے تڑپانا چاہتا ھوں "

موت سے بھی بدتر زندگی دوں گا میں اسے کہ ہر سیکنڈ سسک سسک کر موت مانگے گا مگر وہ" "مرے نہیں

"اور ایسا صرف تب ھو گا جب اس کی زندگی سے بھی بڑھ کر اس کی محبت کو میں چھین لوں

"یعنی تجھے تجھے مرنا پڑے گا

واجد نے دانت پیستے ھوئے ھال میں موجود چھوٹے سے ٹیبل سے چھری اٹھائی جو کہ فروٹ کے ساتھ رکھی ھوئی تھی اور پھر تیزی سے ذینی کی طرف بڑھا جبکہ ذینی اس کی بات کا مطلب سمجھ کر فوراًاپنے کمرے کی طرف دوڑ پڑی۔۔۔۔۔۔

اور اس سے پہلے کہ واجد لنگڑاتے ہوئے ذینی تک پہنچتا تب تک ذینی اندر سے دروازہ لوک کر چکی تھی۔۔۔۔

اور پھر جلدی سے اپنا موبائل اٹھا کر عوذان کو کال بھی کرنے لگی جبکہ واجد جو ابھی تک آدھی سیڑھیاں ہی چڑھا تھا اسے کیچن میں موبائل کی رنگ ٹون سنائی دی جسے سن کر وہ دوبارہ سیڑھیاں اترا اور پھر آواز کو فوکس کرتے ھوئے موبائل تک پہنچا اور کال اٹینڈ کرلی۔۔۔۔۔

ھاں میری جان کیا ھوا؟؟؟"

ذینی جو عوذان کو گھر بلانے کے لیے کال کررہی تھی اچانک کسی اور کی آواز سن کر چکرا سی گئی۔۔۔۔۔

اور اوپر سے اس انجان شخص کا ذینی کو جان کہنا

عوذان نے ذینی کا نمبر میری جان کے نام سے سیو کیا ھوا تھا تبھی واجد شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ طنز سے بولا تھا۔۔۔۔

ع۔۔۔۔۔۔۔عوذان کہ۔۔۔۔کہاں ھیں؟؟؟

ذینی اپنے سن ھورھے دماغ سے بہت دھیرے سے بولی جبکہ بدلے میں واجد نے ایک زور کا قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

دیکھ یار اللہ بھی یہی چاہتا ھے کہ تو اس کے پاس پہنچ جائے تبھی تو تیرا خسم اپنا موبائل ادھر گھر "

" میں ہی چھوڑ گیا

" تو مر بھی جا کیوں اتنے ڈرامے کر رہی ھے اب"

اس سے پہلے کہ واجد اور کچھ بولتا ذینی کے ھاتھ سے موبائل چھوٹ کر زمین پر گر گیا جبکہ واجد نے بھی زور سے عوذان کا موبائل زمین پر پٹخا اور پھر دوبارہ سیڑھیاں چڑھنے لگا تا کہ ذینی کو جان سے مار سکے۔۔۔۔۔

"دروازہ کھول ابھی

ورنہ مجھے دروازہ توڑنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا مگر تیرے خسم کا ضرور ایک اور نقصان ھو"

" جائے گا' تبھی ایک اچھی بیوی کا فرض نبھاتے ھوئے تو خود ہی دروازہ کھول دے

واجد نے زور سے ذینی کے کمرے کا دروازہ بجاتے ھوئے اسے فری کا مشورہ دیا جو ذینی کو تو بالکل پسند نہیں آیا مگر وہ اپنی زندگی بچانے کا سوچتی ھوئی واجد کو مار کا بھاگنے کا پلین بنا کر اپنے کمرے سے واز زور اٹھا کر دروازے کے پاس کھڑی ھو چکی تھی تا کہ جب واجد دروازہ توڑے تو وہ اس پر حملہ کر سکے۔۔۔۔۔

" یار اب کھول بھی دے کیوں میرا ٹائم ویسٹ کر رہی ھے تو

" تجھے سمجھ نہیں آئی میری بات تجھے کیا لگتا ھے کہ اس طرح تو بچ جائے گی

" سالی مرنا تو تجھے پڑے گا ہی

" کھول کھول دروازہ

واجد نے حقارت سے بولتے ھوئے ایک زور کا دھکا دروازہ کو مارا اور پھر اسی طرح دو دھکوں میں دروازہ کھل گیا جبکہ ذینی جو دروازے کی اوٹ میں چھپ کر واجد کو واز مارنے والی تھی اس نے ڈر کر چیختے ھوئے واز وہیں پھینک دیا اور پھر واجد کی سائیڈ سے گزر کر بھاگنے کی کوشش کی مگر اس کی بدقسمتی کہ واجد نے ایک ہی ھاتھ سے کھینچ کر ذینی کو قبضے میں کیا اور پھر اسے مضبوطی سے تھامے چھری کی نوک سے ذینی کے گال پر کٹ لگایا۔۔۔۔

جس سے ذینی جو کب سے خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی اس نے ایک دلسوز چیخ ماری اور واجد کے ھاتھ پر چکی کاٹ کر وہاں سے بھاگ نکلی جبکہ واجد بھی ذینی کو گالیوں سے نوازتا ھوا اس کے پیچھے ہی چل پڑا۔۔۔۔

ذینی تیزی سے سیڑھیاں اتر کر مین ڈور کی طرف گئی مگر جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا جو کہ واجد بند کر چکا تھا تو سامنے عوذان کو موجود دیکھ کر فوراًاس سے لپٹ گئی جبکہ عوذان جو اپنا موبائل لینے واپس گھر آیا تھا وہ ذینی کے چہرے سے بہتے خون کو دیکھ کر ہی شوکڈ ھو گیا۔۔۔۔۔۔

اس میں اتنی ہمت نہیں رہی کہ ذینی سے کچھ پوچھ سکے جبکہ ذینی بھی کچھ بولے بغیر زور زور سے روئے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کہاں ھے ت؟؟؟

" اوہ تو یہاں پر تو بھی ھے مگر تو تو باہر گیا تھا پھر واپس کیوں آ گیا"

صبر نہیں ھوتا تجھ سے مل ہی جانی تھی تجھے تیری اس آئٹم کی لاش' پھر کرتا رہتا یہ چپکا چپکائی" "اب تو مجھے میرا کام کرنے دیتا

واجد ذینی کو پکارتے ھوئے جیسے ہی سیڑھیاں اتر کر مین ڈور کی طرف آیا تو وہاں عوذان کو موجود دیکھ کر کمینگی سے بولا۔۔۔۔۔

جبکہ واجد کو اپنے گھر میں دیکھ کر اور پھر اس کے منہ سے یہ ساری بکواس سن کر عوذان نے غصے سے سرخ ھوتے ذینی کو خود سے الگ کیا اور پھر تیزی سے واجد کی طرف بڑھ کر ایک زور کا پنچ اس کے منہ پر مارا جس سے واجد تین چار قدم پیچھا ہٹا مگر گرنے سے بچ گیا۔۔۔۔کیونکہ وہ اس حملے کے لئے تیار نہیں تھا تبھی یہ پنچ کھا گیا مگر اب وہ بھی غصے سے لال پیلا ھوتے ھوئے عوذان پر ٹوٹ پڑا۔۔۔۔۔۔

دونوں ایک دوسرے پر مکوں تھپڑوں کی بوچھاڑ کر رھے تھے جبکہ ذینی دور کھڑی یہ تماشا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

عوذان کیونکہ صحت میں واجد سے بہتر تھا اور ویسے بھی لڑائی جھگڑا کرنے کا عادی تبھی وہ واجد کو اچھے سے پیٹنے کے بعد اسے زمین پر پٹخ کر ذینی کی طرف بڑھا جبکہ واجد بھی کہاں ھار ماننے والوں میں سے تھا تبھی جو چھری لڑائی کے دوران زمین پر گر گئی تھی وہ اٹھا کر لڑکھڑاتے ہوئے وہ عوذان کو مارنے کے لئے اس کی طرف بڑھا مگر اس کی ٹوٹی ھوئی ٹانگ جواب دوبارہ سے عوذان نے توڑ دی تھی وہ اچانک سے مڑی اور واجد چھری سمیت زمین بوس ھو گیا جس سے جو چھری وہ اٹھائے ھوئے تھا وہ خود اس کی گردن پر لگ گئی اور خون تیزی سے بہنا شروع ھو گیا۔۔۔۔۔

جبکہ عوذان اور ذینی جو واجد کے دوبارہ گرنے سے اسے دیکھنے لگے تھے جب انھوں نے واجد کے چھری لگتی دیکھی تو فوراً اس کی طرف بڑھے۔۔۔۔۔۔

مگر شاید اللہ کو بھی یہی منظور تھا تبھی واجد دو چار سانسیں لینے کے بعد اس دنیا کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے چلا گیا جبکہ عوذان نے نفرت سے ایک نظر واجد کے مردہ جسم پر ڈالی اور پھر ذینی کو سہارا دیے گھر سے باہر نکل گیا تاکہ ذینی کی پٹی کروا سکے اور اپنی بھی کیونکہ اسے بھی کافی چوٹیں آئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

ہر برے کام کا برا انجام ھوتا ھے جو کہ واجد بھگت چکا تھا اور عوذان جو ذینی سے محبت کرنے کے ساتھ اب عشق کے مقام تک پہنچ چکا تھا اسے بدلے میں ذینی کی محبت کے ساتھ اس کا بھروسہ اعتماد اور سب کچھ مل گیا۔۔۔۔۔

عوذان نے اپنا ولیمہ جو کہ کل رکھا تھا وہ واجد کی موت کی وجہ سے ایک ہفتے بعد کر لیا اور واجد کی موت کا خود عوذان نے پولیس کو فون کر کے بتا دیا اور پھر پولیس نے جب خود ساری حقیقت کا پتہ لگایا کہ کس طرح وہ خود ذینی کو جان سے مارنے آیا تھا مگر انجانے میں خود اپنی موت کا باعث بن گیا تبھی پولیس بھی عوذان کو کچھ نہ کہہ سکی اور ویسے بھی عوذان خود بہت پہنچی ھوئی چیز تھا وہ کوئی

معمولی شخص تو تھا نہیں جو پولیس کوئی کارروائی کرتی اور نہ ہی واجد کی موت کا کیس کسی نے اٹھایا تھا تبھی سارا معاملہ رفع دفع ھو گیا اب صرف خوشیاں تھیں اور پر سکون زندگی جو زینی اور عوذان نے ایک ساتھ گزرانی تھی۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ختم شدہ

Urdu Novels Ghar